میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا۔ میں نے چاہا کہ میں پوشیدہ رہوں۔۔۔ مگر آتشِ شوق نے کہا کہ نہیں تجھے .... ([illegible])

اندر کی باتیں

مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

ضربِ کلیم

یہ اہلِ بزم تنگ حوصلہ سہی پھر بھی
ذرا فسانۂ دل ابتدا کرو اُس سے

احمد فراز

دین اسلام تو بوجہ الیوم اکملت لکم دینکم کامل ہو چکا اب الہام اس میں کوئی نئی بات پیدا نہیں کر سکتا۔ جو لوگ کسی ملہم کو خدا رسیدہ سمجھتے ہیں وہ ان اسبابات کا بھی تصفیہ نہیں کر سکتے کہ درحقیقت اس کا دعویٰ الہام صحیح ہے یا دماغ میں خدانخواستہ کچھ خلل ہو۔ (سرسید احمد خان)

ازالہ اوہام رخ جلد 3 ص596

انجیل کی پیشگوئی

✲ یسوع نے کہا کہ خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے ○ کیوں کہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے ہم مسیح ہیں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے ○

متی ۲۴-۵

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:	پیشگوئی تو انجیل اور توریت کی بھی ماننی پڑے گی اگر وہ صفائی سے پوری ہو جائے	نزول المسیح ص۱۲۲ رخ جلد ۱۸ ص۵۰۰ حاشیہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔ الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو آنے والا تھا۔ (کشتی نوح ص۴۸ رخ جلد ۱۹ ص۵۰)



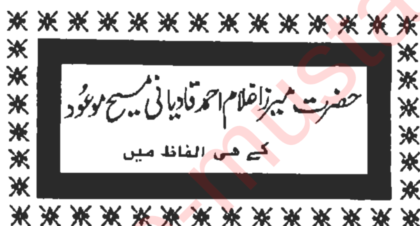
سچ بات کو جھوٹ کے پردوں میں نہ چھپاؤ اور اگر تمہیں سچائی کا
علم ہو جائے تو اس کو جان بوجھ کر اپنے تک نہ روکے رکھو

(القرآن)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

مجھے صرف اپنے دسترخوان اور روٹی کی فکر تھی۔

(نزول المسیح ص 120، ر خ جلد 18 ص 496)



احادیث نبویہ میں آخری زمانہ کے حالات میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ پیشگوئی انہیں مُلّا صاحبوں کی متعلق ہے جو محراب میں کھڑے ہو کر زبان سے قرآن شریف پڑھتے اور دل میں روٹیاں گنتے ہیں۔

(فتح اسلام ر خ جلد 3 ص 16 حاشیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا
وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی یہ ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بری سمجھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے بری ہو۔ اور خدا چیزوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

حصّہ اوّل

میں جس کا نام غلام احمد اور باپ کا نام میرزا غلام مرتضٰے ہے قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کا رہنے والا ایک مشہور فرقہ کا پیشوا ہوں جو پنجاب کے اکثر مقامات میں پایا جاتا ہے۔

(کشف الغطاء صفحہ 3 رخ جلد 14 صفحہ 179)

حضرت مسیح موعود کی

پیدائش / وفات

پہلے لڑکی پیٹ میں سے نکلی اور بعد اس کے میں نکلا

مسیح موعود کی طرز پیدائش

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ... سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال و تمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو۔ وہ خاتم الاولاد ہو یعنے اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنے میں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا۔ اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی (تریاق القلوب ص 351 رخ جلد 15 ص 479)

"اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں رہو"
البقرہ : 36

مسیح موعود نے کہا: "جس طرح آدم کیلئے اسجدوا کا حکم ہوا میری نسبت بھی وحی الٰہی میں پیشگوئی ہے"
ص 269
براہین احمدیہ حصہ پنجم

حضرت مسیح موعود کا ایک شعر

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ۔۔۔ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار (درثمین ص 116)

مجھے آدم کی خو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے۔ منجملہ اُن کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنے ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی۔ اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنے جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں اُن کیلئے خاتم الاولاد تھا۔ اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا۔ خدا سے براہ راست ہدایت پائے گا۔ جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی۔ اور وہ اُن علوم اور اسرار کا حامل ہوگا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا۔ اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی۔ کہ وہ بھی زوج کی صورت پیدا ہوگا۔ یعنے مذکر اور مؤنث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ اُن کے ساتھ ایک مؤنث بھی پیدا ہوئی تھی یعنے حضرت حوا علیہا السلام۔ اور خدا نے جیسا کہ ابتدا میں جوڑا پیدا کیا۔ مجھے بھی اس لئے جوڑا پیدا کیا کہ تا اوّلیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہو جائے۔ (تریاق القلوب ص 351، 352 رخ جلد 15 ص 479، 480)

مسیح موعود نے کہا: "ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آئے کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں"
ازالہ اوہام جلد 3 ص 179

"زوج اس کو کہتے ہیں کہ کسی عورت کو فی الحقیقت اپنی جورو بنانے کیلئے تمام حقوق کو مدنظر رکھ کر اپنے نکاح میں لاوے"
آریہ دھرم جلد 10 ص 66

انجیل میں لکھا ہے: "پہلے آدم بنایا گیا اس کے بعد حوا" 1 تیمتھیس 2 : 13

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

شیخ محی الدین ابن العربی نے فصوص الحکم میں فص شیثیہ میں لکھا ہے۔ ہم مناسب دیکھتے ہیں کہ اس جگہ شیخ کی اصل عبارت نقل کر دیں اور وہ یہ ہے۔ "وعلیٰ قدم شیث یکون آخر مولود یولد من ھذا النوع الانسانی وھو حامل اسرارہ۔ ولیس بعدہ ولد فی ھذا النوع فھو خاتم الاولاد۔ وتولد معہٗ اختٌ لہٗ فتخرج قبلہ ویخرج بعدھا یکون رأسہٗ عند رجلیھا۔ ویکون مولدہ بالصّین ولغتہ لغت بلدہ۔ ویسری العُقم فی الرجال والنساء فیکثر النکاح من غیر ولادۃ۔ ویدعوھم الی اللہ فلا یجاب" یعنے کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اس کا چین ہوگا۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وُہ قوم مغل اور ترک میں سے ہوگا۔ اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے۔ اور اس کو وُہ علوم اور اسرار دیئے جائیں گے جو شیث کو دیئے گئے تھے۔ اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وُہ خاتم الاولاد ہوگا۔ یعنے اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس فقرہ کے یہ بھی معنے ہیں کہ وُہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا۔ اور اُس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اُس سے پہلے نکلے گی۔ اور وُہ اُس کے بعد نکلے گا۔ اُس کا سر اُس دُختر کے پَیروں سے ملا ہُوا ہوگا۔ یعنے دُختر معمولی طریق سے پَیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلے گا اور پھر پَیر۔ اور اُسکے پَیروں کے بعد بلا توقف اُس پسر کا سر نکلے گا (جیساکہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی)۔ (تریاق القلوب صفحہ 354، 355 رخ جلد 15 صفحہ 482، 483)

> مسیح موعود نے لکھا: یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔
> 212 / تحفہ گولڑویہ جلد 18

> مسیح موعود نے لکھا: میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔
> 426 / نزول المسیح جلد 18

میری جنانے والی دائی کی تحریری شہادت میرے پاس موجود ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

براہین احمدیہ میں آج سے بائیس "22" برس پہلے میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ وحی شائع ہو چکی ہے کہ اردت ان استخلف فخلقت آدم اِس میں بھی اشارہ تھا کہ اوّل میں بھی توام تھا اور آخر میں بھی توام۔ اور میرا توام پَیدا ہونا اور اوّل لڑکی اور بعد میں اُسی حمل سے میرا پَیدا ہونا تمام گاؤں کے بزرگ سال لوگوں کو معلوم ہے۔ اور جنانے والی دائی کی تحریری شہادت میرے پاس موجود ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ 357، 358 رخ جلد 15 صفحہ 485، 486)

> اس سے مطلب یہ ہے کہ اس کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا۔ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کی لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہے کیونکہ اگرچہ صحیح وہی ہے جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہور و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں یعنی چین کی رہنے والی۔
> 209 / حقیقۃ الوحی جلد 22



خود تراشیدہ میعادوں کا خدا پیروی نہیں کرتا [illegible] الیس اللہ [illegible]

جنود ... ۱۱۱

عمر کے متعلق الہامات

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کرینگے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مرگیا۔ اس لئے پہلے ہی سے اُس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ ثمانین حولاً او قریباً من ذالک او تزید علیہ سنیناً و تریٰ نسلاً بعیداً یعنی تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دُور کی نسل کو دیکھ لے گا۔

(اربعین نمبر3 رخ جلد17 ص418، 419)

ooo

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسّی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 8 رخ جلد17 ص44)

ooo

مشیر اعلیٰ۔ کیا جناب کو یہ بھی اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی عمر کتنی ہوگی۔

حضرت اقدس۔ ہاں عمر کے متعلق مجھے الہاماً یہ بتایا گیا تھا کہ وہ اسّی کے قریب ہوگی۔ اور حال میں ایک رؤیا کے ذریعہ یہ بھی معلوم ہوا کہ ۱۵ سال اور بڑھانے کے واسطے دعا کی ہے۔

(اس پر حضرت اقدس نے رؤیا سنایا جو الحکم میں درج ہو چکا ہے۔ ایڈیٹر)

مشیر اعلیٰ۔ جناب کی عمر کیا ہوگی؟

حضرت اقدس۔ ۶۵ یا ۶۶ سال۔

(ملفوظات جلد 6 ص293، 8 جنوری 1904ء)

ooo

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔

(کتاب البریہ ص159 رخ جلد13 ص177)

ooo

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود وفات پاگئے۔

(ملفوظات جلد ۱۰ ص459)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میری تو پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں

(اربعین نمبر4 ص119 رخ جلد17 ص461 حاشیہ)

❁❁❁

مسیح موعود ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو فرماتے ہیں میری عمر 67 سال کی ہے۔ لیکچر لدھیانہ جلد20 ص293 / 44

مسیح موعود مخالف علماء سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: میری عمر 80 برس کی ہوگی! اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ و زاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی .... اگر آپ کے بیوی اور ان کے بچے اور ان کی زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل بنا کر آپ کے منہ پر مارے گا۔

مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص391، 392

وفات مسیح موعود 1908ء
پیدائش 1839ء
مسیح موعود نے 69 سال عمر پائی

مسیح موعود نے کہا: میری اسّی 80 برس کی عمر ہوگی۔

اربعین نمبر4 رخ جلد17 ص472

(i) مولوی مردان علی نے پانچ برس اپنی عمر میں سے آپ (مسیح موعود) کے نام لگا دیئے۔ (ازالہ اوہام رخ جلد3 ص624)
(ii) میاں محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور نے اپنی عمر میں سے دس سال مسیح موعود کو دے دیئے۔ (ملفوظات جلد9 ص297)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

✲ جو شخص نبوت کا دعویٰ کریگا اس دعویٰ میں ضرور ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے اور نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اور نیز خلق اللہ کو وہ کلام سنائے جو اُس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ایک اُمت بنا دے جو اُسکو نبی سمجھتی اور اسکی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام جلد 5 صفحہ 344)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

✲ میرا جیسا کہ اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں۔ جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 230)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"ہم مدعیٔ نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں"

میرا نبوّت کا کوئی دعویٰ نہیں

اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہِ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ (دیکھو الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"خدا وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائیگا۔" (صفحہ ۴۱۶)

(ازالہ اوہام حصہ دوم جلد 3 صفحہ 416)

مسیح موعود آیت خاتم النبیین کا ذکر کر کے فرماتے ہیں

"وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنیوالا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئیگا۔" (صفحہ ۴۳۱)

"قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ نیا رسول ہو یا پرانا کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرئیل ملتا ہے اور باب نزول جبرئیل بہ پیرایۂ وحی رسالت مسدود ہے۔" (صفحہ ۵۱۱)

(ازالہ اوہام حصہ دوم ر خ جلد 3 صفحہ 431، صفحہ 511)

مسیح موعود نے کہا: میں نے نہ نبوت کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اپنے آپ کو نبی کہا یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ میں دعویٰ نبوت کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جا ملوں۔ صفحہ 8 انگلش حمامۃ البشریٰ جلد 9 ... 8

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

"مَیں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ 3 ر خ جلد 4 صفحہ 313)

مولانا جلال الدین شمس لکھتے ہیں: مسیح موعود کی کوئی بھی تحریر منسوخ نہیں ہوئی۔ ایک غلطی کا ازالہ دیباچہ صفحہ 9

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 297، ۲۰ جنوری 1897ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"کَفَاکُمْ فَخْرًا اَنَّ اللّٰہَ اِفْتَتَحَ وَحْیَہٗ مِنْ اٰدَمَ وَخَتَمَ عَلٰی نَبِیٍّ کَانَ مِنْکُمْ وَمِنْ اَرْضِکُمْ۔" (التبلیغ صفحہ ۲۴۳)

"کہ تمہارے لیے یہی کافی فخر ہے (اے اہل عرب!) کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کا آغاز آدم سے کیا اور ایک عظیم الشان نبی پر ختم کی جو تم میں سے اور تمہارے ملک سے ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 231، ۲ اکتوبر 1891ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ر خ جلد 21 صفحہ 354)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میرا نبوّت کا کوئی دعویٰ نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔

(جنگ مقدس صفحہ 74 ر خ جلد 6 صفحہ 156، ۲۶ مئی 1893ء)

مسیح موعود کا الہام: کوئی نہیں جو میری باتوں میں کچھ تبدیلی کر دے (اربعین نمبر 2 صفحہ 26 ر خ جلد 17 صفحہ 368)

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء میں لاہور کے اردو روزانہ اخبار عام نے یہ خبر شائع کر دی کہ

"حضرت مسیح موعود نے اپنا دعویٰ نبوت واپس لے لیا۔

آپ نے اُسی وقت اس کی تردید فرمائی اور لکھا کہ ہمیں دعویٰ نبوت ہے۔ ⚪

(بحوالہ حضرت کا ...)
... ۱۹۰۸ء ... ص ۹۱

———ooo———

کاٹا ہوا خیال فرمالیں

حضرت مرزا صاحب نے تحریر فرمایا

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ اما بعد تمام مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام و توضیح مرام و ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا و کلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۳۷ میں لکھ چکا ہوں میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے جس کے معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکلَّم مراد لئے ہیں۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منہم احد فعمر۔ صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۲۱ پارہ ۱۴ باب مناقب عمر۔ تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 312 - 314، 3 فروری 1892ء)

(۱۱)

مسیح موعود نے لکھا:
خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں ...
اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں (دیکھو 498 براہین احمدیہ)
اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔
ایک غلطی کا ازالہ ص 2
رخ جلد 18 ص 206

امتی نبی ؟!!

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب ایام الصلح میں فرماتے ہیں

اب ہم حق کے طالبوں کے لئے ان بیہودہ اقوال کا رد لکھتے ہیں تا معلوم ہو کہ ہمارے مخالف مولوی اور ان کے اس قسم کے شاگرد کس قدر سچائی سے دور جا پڑے ہیں۔ (ایام الصلح رخ جلد 14 ص 380)

(ہمارے مخالف مولوی کہتے ہیں کہ)

قولہ: مسیح نبی ہو کر نہیں آئیگا۔ امتی ہو کر آئیگا۔ مگر نبوت اس کی شان میں مضمر ہوگی۔

(حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں)

اقول: جبکہ شان نبوت اُس کے ساتھ ہوگی اور خدا کے علم میں وہ نبی ہوگا تو بلا شبہ اس کا دنیا میں آنا ختم نبوت کے منافی ہوگا۔ کیونکہ درحقیقت وہ نبی ہے اور قرآن کے رُو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا ممنوع ہے۔

(ایام الصلح رخ جلد 14 ص 411 جنوری 1899ء)

مسیح موعود نے لکھا:
نبیوں اور رسولوں کی ایسی وحی کے متعلق اور ان کی پیشگوئیوں کے متعلق بہت ترتیب سے دکھایا جاتا ہے اور اس میں اس قدر تواتر ہوتا ہے جس میں کچھ شک باقی نہیں رہتا۔
(الحاشیہ) نزول المسیح ص 31
رخ جلد 18 ص 135

❁ ❁ ❁

⚪ مسیح موعود فرماتے ہیں: **یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔** (حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 ص 503)

خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

✲ اسلام نے شروع سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا۔ اور بعد میں کوئی تبدیلی اس میں نہیں ہوئی۔ لیکن جو جھوٹا مذہب ہوگا۔ اس میں اصول کو ہمیشہ بدلنا پڑے گا۔

(تفسیر کبیر جلد 3 ص 477)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے۔ بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دو رنگی ہے۔

(ملفوظات جلد 6 ص 17)

پچھلا دھوکا پہلے سے بھی بڑا ہے مئی ۲۷-۶۴

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

ہم رسول اور نبی ہیں

سچا مسلمان کسی دوسرے دھرم کے بیزار اس ولی سے بہتر ہے جو ولایت کا جھوٹا مدعی ہو

نبی ہونے کا دعویٰ

(مسنف المجمد ص ۵)

مَیں صاحب الشریعت بھی ہوں

مسیح موعود نے فرمایا: یاد رکھو اگر میں نہ آیا ہوتا تو تیرا اسلام بھی مرتا ... ملفوظات جلد ۱ ص ۴۰۹ ایڈیشن ۱۹۸۴ء

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

... شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ (اربعین نمبر ۴ ر خ جلد ۱۷ ص 435)

۞ ۞

معلوم ہوا کہ صرف چند خواب یا الہام دیکھ کر یا چند آیت کو اپنے اوپر چسپاں کر لینا ... خواب اور الہام تو عام لوگ بھی دیکھ سکتے ہیں ... شیطانی بھی ہو سکتے ہیں صرف کسی خواب یا الہام کا سچا ہو جانا ... تفسیر کبیر جلد ۸ ص 444

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

... جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا۔ (ملفوظات جلد 8 ص 444) (بحوالہ حمد لقمہ ... ۱۲ ... ۱۹۰۸ء)

۞ ۞

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۱ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

۞ ۞

مسیح موعود نے کہا: قرآن شریف میں جس شخص کا نام خاتم الخلفاء رکھا گیا ہے اسی کا نام احادیث میں مسیح موعود رکھا گیا ہے اور اسی طرح دونوں کے متعلق جتنی پیشگوئیاں ہیں وہ ہمارے متعلق ہی ہیں ... ملفوظات جلد ۵ ص 265

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

... مَیں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 597 ۲۳ مئی 1908ء)

۞ ۞

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(ازالہ اوہام ر خ جلد 3 ص ۱ دیباچہ) ۞ ۞

ازالہ اوہام میں بھی آپ نے تحریر فرمایا ہے:۔

"ہاں یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی بھی کہا گیا ہے اور امتی بھی ...... اسی طرح خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔" (ص ۱۱۱)

وہ رسول کریم ﷺ نے یہی موعود فرمایا کو بھی اپنی امت میں شامل کیا ہے!! تفسیر کبیر جلد 9 ص 148

۞ دیکھیں ص 7 کتاب ہذا

۞ ۞

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

.... جھوٹے مدعی کو خدا خود ہلاک کرتا ہے اور اس کو مہلت نہیں دی جاتی کیونکہ وہ خدا پر افترا کرتا ہے اور حق و باطل میں گڑبڑ ڈالنا چاہتا ہے۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 442 یکم مئی 1908ء)

خدا تعالیٰ شریروں کو اس لئے مہلت دیتا ہے کہ شاید باز آجاویں اور ہدایت ہو۔
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 181)

مسیح موعود نے لکھا: وہ فخر اولین و آخرین کا ذریعہ کیا خدا تعالیٰ ... قرآن نہ جو خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرے اور کیا خدا سے ... عیسیٰ ... آسمانی فیصلہ صفحہ 25 رخ جلد 4 صفحہ 335

تو کہہ دے کہ جو شخص گمراہی میں (پڑا) ہو (خدائے) رحمٰن اسے ایک عرصہ تک ڈھیل دیتا جاتا ہے۔ ﴿۷۵﴾ مریم ۱۹

۞ ۞

اپنے آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں فرماتے ہیں:-
"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔"
(ازالہ اوہام رخ جلد 3 صفحہ 111 دیباچہ)

۞ ۞

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میں سچ کہتا ہوں کہ میرا دعویٰ جھوٹا نہیں ہے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اور اس کی تائید میرے ساتھ ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے مامور نہ ہوا ہوتا تو وہ مجھے ہلاک کر دیتا۔ اور میری ہلاکت تک میرے کذب کی دلیل ٹھہر جاتی۔
(ملفوظات جلد 6 صفحہ 299)

1899ء میں مسیح موعود نے لکھا: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی کہہ کر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعاً دروازہ بند کر دیا ہے
ایام الصلح صفحہ 146 رخ جلد 14 صفحہ 400

۞ ۞

قدیم سے الٰہی سنت اسی طرح پر ہے کہ جب تک کوئی کافر اور منکر نہایت درجہ کا بیباک اور شوخ ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے لئے اسباب ہلاکت پیدا نہ کرے تب تک خدا تعالیٰ تعذیب کے طور پر اسکو ہلاک نہیں کرتا اور جب کسی منکر پر عذاب نازل ہونے کا وقت آتا ہے تو اس میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جنکی وجہ سے اسپر حکم ہلاکت لکھا جاتا ہے۔
(حجۃ اللہ صفحہ 17 رخ جلد 12 صفحہ 155 حاشیہ)

☆☆☆

نبی تو آتا ہی تب ہے جب ... پہلی شریعتوں کو ... نہیں منسوخ کر دیتے ہیں اور جب وہ الٰہی حفاظت سے ... [illegible] ...
تفسیر کبیر جلد ... [illegible]

حضرت ابی سلمہ ... فرماتے ہیں

رَبِّ إِنْ كُنْتَ وَجَدْتَنِي اخْتَرْتُ طَرِيقًا غَيْرَ طَرِيقِ الْفَلَاحِ فَلَا تَتْرُكْنِي وَلَيْتَنِي مِنْهُ إِلَى الصَّبَاحِ (مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۳۲) کہ اے میرے رب! اگر تیرے علم میں ہے میں نے ایک ایسا طریق اختیار کر رکھا ہے جو فلاح و بہبود کا راستہ نہیں تو مجھے اس رات سے صبح تک سلامت نہ چھوڑیو۔
(حقانیت احمدیت صفحہ 177)

☆☆☆

بوقت نماز فجر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود وفات پاگئے

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 459)



حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

تعجب کا مقام ہے کہ بموجب احادیث صحیحہ کے دجال تو ہندوستان میں پیدا ہو۔
اور مسیح دمشق کے میناروں پر جا اترے۔ (آئینہ کمالات اسلام، رخ جلد ۵ ص ۲۱۹)

کرشن ہونے کا دعویٰ

کرشن جی

یہ خدا کی وحی ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن ہے

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود نے فرمایا

اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے **مسیح موعود** کرکے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور **اوتار** کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دُور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ **کرشن** کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا **اوتار** تھا یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کے رُو سے میں وہی ہوں یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اُس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے **کرشن** اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے **مسیح موعود** ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اس کو سُن کر فی الفور یہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے اوپر لیکر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی **وحی** ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا اور آج یہ **پہلا دن** ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو میں پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

اب واضح ہو کہ راجہ **کرشن** جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی **رشی** اور **اوتار** میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی **نبی** تھا جس پر خدا کی طرف سے رُوح القدس اُترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور بااقبال تھا جس نے **آریہ ورت** کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت **نبی** تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اُس کا بروز یعنی **اوتار** پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ **ہے کرشن رودّر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔** سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں۔ اور اس جگہ ایک اور راز درمیان میں ہے کہ جو **صفات** کرشن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں (یعنی پاپ کا نشٹ کرنے والا اور غریبوں کی دلجوئی کرنے والا اور ان کو پالنے والا) یہی صفات **مسیح موعود** کے ہیں پس گویا روحانیت کے رُو سے **کرشن** اور **مسیح موعود** ایک ہی ہیں صرف قومی اصطلاح میں تغایر ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ 34 تا 37، ر خ جلد 20 صفحہ 228، 229)

OO

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے جس کو
رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنے فنا کرنیوالا اور پرورش کرنیوالا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے
پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن مَیں ہی ہوں
اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے
کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا
بادشاہ۔

(حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 صفحہ 521 تا 522)

ایک شخص ایسا ہے کہ منہ اس
کا سر بھی سؤر کا سا ہے اور منہ
اس کا میں جو کہ پہلے سؤر نے
پکڑا ہے اور اوپر سے حالت
ہے اور پھر کچھ کل میں بادشاہ
بنے گا ایسا شخص سیاہ نے
ہو رہا کہ اندر ان میں جتنا
ہے "
ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۷



کرشن جی کہاں ہیں!

رؤیا شام کے وقت حضرت اقدس نے ذیل کی رؤیا بیان فرمائی کہ
ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا
ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں! جس سے سوال
کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے
طور پر دینے لگے۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۶۷)



3

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

مسیح موعود اور مہدی اور دجّال تینوں مشرق ہی میں ظاہر ہونگے

تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵ رخ جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۷

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

میرا دعویٰ ہے کہ مَیں ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں

تحفہ گولڑویہ صفحہ 96 رخ جلد 17 صفحہ 192

حدیث میں مہدی کے متعلق لکھا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِيْحُ آخِرُهَا
(المشکوٰۃ جزو ۲ صفحہ ۵۸۳ باب ثواب ھذہ الامۃ) کہ وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے
جس کے شروع میں مَیں ہوں اور اس کے وسط میں ایک المہدی ہوگا اور آخر میں المسیح ہوگا۔

(نشانیہ/حدیث صفحہ 274)

مسیح موعود نے لکھا:۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ میں ہی ہوں"
(کشتی نوح صفحہ ۱۶ رخ جلد ۱۹)

اللہ جلشانہ فرماتا ہے ومن یقل منھم انی الٰہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم کذلک نجزی الظالمین۔
یعنے جو شخص یہ بات کہے کہ میں خدا ہوں بجز اس سچے خدا کے تو ہم اسکو جہنم کی سزا دینگے۔ الانبیا ۲۰:۱

حضرت مسیح موعود نے فرمایا

میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

"میں وہی ارادہ کروں گا جو تمہارا ارادہ ہے۔" (تذکرہ) [illegible] جلد ۱۵ صفحہ 109

ماہنامہ [illegible] اپریل 2001ء صفحہ ۱۴

میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے۔

(حقیقۃ الوحی جلد ۲۲ صفحہ 75)

ڈاکٹر [illegible] مرتد کی سرکشی کے بعد مسیح موعود نے فرمایا: یہ سچ ہے کہ اس [illegible] پر میری طرف سے بھی اس عہد کے ساتھ دشمنی نہیں تھی [illegible] کی موت یا ذلت کے لئے کوئی پیشگوئی نہیں کروں گا مگر یہ ایسے دشمن نہیں ہیں جن سے بچاؤ کے [illegible] ۲۰ جلد ۱۵

تریاق القلوب جلد ۱۵ صفحہ 314/186 حاشیہ

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

جیسا کہ اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ "تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ تو اس سے نکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھ کو پسند کیا۔ تو جہان کا نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور

آواہن { خدا تیرے اندر اتر آیا } میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی۔

جس طرف تیرا منہ اس طرف خدا کا منہ۔ تجھ سے بیعت کرنا ایسا ہی جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔

تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکر مت ہو" وغیرہ وغیرہ۔

(کتاب البریہ صفحہ 83، 84، 85 ر خ جلد 13 صفحہ 101، 102، 103)

خدا بھی انسانی جامہ میں آنے والا ہے۔[1]

[illegible] صفحہ 16

* * *

دجال کا حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائے گا

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 142 ر خ جلد 17 صفحہ 233)

[1] [illegible] جلد ۱۷

میں خود خدا ہوں

میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: "اور پھر ایک اور کشف ہے جو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ و ۵۶۵ میں مدت سے چھپ چکا ہے اسکو بعینہٖ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے ترجمہ:۔ مَیں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور مَیں ایک سوراخدار برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔ یا اُس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اُسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اُس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں مَیں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور مَیں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اُس کے اعضاء اور میری آنکھ اُس کی آنکھ اور میرے کان اُس کے کان اور میری زبان اُس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اُس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اُس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو مَیں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناخن پا تک اُسکی طرف کھینچا گیا۔ پھر مَیں ہمہ مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا جس میں کوئی میل نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔ پس مَیں اُس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں آتی یا اُس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اُس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت میں مَیں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے مَیں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی۔ اور مَیں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اُس سے زیادہ ممکن نہیں۔ چنانچہ اس کی گرفت سے مَیں بالکل معدوم ہو گیا۔ اور میں اُس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ اور مَیں خیال کرتا تھا کہ مَیں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں اب کوئی شریک اور منازع روک کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اُسی کا ہو گیا۔ اور اس حالت میں مَیں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو مَیں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر مَیں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور مَیں دیکھتا تھا کہ مَیں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر مَیں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ۔ پھر مَیں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔"

(کتاب البریہ جلد ۱۳ صفحہ $\frac{103}{85}$، $\frac{104}{86}$، $\frac{105}{97}$) ۲۴ جنوری ۱۸۹۸ء

مسیح موعود نے لکھا: "کیا ممکن کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو ملتا نہیں کسی کو ملتا صرف برگزیدہ کو ہی تو دیا جاتا ہے اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بالآخر ان کو بہت شرمندہ کرتا ہے۔"

حقیقۃ المہدی جلد ۱۴ صفحہ $\frac{462}{16}$

"انبیاء کی معلومات میں شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں ہوتی دوسروں کی معلومات میں کئی طرح کا احتمال ہے۔ اسی لئے محققین صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ولی اپنے کشف کو قرآن و سنت پر عرض کرکے دیکھے اگر ان کے مخالف نہ ہو تو غنیمت سمجھے۔ ورنہ بے تکلف رد کر دے۔"

تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی زیر الجن 26-27

"جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر پھر یہ خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں تمام گنہگاروں سے بدتر ہے۔"

مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 315

مسیح موعود نے تحریر فرمایا: "الہام اور کشف کی عزت اور پایۂ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔" (ازالہ اوہام جلد ۳ صفحہ 178)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

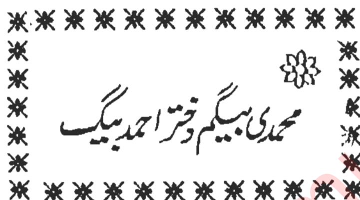
✿ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے ۔ اور اُن کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں ۔

(نجم الہدیٰ ۔ ر خ جلد 14 ص 53)

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:

✿ خدا تیرے سب کام درست کر دیگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا ۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص 40 ر خ جلد 17 ص 76)



✡ عجل جسدًا لہ خوار

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

" میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے " (براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۶)

بابرکت عورتیں

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

پھر خدائے کریم جلشانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھریگا۔ اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی . . . . اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ ✡

✡ یہ ایک پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں شایع ہو چکی۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا۔ اور وہ جو نکاح کرے گا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔ اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔ سو اس جگہ اُجڑے ہوئے گھر سے وہ اُجڑا ہوا گھر مراد ہے۔ ۱۲ منہ

(آئینہ کمالات اسلام ۔ ر خ جلد 5 صفحہ 648 مطبوعہ 1893ء)

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 102)

مسیح موعود کی نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے 1884ء میں شادی ہو چکی تھی۔ ابنائے مصباح صفحہ 12 دسمبر 1985ء

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

عاجز نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی۔ کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔ اس پیشگوئی پر منشی صاحب فرماتے ہیں کہ الہام کئی قسم کا ہوتا ہے۔ نیکوں کو نیک باتوں کا اور زانیوں کو عورتوں کا۔

(سرمہ چشم آریہ ۔ ر خ جلد 2 صفحہ 318 (اشتہار حکم اخبار و اشراف)

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 130 ستمبر 1886ء) ✡✡✡

حضرت مسیح موعود نے فرمایا

اگر انسان اپنے نفس کا میلان اور غلبہ شہوات کی طرف دیکھے اور اس کی نظر بار بار خراب ہوتی ہو تو زنا سے بچنے کے لئے دوسری شادی کر لے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 64)

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مومنوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔ النور: 30

✡✡✡

بیاہ کرنا مست ہونے سے بہتر ہے ۔ (کرنتھیوں ۷ - ۹)

✡ عجل جسدًا لہ خوار ترجمہ۔ یہ گوسالہ بے جان ہے جس میں روحانیت کی جان نہیں صرف آواز ہی آواز ہے۔ (حقیقۃ الوحی ۔ ر خ جلد 22 صفحہ 309)

خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہو گا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائے گا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

یہ لوگ جو مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغگو خیال کرتے تھے اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دُعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچا زاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا حق ہمیں پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپورہ میں جاری ہے نامبردہ یعنے ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا۔ اس لئے مکتوب الیہ نے بتمامتر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا جس کو خدا تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور اُن کو کہدے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہو گا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء[1] میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہو گا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص ۱۵۷، ۱۵۸) جولائی 1888ء

[1] اصل اشتہار میں کاتب کی غلطی سے ۱۸۸۸ء لکھا گیا ہے جو دراصل ۱۸۸۶ء ہے۔ ہم نے نقل مطابق اصل کی ہے (المرتب)

کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بنا دے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے۔ کذبوا بآیاتنا وکانوا بها یستهزءون ۔ فسیکفیکهم الله ویردها الیك لا تبدیل لکلمات الله ۔ ان ربك فعال لما یرید ۔ انت معی وانا معك ۔ عسٰی ان یبعثك ربك مقاما محمودا ۔ یعنے انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی یعنی گو اوّل میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 158 جولائی 1888ء)



اگر یہ الہام خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا اور اس پر اعتماد کلی تھا تو پھر پوشیدہ کیوں رکھا اور کیوں اپنے خط میں پوشیدہ رکھنے کے لئے تاکید کی اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک خانگی معاملہ تھا

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 159 جولائی 1888ء)

✪✪

ماتم اور سیاپا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

... خدا تعالیٰ ہمارے کُنبے اور قوم میں سے ایسے تمام لوگوں پر کہ جو اپنی بے دینی اور بدعتوں کی حمایت کی وجہ سے پیشگوئی کے مزاحم ہونا چاہیں گے اپنے قہری نشان نازل کرے گا اور اُن سے لڑے گا اور انہیں انواع اقسام کے عذابوں میں مبتلا کر دے گا

یک عرصہ سے یہ لوگ جو میرے کُنبے سے اور میرے اقارب ہیں کیا مرد اور کیا عورت مجھے میرے الہامی دعاوی میں مکار اور دوکاندار خیال کرتے ہیں اور بعض نشانوں کو دیکھ کر بھی قائل نہیں ہوتے ؛

اگر ان میں کچھ نورِ ایمان اور کانشنس ہوتا انہیں اس رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہیں تھی سب منصوبوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا۔

.... پس یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی ہے محض بطور نشان کے ہے تا خدا تعالیٰ اس کُنبہ کے منکرین کو اعجوبہ قدرت دکھلا دے۔ اگر وہ قبول کریں تو برکت اور رحمت کے نشان ان پر نازل کرے اور اُن بلاؤں کو دفع کر دیوے جو نزدیک چلی آتی ہیں۔ لیکن اگر وہ رد کریں تو اُن پر قہری نشان نازل کر کے ان کو متنبہ کرے۔

غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۔ پانزدہم ۱۸۸۸ء

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۶۱، ۱۶۲)
جولائی ۱۸۸۸ء





حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

واضح ہو کہ اس عاجز کے لڑکے بشیر احمد کی وفات سے جو ۷؍ اگست ۱۸۸۷ء روز یکشنبہ میں پیدا ہوا تھا اور ۴؍ نومبر ۱۸۸۸ء کو اسی روز یکشنبہ میں ہی اپنی عمر کے سولہویں مہینے میں بوقت نماز صبح اپنے معبود حقیقی کی طرف واپس بلایا گیا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۶۳ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)



ہم نے اُلفت میں تری بار اُٹھایا کیا کیا　　تجھ کو دکھلا کے فلک نے ہے دکھایا کیا کیا

درثمین صفحہ ۹

سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا

میرا بیٹا سلطان احمد

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آجانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی میرزا احمد بیگ ولد میرزا گاماں بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم و الہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے اور اس کی تائی صاحبہ جنہوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے، وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے۔ اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔ امر ربی تھا۔ اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار المہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی اور ہرچند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا۔ اور تمہارا کوئی حق نہیں رہیگا۔ مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا۔ اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا۔ لیکن انہوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا۔ اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا۔ اوّل یہ کہ اس نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائیں گے اور دین کی ہتک ہوگی۔ اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا۔ اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر وغیور اس دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ کو کبھی ضایع نہ کریگا۔ اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو تھام لے گا۔

کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندھی اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے۔ اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں معصیت نہ ہو۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے۔ عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا۔ اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی۔ بدی رنج راحت شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیئے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔

المشتہر

مرزا غلام احمد قادیانی ۲ مئی ۱۸۹۱ء

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 219، 220، 221)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

کل مسلم بعین المحبة والمودة وینتفع من معارفی ویقبلنی ویصدق دعوتی۔ الا ذریة البغایا...

(کل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی مگر کنجریوں اور بدکار لوگوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا)

(آئینہ کمالات اسلام (التبلیغ) ر خ جلد 5 ص 547، 548)

"بغایا" کا حضرت مرزا محمود نے فارسی زبان میں زنان بازاری ترجمہ لکھا ہے

البغایا زنان فاحشہ بغی زن فاحشہ — نجم الہدیٰ ص 93، 95 رخ جلد 16 ص 429، 431 (ایڈیشن 17)

قسم کی قسم

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

...... اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لینگے اور قبول نہیں کرینگے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے +

(آسمانی فیصلہ جلد 4 ص 40، 27 دسمبر 1891ء)

☆☆☆

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

راقم رسالہ ہذا اس مقام میں خود صاحب تجربہ ہے۔ عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تحریکات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے خدائے تعالٰی نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کرینگے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالٰی ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ ۲۹۵

(ازالہ اوہام جلد 3 ص 305)

☆☆☆

۶ اپریل ۱۸۹۲ء کو اُس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح ہو گیا

(آئینہ کمالات اسلام۔ رخ جلد 5 ص 280)

اے ایمان والو اپنا
یہ جائز نہیں کہ
تم زبردستی عورتوں
کے وارث بن جاؤ۔
النساء ۱۹

☆☆

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

...... دختر احمد بیگ مسمی سلطان محمد سے بیاہی گئی۔ اس کا والد اور اس کے اقارب اور عزیز بہت بیدین تھے اور تکذیب حق میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے خدا تعالٰی نے چاہا کہ ان کو وہ نشان دکھلا دے جس سے وہ ذلیل ہوں۔ پس اُس نے اُس تمام ملحد گروہ کے حق میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ کذبوا بآیاتنا وکانوا بہا یستہزءون فسیکفیکہم اللہ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید۔ یعنی ان لوگوں نے ہمارے نشانوں کی تکذیب کی اور ان سے ٹھٹھا کیا۔ سو خدا اُن کے شر دور کرنے کے لئے تیرے لئے کافی ہوگا اور انہیں یہ نشان دکھلائے گا کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائے گی اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائے گا۔ یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئے گی۔ اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھا دے گا۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ تیرا رب ایسا قادر ہے کہ جس کام کا وہ ارادہ کرے اس کام کو وہ اپنے منشاء کے موافق ضرور پورا کرتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 41، 6 ستمبر 1894ء)

☆☆

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

2 خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ

مسیح موعود نے لکھا: شیطانی الہامات بھی حق ہوتے (ضرورۃ الامام جلد 13 ص 483)

تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اُس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ مَیں نے اُسکو یہ الہام سُنایا۔ جس کو مَیں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سُنا چکا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ بِکرٌ و ثَیّبٌ۔ جس کے یہ معنے اُن کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے مَیں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پُورا ہوگیا۔ اور اسوقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔ مَیں نہیں یقین کرسکتا کہ مولوی محمد حسین بوجہ شدّتِ عناد اور تعصب اس پیشگوئی کی نسبت اپنی واقفیت بیان کرسکے۔ لیکن حلف کی صورت میں اُمید ہے کہ سچ بول دے۔

(تریاق القلوب (حصہ دوم) ص 73 ر خ جلد 15 ص 201) 1899ء

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

چونکہ انسان کی عقل حقیقت کے معلوم کرنے میں عاجز ہے اور وہ اپنی تحقیقات میں خطا کرتی ہے۔ پس ضرور ہے کہ انسان خدا کی طرف سے الہام پاوے۔

(براہین احمدیہ۔ ر خ جلد 2 ص 30)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

نیت صحیح ہو اور تقویٰ کی خاطر ہو تو دس بیس بیویاں بھی گناہ نہیں۔

(ملفوظات جلد 10 ص 436)

✵ ✵

مسیح موعود فرماتے ہیں: اگر انسان کا سلوک اپنی بیوی سے عمدہ ہو اور اسے ضرورتِ شرعی پیدا ہو جاوے تو اس کی بیوی اس کے دوسرے نکاحوں سے ناراض نہیں ہوتی ہم نے اپنے گھر میں کئی دفعہ دیکھا ہے کہ وہ ہمارے نکاح والی پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے رو رو کر دعائیں کرتی ہیں۔

(ملفوظات جلد 7 ص 65)

یہ فرمودہ الہٰی ہے جو کچھ دعا میں مانگا گیا ہے وہ دیا جائے گا (سرسید احمد خان) برکات الدعا جلد 6 ص ...

✵ ✵

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

میاں عبدالرحیم یا عبدالواحد پسران مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جو اس وقت مجھ کو کافر ٹھہراتے ہیں اور سخت مخالف ہیں ذرہ اُن کو قسم دیکر پوچھے کہ کیا مقام ہوشیارپور میں جس کو گیارہ برس گذر گئے انہوں نے یہ الہام نہیں سنایا تھا ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علٰی عقبک یعنی اے عورت (عورت سے مراد احمد بیگ ہوشیارپوری کی بیوی کی والدہ ہے) توبہ کر توبہ کر کہ تیری دختر اور دختر دختر پر بلا نازل ہونیوالی ہے سو ایک بلا تو نازل ہوگئی کہ احمد بیگ فوت ہوگیا۔ اور بنت البنت کی بلا باقی ہے جس کو خداتعالیٰ نہیں چھوڑیگا جبتک پورا نہ کرے۔ مگر چونکہ اس الہام میں توبی کا لفظ توبہ کی شرط کو ظاہر کر رہا تھا۔ اور اس شرط کو احمد بیگ کی موت کے بعد اس کے وارثوں نے پورا کر دیا اور وہ بہت ڈرے اور اپنے داماد کے لئے دعا اور رجوع میں لگ گئے اس لئے احمد بیگ کے داماد کی موت میں سنت اللہ کے موافق تاخیر ہوگئی کیونکہ وہ خوف جو احمد بیگ کی موت نے اُن کے دلوں میں ڈالا تھا یادی توبہ کا باعث ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ تجربہ انسان کے دل پر بڑا قوی اثر ڈالتا ہے اور اس کے دل کو خوف سے بھر دیتا ہے سو احمد بیگ کی موت کے بعد ان کا حال ایسا ہی ہوا۔

اسی طرح شیخ محمد حسین بٹالوی کو حلفاً پوچھنا چاہئیے کہ کیا یہ قصہ صحیح نہیں کہ یہ عاجز اس شادی سے پہلے جو دہلی میں ہوئی اتفاقاً اس کے مکان پر موجود تھا اُس نے سوال کیا کہ کوئی الہام مجھ کو سُنا دیں ایک تازہ الہام جو انہیں دنوں میں ہوا تھا اور اس شادی اور اس کی دوسری جُز پر دلالت کرتا تھا اُس کو سُنایا۔ اور وہ یہ تھا کہ بکرٌ و ثیّبٌ یعنی مقدر یوں ہے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی اور پھر بعدہ ایک بیوہ سے میں اس الہام کو یاد رکھتا ہوں مجھے امید نہیں کہ محمد حسین نے بھلا دیا ہو مجھے اس کا وہ مکان یاد ہے جہاں کرسی پر بیٹھ کر میں نے اُس کو الہام سُنایا تھا اور احمد بیگ کے قصہ کا ابھی نام و نشان نہ تھا اور نہ ابھی اس دوسری شادی کا کچھ ذکر تھا۔ پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ خدا کا نشان تھا جس کا ایک حصہ اُس نے دیکھ لیا اور دوسرا حصہ جو ثیّب یعنی بیوہ کے متعلق ہے دوسرے وقت میں دیکھ لیگا۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ ر خ جلد 11 ص 298 دسمبر 1896ء)

مسیح موعود نے لکھا: "جس پیشگوئی کا یہ مضمون ہو کہ کسی شخص یا گروہ پر کوئی بڑی آفت آئے گی اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اسے ٹال دے۔ لیکن جس پیشگوئی میں وعدہ ہو یعنی کسی انعام و اکرام کی نسبت پیشگوئی ہو وہ کسی طرح ٹل نہیں سکتی" ص 44 تذکرۃ الشہادتین جلد 20

* *

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

کئی سال ہوئے کہ ہم نے ایک پیشگوئی کی تھی یعنے یہ کہ ہماری برادری میں سے ایک شخص احمد بیگ نام فوت ہونیوالا ہے۔ یہ پہلی پیشگوئی اُس زمانہ کی ہے کہ جبکہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تھی اور جبکہ یہ پیشگوئی بھی اسی شخص کی نسبت ہے جس کی نسبت اب سے پانچ برس پہلے کی گئی تھی یعنے اُس زمانہ میں جبکہ اُس کی یہ لڑکی آٹھ یا نو برس کی تھی تو اس پر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

(آئینہ کمالات اسلام۔ ر خ جلد 5 ص 298 مطبوعہ 1893ء)

* *

خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا

وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو دوسروں کے قید نکاح میں ہیں

سورۃ النساء: 25

چشمہ معرفت جلد 23 ص 250

☆☆☆

ایسی وحی جو شریعت اسلامیہ کے کسی حکم کو رد کرے یا اس کے خلاف ہو اگر کوئی شخص کوئی ایسی وحی سنتا ہے تو اسے یقین کرنا چاہیئے کہ وہ وحی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ شیطان کی طرف سے ہے اور مومن کا فرض ہے کہ ایسی وحی کو بلا تامل رد کردے اور اسے قبول کرنے سے انکار کردے۔

(حقانیت الحدیث ص 337)

بانی مرزا نے فرمایا
وحی تو وہ ہوتا ہے
جو شریعت کی نگرانی
کرے ص 327
کشف المحجوب

☆☆

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

میں اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں

شائع کرچکا ہوں جن کا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اس عورت کو بیوہ کرکے میری طرف رد کریگا۔ اب انصاف سے دیکھیں کہ نہ کوئی انسان اپنی حیات پر اعتماد کرسکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعویٰ کرسکتا ہے کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا۔ یا فلاں وقت تک مرجائیگا۔ مگر میری اس پیشگوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں۔ اوّل نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ دوم نکاح کے وقت تک اُس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم پھر نکاح کے بعد اُس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم اُس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مرجانا۔ پنجم اُس وقت تک کہ میں اُس سے نکاح کروں اُس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اُسکے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔

(آئینہ کمالات اسلام رخ جلد 5 ص 324، 325)
فروری 1893ء

☆☆

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

اگر ہم سچے ہیں تو

خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو پورا کردے گا۔ اور اگر یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو ہمارا انجام نہایت بد ہوگا اور ہرگز یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوں گی۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور پر ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہوجائے۔ اور اگر اے خداوند یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے

(انوار الاسلام رخ جلد 9 ص 124، 125)
27 اکتوبر 1894ء

☆☆

یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو نا امید مت ہو

حضرت مسیح موعود (ان کا معبود) نے فرمایا

ایک جگہ جو قرآن شریف میں نبی کریمؐ کو کہا گیا ہے کہ تو ہمارے وعدہ میں شک مت کر (جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶ اپریل ۱۸۹۱ء ہے پوری نہیں ہوئی) تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی۔ اُس وقت گویا پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آگئی۔ اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنے ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا الحق من ربك فلا تكونن من الممترين یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔ سو اُس وقت مجھ پر یہ بھید کھلا کہ کیوں خدا تعالےٰ نے اپنے رسول کریمؐ کو قرآن کریم میں کہا کہ تو شک مت کر۔ سو میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تنگی اور نومیدی کا میرے پر ہے اور میرے دل میں یقین ہو گیا کہ جب نبیوں پر بھی ایسا ہی وقت آجاتا ہے جو میرے پر آیا تو خدا تعالےٰ تازہ یقین دلانے کے لئے ان کو کہتا ہے کہ تو کیوں شک کرتا ہے اور مصیبت نے تجھے کیوں نا امید کر دیا تو نا امید مت ہو۔

(ازالہ اوہام حصہ اول جلد 3 ص 306، 307 طبع 1891ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

اے بدفطرتو! اپنی فطرتیں دکھلاؤ۔ لعنتیں بھیجو، ٹھٹھے کرو اور صادقوں کا نام کاذب اور دروغگو رکھو۔ لیکن عنقریب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے۔ تم ہم پر لعنت کرو تا فرشتے تم پر لعنت کریں۔ میں نے بہت چاہا کہ تمہارے اندر سچائی ڈالوں اور تاریکی سے تمہیں نکالوں اور نور کے فرزند بناؤں۔ لیکن تمہاری بدبختی تم پر غالب آگئی۔ سو اب جو چاہو لکھو۔ تم مجھے دیکھ نہیں سکتے جب تک وہ دن نہ آوے کہ جو قادر کریم نے میرے دکھانے کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ ضرور تھا کہ تمہیں ابتلاء میں ڈالے اور تمہاری آزمائش کرے تا تمہارے جھوٹے دعوے فہم اور فراست اور تقویٰ اور علم قرآن کے تم پر کھل جائیں۔

یاد رکھو کہ عورت مذکورہ کے نکاح کی پیشگوئی اس قادر مطلق کی طرف سے ہے جس کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ ☆☆☆ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 44-45، 6 ستمبر 1894ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

اس نے فرمایا کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اُٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 43، 6 ستمبر 1894ء)

◀

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

... لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی. کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لاتبدیل لکلمات اللہ۔ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالےٰ کا کلام باطل ہوتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 43، 6 اکتوبر 1894ء)

❋❋

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

جب تقدیر مبرم آجاتی ہے تو ٹل نہیں سکتی

(انوار الاسلام صفحہ ۳۱ رخ جلد ۹ صفحہ ۳۲، ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء)

❋❋

احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی موت کی تاریخ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے

(شہادۃ القرآن صفحہ 79 رخ جلد 6 صفحہ 375)

(بموجب اس پیش گوئی کے مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ کو ۲۱۔اگست ۱۸۹۴ء تاریخ تک دنیا پر رہنے کی اجازت تھی)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ۱۸۹۵ء میں فرماتے ہیں

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (انجام آتھم صفحہ 31 (حاشیہ) رخ جلد ۱۱ مطبوعہ 1897ء)

❋❋

پیشگوئی کا آخری انجام یَمُوْتُ وَ یَبْقٰی مِنْہُ کِلَابٌ مُّتَعَدِّدَۃٌ ۔ (ترجمہ اشتہار دس جولائی ۱۸۸۸ء) کہ ایک شخص مرے گا۔ اور اسکی طرف سے کتے باقی رہ جائیں گے۔

(تفہیمات ربانیہ از قلم مولانا ابو العطاء جالندھری صفحہ 609)

خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تھا کہ بذریعہ انہیں کے الہام کے ان کو ہلاک کرے
خدا تعالیٰ کسی کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا مگر لوگ اپنی بیبا کی اور شوخی سے آپ ہلاک ہو جاتے ہیں۔
(حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 صفحہ 577)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود وفات پاگئے۔

❋❋

تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم جلد ۲۱ صفحہ ۱۳۹)

❋❋

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا

(آئینہ کمالات اسلام جلد ۵ صفحہ 288)

❋❋❋

نوٹ: محمدی بیگم کے خاوند مرزا سلطان احمد نے 1948ء میں وفات پائی۔

قوم وال بیگمیاں

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

میرے چچازاد بھائیوں میں سے امام الدین نام ایک سخت مخالف تھا۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 278)

مرزا صاحب کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا

عنقریب رسالہ سراج منیر بفضل خداوند قدیر چھپ کر شائع ہونے والا ہے اور وہ تمام رسالہ الہامی پیش گوئیوں پر مشتمل ہے تب سب لوگ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ ہمارے مخالفین ہماری نسبت طرح طرح کی باتیں لگاتے ہیں انکی کیا اصلیت و حقیقت ہے۔ ہم اس رسالہ میں مرزا امام الدین جو ہماری برادری میں سے ہے اور دین اسلام سے مرتد ہے اور اب آریہ سماج میں داخل ہو گیا ہے اسکی نسبت بھی کئی پیشگوئیاں لکھیں گے۔ (شحنۂ حق صفحہ 195 روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 238)

سیح موعود (مرزا غلام احمد) کی بیگم سے غیر حقیقی ماموں تھے۔ جبکہ مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین کی بیگم کے حقیقی ماموں تھے۔ تتلی مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 192 حاشیہ

حضرت الحاج سید ... نے فرماتے ہیں

عبدالحق غزنوی نے

کہاکہ ان لوگوں کو چھوڑ دو اور السلام علیکم کے ساتھ انکو مت ملو اور انکے مُردوں پر نماز مت پڑھو۔ اور انکے جنازوں کے ساتھ مت جاؤ۔۔۔۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ان کے لئے ہلاکت ہو کیونکر اپنے پاس سے مسئلے گھڑ لئے اور خداتعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان پر خدا کی لعنت ہے اور فرشتوں کی لعنت اور تمام نیک مردوں کی لعنت اور یہ لوگ آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہیں

(حجۃ اللہ صفحہ 79 روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 217)

مسیح موعود نے کہا: غیر از جماعت کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ ملفوظات جلد 4 صفحہ 244

مرزا امام الدین کا دعائے جنازہ واپس لیتا ہوں

مرزا امام الدین جو اپنے آپ کو ہدایت کنندہ قوم وال بیگمیاں مشہور کرتا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت ترین دشمنوں میں سے تھا، وہ جولائی کو فوت ہوگیا۔ چنانچہ اس کے جنازہ پر رسمی طور پر ہمارے معزز و مکرم دوست سید محمد علی شاہ صاحب بھی چلے گئے اور جنازہ پڑھ لینے کے پیچھے آپ کو اپنے اس عمل پر تاسف ہوا اور آپ نے ذیل کا توبہ نامہ شائع کیا جو ہم ناظرین الحکم کی دلچسپی کے لئے درج کرتے ہیں۔ کہ

"میں بذریعہ توبہ نامہ ہذا اس امر کو شائع کرتا ہوں کہ میں نے سخت غلطی کی ہے اور وہ یہ کہ میں نے غلطی سے مرزا امام الدین کا جو 7 جولائی کو فوت ہوا ہے اور جس نے اپنی کتابوں میں ارتداد کیا ہے جنازہ پڑھا۔ پس میں بذریعہ اشتہار ہذا یہ توبہ نامہ شائع کرتا ہوں اور ظاہر کرتا ہوں کہ میں امام الدین اور ان لوگوں سے بیزار ہوں جو اس کے جنازہ میں شامل ہوئے اور بالآخر میں دعائے جنازہ واپس لیتا ہوں اور خداتعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں۔ خاکسار محمد علی شاہ۔۔۔۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 44، 45 ... جولائی 1903ء)

☆ نواب مبارکہ بیگم فرماتی ہیں: والدہ صاحبہ (نصرت جہاں بیگم) نے ایک خواب بیان کیا جب تمہارے بڑے بھائی پیدا ہونے کو تھے تو ایام حمل میں میں نے خواب میں دیکھا کہ میری شادی مرزا نظام الدین سے ہو رہی ہے۔" سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 137 ماہنامہ مصباح فروری 2000ء

☆ مسیح موعود فرماتے ہیں: حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اگر کوئی خواب دیکھے اور اس کی کوشش سے وہ خواب پوری ہو سکتی ہو تو اس رؤیا کو اپنی کوشش سے پورا کر لینا چاہئے۔ براہین احمدیہ حصہ 5 ... روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 370

حضرت مسیح جب آسمان سے اُتریں گے

حضرت مرزا صاحب نے تحریر فرمایا

صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اُتریں گے تو اُن کا لباس زرد رنگ کا ہوگا اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیسا لغو خیال ہے۔ (ازالہ اوہام حصہ اول رخ جلد ۳ صفحہ 142)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اُترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اُوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 445) (بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ صفحہ ۵ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اُتریں گے۔ (براہین احمدیہ رخ جلد ۱ صفحہ 601)

یسوع مسیح / مسیح موعود

کہ تمہارا ساتھی (یعنی محمد رسول اللہ) نہ رستہ بھولا ہے نہ گمراہ ہوا ہے (۲) سورۃ نجم

مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

براھین احمدیہ میں مَیں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 ص 152 ص 153)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے

(براہین احمدیہ (حصہ چہارم) رخ جلد 1 ص 431 حاشیہ (مطبوعہ 1884ء)

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔ (سراج منیر ص 39 رخ جلد 12 ص 41)

آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبۂ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُن کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

براہین احمدیہ (حصہ چہارم) رخ جلد 1 ص 593 حاشیہ (مطبوعہ 1884ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

مجھے خدا تعالیٰ نے اس الہام سے مشرف فرمایا ہے کہ :- الرحمٰن علّم القرآن کہ خدا نے تجھے قرآن سکھلایا۔

اربعین ص 138 رخ جلد 17 ص 480 / براہین احمدیہ (حصہ سوم) رخ جلد 1 ص 265 حاشیہ در حاشیہ I (مطبوعہ 1882ء)

حضرت مسیح موعود اور مہدی کا مسعود نے فرمایا

وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائیگا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اُتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔

براہین احمدیہ (حصہ چہارم) رخ جلد 1 ص 601 ص 602 (مطبوعہ 1884ء)

مسیح موعود نے کہا: نزول المسیح منافی سیادتِ کو ... گمراہ ... وادی میں سرگرداں ہیں
خطبہ الہامیہ جلد 16 ...

قرآن نے کہا: ... پہلے گمراہ ہو چکے ہوں ان کی پیروی نہ کرنا
سورۃ المائدہ: 77

خدا نے مجھے قرآن سکھلایا یعنی اس کے صحیح معنی مجھ پر ظاہر کئے
حقیقۃ الوحی ص 73

مسیح موعود نے کہا: انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی چوری کرنے کی فکر میں ... مگر سیاہی اٹھائے گئے
آئینہ کمالات اسلام جلد 5 ص 283 حاشیہ

یسوع نے کہا: دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں
متی 28: 20

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

براہین احمدیہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 275)

❁❁

حضرت مرزا صاحب نے تحریر فرمایا

هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله (سورۃ الصف : 9) تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بیخبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ (ضمیمہ نزول المسیح) صفحہ 9 ، ر خ جلد 19 صفحہ 113 (مطبوعہ 1902ء)

1880ء میں مسیح موعود براہین احمدیہ میں تحریر فرماتے ہیں: تمام وہ دلائل کہ براہین جو کہ اس میں لکھی گئی ہیں وہ تمام کامل حصہ تین جو اس میں دکھائی گئی ہیں وہ سب 17 بینات قرآن شریف سے لی گئی ہیں اور ایک دلیل ... جو خدا نے اپنی کلام میں خوب پیش کی ہے۔ براہین احمدیہ حصہ دوم جلد 1 صفحہ 130

❁❁

جب انہوں نے اپنے عقیدہ کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ تاویلات کی طرف دوڑے تا طعنوں اور تشنیعوں اور ٹھٹھا کرنے والوں سے اپنا بچاؤ کریں۔ (نور الحق ۔ ر خ جلد 8 صفحہ 172)

زندگی کو بچانے کیلئے ... مسیح بنا ... دوسروں کو زندہ ... اپنی ترکیب بھی ...

علماء مخالف میرے پیچ میں پھنس گئے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

... میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسٰی رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کر لیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔ (اربعین نمبر 2 صفحہ 27 ، ر خ جلد 17 صفحہ 369)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار مثیل مسیح آجائیں"۔ (ازالہ اوہام حصہ اول ، ر خ جلد 3 صفحہ 197)

کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا

(ازالہ اوہام جلد 3 صفحہ 229)

یہ پہلا شرابی دوسرا افیونی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور اُن کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو اُن کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے۔"

(ایام الصلح ٹائیٹل پیج صفحہ 2)

(انجام آتھم۔ رخ جلد 11 صفحہ 17)

مسیح موعود نے فرمایا: مسیح ابن مریم اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا۔ دافع البلاء صفحہ 3 رخ جلد 18 صفحہ 219

مسیح موعود نے فرمایا: ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض راستباز اپنی راستبازی اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ سے بھی افضل ہوں۔ دافع البلاء جلد 18 صفحہ 219

✱✱

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

..... مسیح ہے "عیسائی باش ہرچہ خواہی بکن"۔ سور کو حرام ٹھہرانے میں توریت میں کیا کیا تاکیدیں تھیں یہاں تک کہ اُس کا چھونا بھی حرام تھا اور صاف لکھا تھا کہ اس کی حرمت ابدی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اُس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا۔ مگر کیا اُس نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب صفحہ 26 رخ۔ جلد 12 صفحہ 373)

✱✱

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں۔ تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا۔ اور دوسرا افیونی۔

(نسیم دعوت صفحہ 74، 75 رخ جلد 19 صفحہ 434، 435)

✱✱

حضرت مسیح موعود (اور عیسائیوں کا معبود) نے فرمایا

یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال یا افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرمناک کام تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر لیجانا اور پھر اپنے تصرف میں لانا۔ اور حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اُس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا، استعمال کرنا اور اس کے لگانے سے روک نہ دینا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تین مرتبہ ایسے طور پر کلام کرنا جو بظاہر دروغگوئی میں داخل تھا پھر اگر کوئی تکبر اور خودستائی کی راہ سے اِس بنا پر حضرت موسیٰ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مالِ حرام کھانیوالا تھا۔ یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وُہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا۔ یا حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر اُن پر بدگمانی ہے اسکی وجہ انکی دروغگوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اُسکی فطرت اُن پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اُس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ۔ ر ۔ خ جلد 5 ص 597، 598)

✪✪

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ نے لکھا کہ

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا۔ کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص 7 ۔ ر ۔ خ جلد 11 ص 291 حاشیہ)

مسیح موعود نے لکھا: میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ براہین احمدیہ جلد 21 ص 361

✪✪

یسوع مسیح (حضرت مسیح موعود کی تحریر)

.... ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پاکر وہ ذلت اور رسوائی اور ناتوانی اور خواری عمر بھر دیکھی کہ جو انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بدقسمت اور بےنصیب کہلاتے ہیں۔ اور پھر مدت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدررو ہے پیدا ہوکر ہر یک قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اُوپر وارد کرلیا۔ (براہین احمدیہ ۔ ر ۔ خ جلد 1 ص 440 حاشیہ)

✪✪

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

عیسیٰ بن مریم

"مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم جلد 21 ص 50)



عیسٰی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے

(کشتی نوح ص 73 رخ جلد 19 ص 71 حاشیہ)

نبوت میں وہ لوگ ہو آپ (مسیح) سے بہتر تھے ہیں (اعجاز احمدی ص 30، نزول المسیح رخ جلد 18 ص 136)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے

(تحفہ قیصریہ ص 21 رخ جلد 12 ص 273)

یسوع مسیح اور بروز مسیح

<u>یسوع مسیح</u> مسیح موعود کے الفاظ میں

وہ ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔ (ست بچن ص 141 رخ جلد 10 ص 265)

اور پھر سب نے یہ دیکھا کہ اسی مقتل سے ٭
میرا قاتل میری پوشاک پہن کر نکلا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

مجھے خدا نے مسیح موعود کرکے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ رخ جلد 17 ص 14)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

حضرت مسیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں وہی اوتار ہوں جو حضرت مسیح کی روحانی شکل اور خو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔ (ضمیمہ رسالہ الجہاد۔ رخ جلد 17 ص 26)

✡✡✡

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

.... اس نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔ اور ان میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اور ان میں سے ہے جنکو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا۔ اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔ (تحفہ قیصریہ ص 20 ص 21 رخ جلد 12 ص 272، 273)

مسیح موعود لکھتے ہیں: مسیح ایک عاجز انسان تھا ہیں خدا چاہے تو ایک دم میں کروڑہا ایسے جیسے ہزار درجہ ان سے بہتر پیدا کر دے ... یہ تو صرف ایک معمولی سا نبی تھا اور کروڑہا مقربوں میں سے ایک مقرب تھا (اتمام الحجہ ص 36 رخ جلد 8 ص 308)

✡✡

حضرت عیسٰی علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ (راز حقیقت ص 19 رخ جلد 14 ص 171)

٭ احمد لسراز

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا

(ضمیمہ انجام آتھم صہ 9 رخ جلد 11 صہ 293)

انجیل میں لکھا: سب حکموں میں اول کون سا ہے؟ یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہے اے اسرائیل! سن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔
مرقس 12 : 28

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

... اور خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کرکے اس کے اصل دعوے اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے۔ ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔ میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔

(تحفہ قیصریہ صہ 21 رخ جلد 12 صہ 273)

آپ شریر مکار جس میں یسوع کی روح تھی۔
انجام آتھم جلد 11 صہ 289 حاشیہ

✪✪

یسوع کا ایلچی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے۔ اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں۔ اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر بادب التماس کروں۔

(تحفہ قیصریہ صہ 23 رخ جلد 12 صہ 275)

✪✪

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

... میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آجکل عیسائیت کے بارے میں سکھایا جاتا ہے۔ یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت مسیح دنیا میں پھر آتے۔ تو وہ اس تعلیم کو شناخت بھی نہ کر سکتے۔

(تحفہ قیصریہ صہ 22 رخ جلد 12 صہ 274)

✪✪

آپ نے فرمایا کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کے رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھکر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔ (منقول از دافع البلا ٹائٹل پیج نمبر ۲ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

(دافع البلاء صہ 24 رخ جلد 18 صہ 240)

مسیح موعود نے کہا: ہمارے بعض کلمات الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھیں بلکہ وہ کلمات یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں جس کا قرآن میں نام ونشان نہیں ہے۔
مجموعہ اشتہارات جلد دوم صہ 296



علماء کی تعریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّمَا یَخشَی اللّٰہَ مِن عِبَادِہِ العُلَمٰٓؤُا

(بلاشبہ بندوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے وہی لوگ ہیں جو علماء ہیں)

سورۃ فاطر : 28

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

اُمّتِ محمدیہ کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔

(براہین احمدیہ جلد ا صفحہ 606 حاشیہ در حاشیہ)

مولوی ثناء اللہ صاحب (امرتسری)

مولوی ثناء اللہ اور پیشگوئیوں کی پڑتال

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

ایسا ہی یہ لوگ محض کے پورے میری بعض پیشگوئیوں کا جھوٹا نکلنا اپنے ہی دل سے فرض کر کے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ جب بعض پیشگوئیاں جھوٹی ہیں یا اجتہادی غلطی ہے تو پھر مسیحیت کے دعویٰ کا کیا اعتبار شاید وہ بھی غلط ہو۔ اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مُد میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اسلئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کیلئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ انکی نذر کرینگے۔ ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا انکے گلے میں رہیگا۔ اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دینگے۔ اور کُل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی۔ تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جائے۔ اور اسی شرط سے روپیہ ملیگا۔ اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

(اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول المسیح) صفحہ 27 و 29 رخ جلد 19 صفحہ 131 و 132)

❁❁

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

یہ لوگ چوہوں کی طرح دُور دُور سے اعتراض کرتے ہیں اور صاف باطن لوگوں کی طرح بالمقابل آکر اعتراض نہیں کرتے اور نہ جواب سننا چاہتے ہیں۔

(حقیقت المہدی صفحہ 15 رخ جلد 14 صفحہ 444 فروری 1899ء)

❁❁

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

(i) پہلا نشان صفحہ 40 پر دیکھیں
(ii) دوسرا نشان صفحہ 42 پر دیکھیں

واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے (۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کیلئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کیلئے موت ہوگی (۲) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے (۳) اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر انکی روسیاہی ثابت ہوجائیگی۔

(اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول المسیح) صفحہ 44 رخ جلد 19 صفحہ 148 نومبر 1902ء)

❁❁

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک وحی ہوئی اور وہ یہ ہے۔

اَتٰی اَمرُ اللّٰہِ فلا تستعجلوہ[۱]

(ترجمہ) خدا کا امر آرہا ہے تم جلدی نہ کرو۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صـ 483)

۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء

مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان آنا

عصر کے وقت خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر ہوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری قادیان آئے ہوئے ہیں مگر آپ نے اُس کے متعلق صرف یہی فرمایا کہ ہزاروں لوگ راہ پر آتے ہیں ہمیں اُس سے کیا!

مغرب کی نماز باجماعت ادا کر کے جب حضرت اقدس دولت سرا کو تشریف لے چلے تو ایک شخص نے ہاتھ میں قلم دوات لئے ہوئے حضرت اقدس کی خدمت میں کچھ کاغذات پیش کئے۔ اس قلم دوات سے اس کی یہ غرض تھی کہ حضرت سے رقعہ کی رسید لے مگر حضرت نے توجہ نہ کی اور اس کے وہ کاغذات لے کر تشریف لے گئے اور جب عشاء کی نماز کے واسطے تشریف لائے تو فرمایا کہ

ایک ہی مضمون کے دو رقعے مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے پہنچے ہیں معلوم دو رقعوں کی کیا غرض تھی۔

اس وقت یہ عقدہ حل ہوا کہ غالباً دوسرا رقعہ دستخط یعنی رسید رقعہ لینے کی غرض سے تھا۔ مگر قاصد کو رسید مانگنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ رقعہ اس وقت سید سرور شاہ صاحب کے حوالہ کیا گیا کہ وہ اسے پڑھ کر اہل مجلس کو سنا دیں۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا۔

ہم تیار ہیں وہ ہفتہ عشرہ آرام سے سب باتیں سُنتے اور اگر اس کا منشاء مباحثہ کا ہو تو یہ اس کی غلطی ہے کیونکہ اب مدت ہوئی کہ ہم مباحثات کو بند کر چکے ہیں۔ اگر اس کو طلب حق کی ضرورت ہے تو وہ رفق اور آہستگی سے اپنی غلطی دُور کروائے۔ طالب حق کے لئے ہمارا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اور جو شخص ایک منٹ رہ کر چلا جانا چاہتا ہے اور اُسے فتح اور شکست اور ہار اور جیت کا خیال ہے وہ مستفید نہیں ہو سکتا۔ بجز ایسے شخص کے جو نیک نیت بن کر آوے ہم تو دوسرے کے ساتھ کلام کرنا بھی تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے کہ وہ کیوں گمہار کے ہاں جا کر اُترے۔ چاہیئے تھا کہ مستفیدوں کی طرح آتا اور ہمارے مہمان خانہ میں اُترتا۔

(ملفوظات جلد 4 صـ 405، 406)

[۱] سورۃ نحل: ۱

پھر فرمایا ۔ ہم اس رقعہ کا صبح کو جواب دیں گے ۔

اس کے بعد حضرت اقدس نماز سے فارغ ہو کر تشریف لے چلے تو ثناء اللہ صاحب کے قاصد نے آواز دی کہ حضرت جی ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے رقعہ کا کیا جواب ہے

حضرت نے فرمایا کہ صبح کو دیا جائے گا۔

قاصد نے کہا کہ میں آکر جواب لے جاؤں یا آپ بذریعہ ڈاک روانہ کریں گے۔

حضرت اقدس نے فرمایا۔ خواہ تم آکر لے جاؤ خواہ ثناء اللہ آکر لے جاوے۔

پھر آپ نے قاصد کا نام پوچھا۔ اس نے کہا محمد صدیق۔

(البدر جلد اول نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء).

(ملفوظات جلد ۴ ص 405)

۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

مولوی ثناء اللہ کے رقعہ کا جواب

فجر کی نماز کو جب حضرت اقدس تشریف لائے تو قبل از نماز آپ نے وہ رقعہ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے رقعہ کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ احباب کو سنایا۔ وہ رقعہ یہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از طرف عائذ باللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و اید۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

آپ کا رقعہ پہنچا۔ اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو۔ کہ اپنے شکوک و شبہات پیشگوئیوں کی نسبت یا اُن کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعویٰ سے تعلق رکھتے ہوں، رفع کرادیں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی اور اگرچہ میں کئی سال ہوئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں۔ کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہ کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور اوباشانہ کلمات سننے کے اور کچھ نہیں ہوا مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگرچہ آپ نے اس رقعہ میں دعویٰ تو کر دیا ہے کہ طالب حق ہوں مگر مجھے تامل ہے کہ اس دعویٰ پر آپ قائم رہ سکیں۔ کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ایک بات کو کشاں کشاں بے ہودہ اور مباحثات کی

(ملفوظات جلد ۴ ص 405۔406)

طرف سے آتے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کروں گا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دُور ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کے لئے اول یہ اقرار کریں کہ آپ منہاجِ نبوت سے باہر نہیں جائیں گے۔ اور وہی اعتراض کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یا حضرت عیسیٰ پر یا حضرت موسیٰ پر یا حضرت یونسؑ پر عائد نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن شریف کی پیشگوئیوں پر زد نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے مجاز نہ ہوں گے صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا یہ اعتراض ہے۔ پھر آپ کو مین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا۔ اعتراض کے لئے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری یہ شرط ہوگی، کہ ایک دن میں صرف ایک ہی آپ اعتراض پیش کریں گے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے۔ چوروں کی طرح آ گئے۔ اور ہم ان دنوں بباعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹہ سے زیادہ صرف نہیں کر سکتے۔ یاد رہے کہ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ واعظ کی طرح ہم سے گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا۔ جیسے صُمٌّ بُکْمٌ۔ یہ اس لئے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جاوے۔ اور صرف ایک پیشگوئی کی نسبت سوال کریں۔ میں تین گھنٹہ تک اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جاوے گا۔ کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سُناویں ہم خود پڑھ لیں گے۔ مگر چاہیئے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ ہرج نہیں ہے کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں۔ یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں باآواز بلند لوگوں کو سُنا دُوں گا کہ اس پیشگوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اس طرح تمام وساوس دور کر دیئے جائیں گے۔ لیکن اگر چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقع دیا جاوے تو ہرگز نہ ہوگا۔ ۱۴؍ جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵؍ جنوری کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤں گا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے۔ لیکن ۱۴؍ جنوری تک آپ کے لئے تین گھنٹے تک خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ

مسیح موعود نے لکھا:
جو شخص ایک نبی متبوع علیہ السلام کا متبع ہے اور اس کے فرمودہ پر اور کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہے اس کی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی ناسمجھی ہے۔
آئینہ کمالات اسلام
جلد 5 صفحہ 339

(دیکھیں صفحہ 39 پر)
(حوالہ حقیقۃ الوحی)

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 406-407)

لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیویں تو یہ ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے خود خدا تعالیٰ فیصلہ کریگا۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو سطر دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جاویں گے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤں گا۔ ایسے ہی صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسہ دور کرا لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کرے گا۔ اس کو وساوس دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔"

میرزا غلام احمد [مہر]

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 407)

فجر کی نماز ہوئی تو حضرت اقدس نے قلم دوات طلب فرمائی اور فرمایا کہ تھوڑا سا اور اس رقعہ پر لکھنا ہے۔

اتنے میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے قاصد پھر آموجود ہوئے اور جواب طلب کیا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ابھی لکھ کر دیا جاتا ہے۔

پھر بقیہ حصہ آپ نے لکھ کر اپنے خدام کے حوالہ کیا کہ اس کی نقل کر کے روانہ کردو۔ وہ حصہ رقعہ کا یہ ہے۔

"بالآخر اس غرض کے لئے اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں تو قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی نہ جاویں۔

دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں (۱) اول چونکہ میں انجام آتھم میں خدا سے قطعی عہد کرچکا ہوں کہ ان لوگوں سے قطعی بحث نہیں کروں گا۔ اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ صرف آپ کو یہ موقعہ دیا جاوے گا کہ آپ اول ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیشگوئی پر ہو ایک سطر یا دو سطر یا حد تین سطر تک لکھ کر پیش

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 408)

کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی اور منہاج نبوت کی رُو سے قابل اعتراض ہے اور پھر چُپ رہیں اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دُوں گا جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں۔ پھر دُوسرے دن دوسری پیشگوئی اسی طرح لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خدا تعالےٰ کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤں گا اور کوئی زبانی بات نہیں سُنوں گا اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ کوئی کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر آپ سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جاویں اور ناحق فتنہ و فساد میں عمر بسر نہ کریں۔ اب ہم دونوں میں سے ان دونو قسموں سے جو شخص اعراض کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہو اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے۔ آمین۔ سو میں دیکھوں گا کہ آپ سنت نبویہ کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں اور چاہیئے کہ اول آپ اس عہد مؤکد قسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیجدیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جائے گا۔ اور آپ کو بلایا جاوے گا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جاویں گے۔"

رقعہ دے کر آپ تشریف لے گئے اور اندر سے حضور نے کہلا بھیجا کہ رقعہ وہاں اُن کو جا کر سُنا دیا جاوے اور پھر اُن کے حوالہ کیا جاوے۔

چنانچہ یہ رقعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو پہنچا دیا گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے جواب الجواب آیا۔

یہ نامعقول اور اصل بحث سے بالکل دُور جواب سُنکر حضرت اقدس کو بہت رنج ہوا اور آپ نے فرمایا کہ

ہم نے جو اسے خدا کی قسم دی تھی اس سے فائدہ اُٹھاتا یہ نظر نہیں آتا۔ اب خدا کی لعنت لے کر واپس جانا چاہتا ہے۔ جس بات کو ہم بار بار لکھتے ہیں کہ ہم مباحثہ نہیں کرتے جیسا کہ ہم انجام آتھم میں اپنا عہد دُنیا میں شائع کر چکے ہیں۔ تو اب اس کا منشا ہے کہ ہم خدا کے اس عہد کو توڑ دیں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ اور پھر اس رقعہ میں کس قدر افترا سے کام لیا گیا ہے کیونکہ جب ہم اُسے اجازت دیتے ہیں کہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد وہ

مسیح موعود نے کہا: ثناء اللہ نے بھی بحث سے انکار کیا اور قوم اس کے فریب میں آگئی۔
اعجاز احمدی / نزول المسیح 49
ر۔خ جلد 19 ص 132

دو تین سطریں ہماری تقریر پر اپنے شبہات کی لکھ دیوے تو اس طرح سے خواہ اس کی دن میں تیس سطور ہو جاویں ہم کب گریز کرتے ہیں اور خواہ ایک ہی پیشگوئی پر وہ ہم سے دس دن تک سنتا رہتا اور اپنے وساوس اس طرز سے پیش کرتا رہتا۔ اُسے اختیار تھا۔ پھر ایک دوسرا جھوٹ یہ بولا ہے۔ کہ لکھتا ہے کہ آپ مجمع پسند نہیں کرتے بھلا ہم نے کب لکھا ہے کہ ہم مجمع پسند نہیں کرتے بلکہ ہم تو عام جلسہ چاہتے ہیں۔ کہ تمام قادیان کے لوگ اور دوسرے بھی جس قدر ہوں جمع ہوں تاکہ ان لوگوں کی بے ایمانی کھلے کہ کس طرح یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔ اگر اسے حق کی طلب ہوتی تو اسے ہمارے شرائط ماننے میں کیا عذر تھا مگر یہ بدنصیب واپس جاتا نظر آتا ہے۔

پھر مولوی محمد احسن صاحب کو حضور انور نے فرمایا کہ

آپ اس کا جواب لکھ دیں مجھے فرصت نہیں۔ میں کتاب لکھ رہا ہوں۔

یہ کہہ کر حضور تشریف لے گئے اور مولوی محمد احسن صاحب نے رقعہ کا جواب تحریر فرمایا اس کے بعد کوئی جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے نہ آیا۔ اور وہ قادیان سے چلے گئے۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۱ و ۲ صفحہ ۲۲، ۲۳، ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ 410)

انی مہین من اراد اھانتک یعنی میں اُسکو ذلیل کرونگا جو تیری ذلت چاہتا ہے۔

... خدا نے اُسکو ذلیل کر دیا اور اپنے مُنہ سے موت مانگ کر ...

مرگیا اور اپنی موت کر ہمارے لئے ایک نشان چھوڑ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(نزول المسیح ص ۱۴۳ رخ جلد ۱۸ ص ۵۲۱ حاشیہ)

دیکھیں ص ۱۴۹



جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ حقیقۃ الوحی جلد 22 صفحہ 99

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

اگر میرے مقابل پر تمام دُنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دُعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کیلئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہونگا۔ کیا کوئی ہے؟!! کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے۔

(حقیقۃ الوحی جلد 22 ص 181 صفحہ 182)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

خدا نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں تیری ہر ایک دُعا کو قبول کرونگا

(تریاق القلوب جلد 15 صفحہ 512)

مولوی ثناء اللہ صاحب (امرتسری) کے ساتھ آخری فیصلہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دُنیا سے اٹھا لے۔ آمین ثم آمین۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 578)

چند سال بعد موضع مُدّ میں مولانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ احمدیت کے متعلق ایک مباحثہ ہوتا ہے اور مولانا صاحب کو یاد دلایا جاتا ہے کہ اگر آپ واقعی سچے ہیں تو آپ نے مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت کیوں نہیں کی، اس پر مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ میں مباہلہ کے لیے تیار ہوں، چنانچہ انہوں نے اس کے لیے ایک تحریر بھی دے دی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں "اعجاز احمدی" کتاب میں اس مباحثہ کا حال تحریر فرمایا وہاں یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

"مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لیے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین (یعنی میں اور وہ) یہ دُعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جائے"

اس پر حضور پُرنور نے فرمایا:

"یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی ہے اس پر قائم رہیں تو بات ہے"

(کتاب اعجاز احمدی صفحہ 14) (نکاتِ احمدیت صفحہ 182)

مسیح موعود نے لکھا: ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔ صفحہ 18 اعجاز احمدی ر خ جلد 19 صفحہ 121 15 نومبر 1902ء

پھر فرمایا:

(اعجاز احمدی/نزول المسیح صفحہ 18 ر خ جلد 19 مطبوعہ 1902ء)

"اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے"

(اعجاز احمدی صفحہ 26) (اعجاز احمدی/نزول المسیح ر خ جلد 19 صفحہ 144 مطبوعہ 1902ء) ◀

مباہلہ کے معنی لعنت، حرب لعنہ شرعی (حدیث 7 کی رو سے یہ ہیں) - دو فریق مخالف ایک دوسرے کے لیے عذاب اور خدا کی لعنت چاہیں۔

جب حضور پُر نور نے دیکھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کسی بات پر قائم نہیں رہتے اور بات بات پر پانسہ پلٹنے سے کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے، تو آپ نے از خود ایک تحریر بعنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع فرما دی اور اس کے آخر میں تحریر فرمایا کہ (حقانیت اہلحدیث ص۱۲۷)

"بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء (مجموعہ اشتہارات جلد سوم)

ابوجہل نے جب بدر کی لڑائی میں یہ دُعا کی تھی کہ اللّٰھم من کان منا کاذبا فاحنه فی ھذا الوطن۔ یعنی اے خدا ہم دونوں میں سے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ہوں جو شخص تیری نظر میں جھوٹا ہے اس کو اسی موقع قتال میں ہلاک کر۔ تو کیا اس دُعا کے وقت اس کو گمان تھا کہ میں جھوٹا ہوں! (حمامۃ البشریٰ جلد ۲۲ ص۷۱)

صادق کے مقابل پہلے مرنے والا ابوجہل تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یستنبئونک احق ھو۔ قل ای وربی انہ لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کذّاب دجّال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذّاب اور دجّال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دُکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذّاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذّاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذّاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں محض دُعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود

اماتت اور احیاء دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مستوجب سزا نہ ہو خدا تعالیٰ اس کو کسی دشمن کی دعا سے ہلاک نہیں کرسکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔
شہادۃ القرآن ص79 ر۔خ جلد 6 ص375

◀

ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ کی طرف ہماری توجہ ہوئی اور رات کو الہام ہوا اُجیب دعوۃ الداع (البقرہ: 187) ملفوظات جلد 9 ص268

ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا۔ اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ[1] پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ[2]۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم
عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح الموعود عافاہ اللہ و ایّد
مرقوم تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ روز دو شنبہ

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 578)

۱۵ اپریل 1907ء

خدا کا فیصلہ

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود وفات پا گئے۔

(ملفوظات جلد ۱۰ ص 459)

مسیح موعود نے فرمایا: ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

ملفوظات جلد ۹ ص 268

فرماتے ہیں: ثناء اللہ کے واسطے بھی ہم نے توبہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ رحم کا مقتضا یہی ہوتا ہے کہ توبہ سے انسان بچ جائے۔

ملفوظات جلد ۹ ص 273

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ جو وجود لوگوں کے لئے مفید ہے میں اس کو دیر تک رکھوں گا۔

(حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 ص 590)

اب بتلاؤ کہ کیا مطلب اس الہام کا یہی نشان ہے کہ جو دعا کا نتیجہ ہے ... کا اثر ہو اور اثر بھی یہ کہ خود ... کے مذہب ... گمراہ رہا ہوں

ملفوظات جلد ۹ ص 252

مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں فوت ہوئے گویا حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے۔

(فتاویٰ اہلحدیث ص 86)

❁ ❁ ❁

[1] بنی اسرائیل ۳۷ [2] الاعراف: ۹۰

مسیح موعود اپنی کتاب نزول المسیح میں فرماتے ہیں اے میرے خدا اگر تُو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے ہیں اور مخلص ہیں پس تُو مجھے ہلاک کر جیساکہ تُو جھوٹوں کو ہلاک کرتا ہے۔ اور اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں تیری طرف سے ہوں تو دشمن کے مقابل پر میری مدد کرنے کے لئے تُو کھڑا ہو جا۔

(نزول المسیح صفحہ 23 رخ جلد 18 صفحہ 401 حاشیہ)

ڈاکٹر عبدالحکیم خان

جیساکہ پہلے چراغ دین کے انجام سے خبر دی تھی اِسی طرح اُس علیم خبیر نے اِس دُوسرے چراغ دین یعنی عبدالحکیم کے انجام کی خبر دی ہے پھر خوشی کا کیا مقام ہے ذرا صبر کریں اور انجام دیکھیں۔[1]

(حقیقۃ الوحی - رخ جلد 22 صفحہ 127)

[1] دیکھیں صفحہ 54 کتاب ھذا

اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست ہی میں ہی مرتا ہے

تمام جماعت احمدیہ کیلئے اعلان

چونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور اُن باتوں سے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیں منہ پھیر لیا۔ بلکہ اپنے خطوں میں وہ سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بے باکانہ تہمتیں لگائیں اور اپنے مرتد لفظوں میں مجھ کو ایک حرامخور اور بندہ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا قرار دیا۔ اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ اور بہت سی ایسی گالیاں دیں جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں جو پورے جوش عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ پیشگوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے کچھ چیز نہیں۔ مجھ کو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں جو پوری ہو جاتی ہیں غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دلآزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خطوں میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گوئیوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں گنجائش نہیں علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے۔ مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگو لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔ کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اس نے دغاباز، حرام خور، مکار، فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر سمجھ لینا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھہرایا ہے بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے۔ اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا تعالیٰ ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا جو مُرید ہو کر اور پھر مُرتد ہو کر اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مُردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندہ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔

اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا تعالیٰ کی شہادت کا منتظر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اس اشارہ پر ختم کرتا ہوں انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ مالا تعلمون۔

اب چونکہ یہ شخص اس وجہ پر میرا دشمن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عمرو بن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جان کا دشمن تھا۔ اس لئے میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس سے بکلی قطع تعلق کر لیں۔ اس کے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں کیونکہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۵ صفحہ ۲ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۶ء)　(ملفوظات جلد 8 صفحہ 427-428-429)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء
وفات حضرت مسیح
موعود:
رات کے وقت آپ
کو دست آیا۔
والدہ صاحبہ نے پوچھا
کیا ہوا؟ فرمایا
وہی جو میں کہا
تھا (یعنی بیماری موت)
اس کے بعد آپ کو اور
دست آیا۔
پھر ساتھ ہی بالکل بیٹھ
گیا۔ کچھ فرمانا چاہا
لیکن بول نہ سکے۔
لکھ بھی نہ سکے قلم
ہاتھ سے چھوٹ
گئی۔
قریباً ساڑھے دس
بجے دن آپ کا
انتقال ہوگیا۔

(سیرت حضرت مسیح
موعود از قلم
مرزا بشیر الدین محمود
احمد خلیفہ ثانی
دسمبر ۱۹۱۶ء
صفحہ ۷۳
(ایڈیشن ثالث
اپریل ۱۹۱۷ء
قادیان)

حضرت اہلِ سلسلہ احمدیہ پر رائے دیتے ہیں

حبّی فی اللہ عبدالحکیم خاں جوان صالح ہے۔ علامات رشد و سعادت اُس کے چہرے سے نمایاں ہیں۔ زیرک اور فہیم آدمی ہے۔ انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کئی خدمات اسلام اُن کے ہاتھ سے پوری کرے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 537)

* * * * * * * * * * * * * *

حضرت مسیح موعود اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی پیشگوئی

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالہ والے تین سو تیرہ اصحاب میں شامل تھے نمبر ۲۱۳
ضمیمہ انجام آتھم جلد ۱۱ ص 327/43

۱۹ مئی ۱۹۰۸ء

عبدالحکیم کی کتاب کا ذکر تھا کہ بہت سے اعتراض کئے ہیں۔ فرمایا:۔

ہم نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے۔ بحثیں ہو چکیں۔ کتابیں مفصل لکھی جا چکی ہیں۔ اب بحث میں پڑنا فضولیوں میں داخل ہے۔

جیسا کہ ڈاکٹر کلارک نے بیان کیا:
غلام احمد کی یہ پالیسی ہے کہ اپنے مخالفوں کے دلوں میں اپنی بالا دستی کی پیشگوئی کر کے خوف بٹھانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔
کتاب البریہ جلد ۱۳ ص 415

فرمایا:۔

ہر ایک کی فطرت جدا ہوتی ہے۔ ہمیں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح کوئی شخص ایک آدمی کی ۲۰ سال مُریدی کرنے کے بعد اور اس کے ماتحت تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور اس سے فائدہ اُٹھانے کے بعد پھر اس کے حق میں ایسی گندی گالیاں بول سکتا ہے۔ ہماری تو سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ مگر ہر ایک شخص کی فطرت جُدا ہوتی ہے۔

عرب صاحب عبدالحی نے عرض کیا کہ میں پٹیالہ سے آیا ہوں۔ عبدالحکیم نے آپ کے متعلق پیشگوئی کی ہے کہ آنے والی ۲۱ ساون کو آپ کی وفات ہو جاوے گی۔ لیکن پٹیالہ کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ وہ ایک جھوٹا آدمی ہے۔

حضرت نے فرمایا:۔

کل یعمل علیٰ شاکلتہٖ۔ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ راستباز کون ہے۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ 438، 439)

○○

مسیح موعود فرماتے ہیں:
اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کوئی بات کہ استنباط کر کے یا بطور استعارہ یا استخارہ وغیرہ کے تو وہ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت میں جب اس کے دل میں یہ تمنا مخفی ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی برا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔
ازالہ اوہام جلد 3 صفحہ 439

خدا نے اُردو میں فرمایا کہ ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا

مسیح موعود نے فرمایا خدا نے اُردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔ یعنے دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 591، 592)

5 نومبر 1907ء

✻✻✻

(امور غیبیہ میں اجتہاد اور رائے کے دخل کا کوئی موقعہ نہیں ہوتا۔ مسلم الثبوت مع شرح ص 240 حقانیت الحدیث ص 276)

خدائی فیصلہ

آخری دشمن

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا!

ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور اُن کا نام و نشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اُس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور یہ اُس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجّال اور کافر اور کذّاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اُس نے بیعت کی اور برابر بیس۲۰ برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض للہ اُس کو کی تھی مرتد ہو گیا۔ نصیحت یہ تھی کہ اُس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نجات ہو سکتی ہے۔ گو کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو۔ چونکہ یہ دعویٰ باطل تھا اور عقیدہ جمہور کے بھی برخلاف اس لئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا آخر میں نے اُسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اُس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اُس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اُس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اُس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اُس کو ہلاک کرے گا اور میں اُس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اُس کی مدد کرے گا۔

(چشمہ معرفت۔ ر خ جلد 23 ص 336، 337 مطبوعہ 20 مئی 1908ء)

مسیح موعود فرماتے ہیں: اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لیے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔"

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 14 جلد 17 ص 50

دیکھو دیدہ خدا کا فیصلہ ہے

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود وفات پا گئے۔

ملفوظات جلد 10 ص 459

اور مسیح موعود ۴ اگست 1908ء سے پہلے وفات پا گئے۔

فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربّ فرق بین صادق و کاذب۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 559 تا 560)

مر گیا بدبخت اپنے وار سے — کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے
کھل گئی ساری حقیقت سیف کی — کم کرو اب ناز اس مُردار سے

(منقول از نزول المسیح صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ ۱۹۰۹ء) در ثمین ص 151

نوٹ: یاد رہے ڈاکٹر عبدالحکیم خان 1919ء میں فوت ہوا۔

کمّا

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔ (براہین احمدیہ جلد ۱ صفحہ 593 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

مسیح تو خود کنجریوں سے تیل ملواتا رہا۔۔۔۔ اور اگر کہو کہ اس کنجری نے توبہ کی تھی تو کنجری کی توبہ کا اعتبار کیا۔ ایک طرف توبہ کرتی ہیں۔ ایک طرف پھر موڑتے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ 98)

پیشگوئی، الہام اور کشف

یہودیوں کی پیروی !!!

پہلا اور دوسرا مسیح

مرزا غلام احمد مسیح موعود

* * *

خدا نے ہمیں ایک پکا وعدہ دیا ہوا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں اور وہ یہ ہے کہ

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

(ملفوظات جلد ۱۰ ص ۲۵۷)

سید عبداللہ صاحب عرب نے حضرت اقدس سے عرض کیا کہ میرے اطراف میں درد ہوتا رہتا ہے۔ طاعون کا خطرہ ہے۔ اگر حضور اپنا کرتہ عطا فرمائیں تو میں اُسے پہنے رہوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ

ہم کرتہ تو دے دیں گے مگر بات یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالٰے کی رحمت اور فضل کا کرتہ نہ ہو تو پھر کوئی شے کام نہیں آتی۔

(ملفوظات جلد ۴ ص ۲۱۵)

* *

حضرت یسوع مسیح

اور لوگ اُسکے وسیلہ سے برکت پائینگے

(زبور ۷۲-۱۷)

ایک عورت نے جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا اُس کے پیچھے آ کر اُس کی پوشاک کا کنارہ چھوا۔ کیوں کہ وہ اپنے جی میں کہتی تھی کہ اگر صرف اُس کی پوشاک ہی چھو لوں گی تو اچھی ہو جاؤں گی۔ یسوع نے پھر کر اُسے دیکھا اور کہا بیٹی خاطر جمع رکھ۔ تیرے ایمان نے تجھے اچھا کر دیا۔ پس وہ عورت اُسی گھڑی اچھی ہو گئی۔

(متی انجیل باب ۹ : ۲۰-۲۲)

* * *

ایک فرقہ مسلمانوں میں سے پورے طور پر یہودیوں کی پیروی کرے گا *

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

بعض حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اس اُمت کے بعض علماء یہودیوں کی سخت پیروی کرینگے یہاں تک کہ اگر کسی یہودی مولوی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہے تو وہ بھی اپنی ماں سے زنا کرینگے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۴۳، رخ جلد ۱۷ ص ۳۲۹)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دو مسیح ظاہر ہونگے اور آخری مسیح (جس سے اس زمانہ کا مسیح مراد ہے) پہلے مسیح سے افضل ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی رخ جلد ۲۲ ص ۱۵۴)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اُس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔

(دافع البلاء ص ۱۷، رخ جلد ۱۸ ص ۲۳۳)



* (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۴۳، رخ جلد ۱۷ ص ۳۲۹)

حق و باطل میں فیصلہ ہوگیا تمام گواہوں کے روبرو

جھوٹے ملہم کو اللہ تعالیٰ دنیا سے بہت جلد اُٹھا لیتا ہے اور یہ ایک ایسا الٰہی قانون ہے جو کبھی نہیں بدلتا اس اقرار نامہ کا مقر مسمّی مرزا جو اپنے کشف پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کر کے انکے نابود اور فنا ہونے کی پیشگوئی کر چکا تھا پورے ایک سال کے بعد اسی رمضان کی ۵ تاریخ ۱۳۲۲ھ میں جس میں اقرار نامہ لکھا گیا عذاب طاعون سے ہلاک ہوگیا اور اس سے پہلے اسکی عورت بھی مرگئی اور خود اسکے گھر کا سلسلہ تباہ ہوگیا لہٰذا ہمارے اہل دیہہ کو اس واقعہ سے عبرت چاہیئے اور حضرت اقدس کی صداقت پر ایمان لاویں۔

المرقوم ۷ رمضان ۱۳۲۲ھ (۱۹۰۵ء)

(حقیقۃ الوحی، ر-خ جلد 22 ص 381)

مسیح موعود نے فرمایا: یاد رہے کہ ہر ایک نبی یا رسول یا محدث جو [illegible] نشانوں [illegible] پیشگوئی کرتا ہے [illegible] کو نشر کیا معیار صدق و کذب ہوتا ہے اور منتظر [illegible] نشان معیار نہیں ٹھہر سکتے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 328 حاشیہ)

سر سے لیکر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں — اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

فیصلہ کی آسان راہ

مگر کیا حفاظت ؟!!

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں ذکر کیا کہ مصنف کی اس تحریر پر جو اخبار میں چھپا ہے کہ اگر کوئی مکذب ہمارے شائع کردہ الہام الٰہی کو کہ انی احافظ کل من فی الدار افترا سمجھتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ محض ہم نے اپنے دل سے یہ بات بنائی ہے اور یہ خدا کا کلام نہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے اور صرف اتفاقی طور پر ہمارے گھر کی حفاظت ہو رہی ہے تو چاہیئے کہ ہمارے مکذبوں میں سے بھی کوئی ایسا الہام شائع کرے تب اس کو جلد معلوم ہو جائیگا کہ افترا کا کیا نتیجہ ہے اس بات کو پڑھ کر بعض مخالف یہ کہتے ہیں کہ ہم مفتری نہیں ہیں جو خدا تعالیٰ پر افترا کریں ہم کس طرح ایسا الہام شائع کر سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ یہی بات ہے جو ہم ان کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر افترا کر کے کوئی شخص بچ نہیں سکتا۔ اگر یہ کلام ہم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہ ہوتا اور ہمارا افترا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے مطابق ہمارے گھر کی حفاظت کیوں کرتا جبکہ ایک کلام صریح الفاظ میں پورا ہو گیا تو پھر اس کے ماننے میں کیا شک ہے لیکن ہم نے مخالفین کے واسطے فیصلہ کی دوسری راہ بھی بیان کر دی ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں وَلَعْنَتُ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَحْیَ اللّٰہِ۔ اگر کوئی شخص ایسی قسم کھاوے تو خدا تعالیٰ اس قسم کا نتیجہ ظاہر کر دیگا۔ چاہیئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب اور غزنوی صاحبان بہت جلد اس کی طرف توجہ کریں۔

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 582)

مسیح موعود کے بھی پانچ بچے ان کی زندگی میں فوت ہوئے (آخری بچہ ان کی زندگی میں مبارک احمد 8 سال کی عمر میں 16 ستمبر 1907 کو فوت ہوا) ماہنامہ [illegible] 29 اپریل 2001

افترا کر کے کوئی شخص بچ نہیں سکتا

[illegible]

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء مبارک احمد اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود وفات پاگئے

(ملفوظات جلد ۱۰ ص 459) — (ملفوظات جلد ۹ ص 378)

پیشگوئی مصلح موعود ؟!!

تین کو چار کرنیوالا (مبارک احمد)

۱۸۸۳ء میں مجھ کو الہام ہوا کہ تین کو چار کرنیوالا چوتھے کا نام مبارک ہوگا

(نزول المسیح صفحہ 198، رخ جلد 18، صفحہ 574)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

بعض نادان دل کے اندھے یہ اعتراض پیش کرتے ہیں کہ یکم فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں جو ایک پسر موعود کا وعدہ تھا وہ وعدہ جیسا کہ ظاہر کیا گیا تھا پورا نہیں ہوا۔ کیونکہ پہلے لڑکی پیدا ہوئی اور اس کے بعد جو لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا تھا۔ وہ سولہ مہینے کا ہو کر فوت ہو گیا۔ حالانکہ ۸ اگست ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اسی کو بابرکت موعود ٹھہرایا گیا تھا۔

اشتہار مذکور میں تو یہ لفظ بھی نہیں ہیں کہ وہ بابرکت مولود ضرور پہلا ہی لڑکا ہوگا۔ بلکہ اس کی صفت میں اشتہار مذکور میں یہ لکھا ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ جس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ چوتھا لڑکا ہوگا یا چوتھا بچہ ہوگا۔ مگر پہلے بشیر کے وقت کوئی تین موجود نہ تھے جن کو وہ چار کرتا۔

(تریاق القلوب صفحہ 161، رخ جلد 15، صفحہ 289)

حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود نے فرمایا

پھر ایک اور الہام ہے جو فروری ۱۸۹۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کریگا۔ اُس وقت ان تین لڑکوں کا جو اَب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کر دے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اُس کا پورا ہو گیا یعنے خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 15، رخ جلد 11، صفحہ 299)

خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں چار لڑکے دونگا جو عمر پاویں گے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

عرصہ بیس ۲۰ یا اکیس ۲۱ برس کا گذرا ہے کہ میں نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں چار لڑکے دونگا جو عمر پاویں گے اسی پیشگوئی کی طرف مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۳۹ میں اشارہ ہے یعنی اس عبارت میں الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اربعۃ من البنین وانجز وعدہ من الاحسان یعنی اللہ تعالیٰ کو حمد و ثنا ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دئے اور اپنا وعدہ پورا کیا۔ (جو میں چار لڑکے دوں گا) چنانچہ وہ چار لڑکے یہ ہیں:۔ محمود احمد۔ بشیر احمد۔ شریف احمد مبارک احمد جو زندہ موجود ہیں۔

(حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 صفحہ 228)

امام حسن عسکری کی مجوسی کنیز خاتون کا بیان "امام زادہ کی ماں کے پیٹ سے بچے کی آواز آنے لگی یعنی میں جو کچھ پڑھتی تھی وہ بچہ بھی ماں کے پیٹ میں وہی کچھ پڑھتا تھا"

(حضرت امام مہدی کی ولادت، کتاب چودہ ستارے صفحہ 492، مؤلف سید نجم الحسن)

مسیح موعود کا: "مبارک احمد نے اپنی پیدائش سے دو سال پہلے یعنی یکم جنوری 1897ء کو یعنی ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر دو سال بعد 14 جون 1899ء کو پیدا ہوا"

(تریاق القلوب صفحہ 89، رخ جلد 15، صفحہ 217)

"یکم جنوری 1897ء کو پیٹ میں مبارک احمد باتیں کرتا رہا اور ایک ماہ بعد یعنی فروری 1897ء کو لڑکی مبارکہ پیدا ہو گئی"

(حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 صفحہ 227)

تین کو چار کرنے والا مبارک احمد (چوتھا لڑکا) 14 جون 1899ء کو پیدا ہوا۔

(نزول المسیح صفحہ 198 رخ جلد 18 صفحہ 574)

"آٹھ سال کی عمر میں 16 ستمبر 1907ء کو مبارک احمد نے وفات پائی"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 586)

إِنِّي أُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گھر کا ایک کتا بھی طاعون سے نہیں مرا۔
(حقیقۃ الوحی ۔ رخ جلد 22 صفحہ 597)

طاعون اور احمدی

قادیان میں طاعون اور میرے گھر کا چوہا

مسیح موعود نے لکھا: خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے (دافع البلاء صفحہ 226 رخ جلد 18)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا۔ وہ رحیم و کریم خدا ہے لیکن جب انسان شوخی کرتا ہے تو اُسے ڈرنا چاہیئے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اسی قادیان میں طاعون نہیں ہوا تھا تو میں نے شائع کر دیا تھا۔ إِنِّي أُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہندوؤں کے تو گھر خالی ہو جاویں اور میرے گھر کا چوہا بھی نہ مرے۔

(ملفوظات، جلد 9 صفحہ 163) 24، جنوری 1907ء

✽ ✽

مسیح موعود کے بھی پانچ بچے اُن کی زندگی میں ہی فوت ہوئے (آخری بچہ مبارک احمد انکی زندگی میں 8 سال کی عمر میں 16 ستمبر 1907ء کو فوت ہوا) ماہنامہ مصباح صفحہ 25 اپریل 2001ء

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

طاعون اسی طرح تیزی پر شروع ہے بلکہ اور بھی بڑھ رہا ہے۔ مگر مجھ کو خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ تیرے گھر کی چار دیواری میں رہنے والوں کو اس مرض سے بچاؤں گا اور دیکھو کہ اب تک کئی دفعہ اس نواح میں سخت طاعون پڑ چکی ہے اور گاؤں کے گاؤں خالی ہو گئے ہیں اور خود قادیان میں بھی طاعون کئی دفعہ پڑ چکا ہے مگر اس گھر کو خدا تعالیٰ نے بچائے رکھا اور کوئی آدمی بھی اس مرض سے نہیں مرا بلکہ اس گھر کا کوئی چوہا بھی ہلاک نہیں ہوا۔

(الحکم جلد 9 نمبر 14 صفحہ 2 مورخہ 25 اپریل 1905ء) (ملفوظات جلد 9 صفحہ 245)

✽ ✽

حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں

اگر کوئی ہماری جماعت میں سے طاعون سے فوت ہو جاوے تو جنازہ اُٹھانے والا بھی نہیں ملتا۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 349) 28 اپریل 1905ء

✽ ✽

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

اس میں شک نہیں کہ طاعون عذاب کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ اور اگر ہماری جماعت میں سے بعض آدمی طاعون سے فوت ہوئے ہیں تو اس پر شور مچانا یا اعتراض کرنا دانشمندی نہیں ہے۔ صفحہ 160

ایسے معترضین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ موت تو ہر نفس کے لئے مقرر ہے اور ایک نہ ایک دن سب کو مرجانا ہے۔ صفحہ 158

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 160، 158)

✽ ✽

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

یاد رہے کہ میرے تمام الہامات میں جہنم سے مُراد طاعون ہے۔ (حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 صفحہ 583)

دیکھتے دیکھتے تھک جائے گا

الہام کا مصداق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میں اس قدر لکھ چکا تھا کہ آج ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء روز یکشنبہ کو ایک شخص مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا مگر میں اس کی شکل بھول گیا صرف یہ یاد رہا کہ وہ ایک سخت دشمن ہے کہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں گالیاں دیتا ہے۔ اور سخت بدزبانی کرتا ہے۔ بعد اسکے الہام ہوا۔ بدی کا بدلہ بدی سے اسکو پلیگ ہو گئی۔ یعنی ہو جائے گی۔ پس میں یقین کرتا ہوں کہ جلد یا کچھ دیر سے تم سنو گے کہ کوئی ایسا سخت دشمن پلیگ کا شکار ہو جائے گا۔ اگر ایسا کوئی دشمن جیسے تمہارے دل بول اٹھیں کہ یہ الہام کا مصداق ہو سکتا ہے۔ طاعون میں مبتلا نہ ہوا تو تمہارا حق ہے کہ تم تکذیب کرو۔ بعد اس کے مجھے دکھلایا گیا کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلاوے۔ بعد اسکے الہام ہوا۔ اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی۔ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے۔ وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا وہ قیامت کے دن ہونگے زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ایک ہولناک نشان یعنی ان میں سے ایک ہولناک نشان ہوگا۔ شاید وہی زلزلہ ہو جس کا وعدہ ہے یا آسمان سے کوئی اور نشان ظاہر ہو۔ یا طاعون قیامت کا نمونہ دکھلاوے۔ پھر خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی اللہ رحم کریگا۔ آغبیناك یعنی ہم اس قدر نشان دکھلائیں گے کہ تو دیکھتے دیکھتے تھک جائے گا۔

(حقیقۃ الوحی۔ ر خ جلد 22 صفحہ 609 تا 610
۱۲ مئی ۱۹۰۷ء)

٭٭

مبارک احمد کی وفات ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہنچا تھا جب وہ فوت ہو گیا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 586)
(ملفوظات جلد 9 صفحہ 378)

٭٭

۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

آج رات کو پھر الہام ہوا کہ اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ " اور اخبار روزانہ میں جو میری نسبت پیشگوئی کی گئی ہے کہ طاعون سے ہلاک ہو جاؤں گا[له] اس کا جواب اللہ تعالیٰ دیتا ہے کہ اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ ہماری طرف سے تو بالکل خاموشی تھی مگر خدا تو سمیع علیم ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 402)

٭٭٭

یہ کیا بات ہوئی کہ آپ کے الہاموں کی بجلی انہیں پر گر گئی۔ کیا سوچا ہے کہ اس کا جواب دے سکے
حقیقۃ الوحی صفحہ 561 رخ جلد 22 حاشیہ

له دیکھیں کتاب ھٰذا صفحہ 71

خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو ؟!!

قرآن میں کاہنا ... [illegible] کی پیروی کرتے ہیں اور ... اکثر ... باتیں کرتے ہیں
۱۱۲ : الانعام

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ انا نبشرك بغلام حليم ينزل منزل المبارك۔ یعنے ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائمقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔ ؟؟؟

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 587
5 نومبر 1907ء)

O O

مسیح موعود نے فرمایا:
اے بدقسمت بدگمانو! کیا ممکن ہے کہ کوئی خدا پر جھوٹ باندھے اور پھر اس کے دست قہر سے بچ رہے۔ خدا جھوٹوں کو ہلاک کر دیتا ہے اور جو اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا الہام ہے وہ ہلاک کئے جائیں گے کیونکہ انہوں نے دلیری کر کے خدا پر بہتان باندھا۔
ایام الصلح جلد 14 ص 341 / 115

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

اور پھر ۱۲۔ مئی ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کو الہام ہوا۔ سنعجيك۔ سنعليك۔ سنكرمك اكراما عجيبا۔ یعنی ہم عنقریب تجھ کو دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ اور ہم تجھے اُن پر غالب کر دیں گے۔ اور ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی دیں گے۔ اور در حقیقت وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں محض خدا کے نشانوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اگر خدا اپنے ہاتھوں سے فیصلہ نہ کرے تو صرف باتوں سے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

(حقیقۃ الوحی ص 610 ر خ جلد 22)

جب ایک شخص فرآئن [illegible] سے ایسا فیصلہ مانگ کر ہلاک ہو جاتا ہے تو دوسرا اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا اور اس کا قائمقام ہو کر گستاخی اور بدزبانی شروع کر دیتا ہے۔
حقیقۃ الوحی جلد 22 ص 484

خدا کا فیصلہ [illegible]

٢٦ مئی ١٩٠٨ء کو
بوقت نماز فجر حضرت مسیح موعود وفات پا گئے۔

(ملفوظات جلد ۱۰ ص 459)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسین یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۵۴۵)

منظوم کلام حضرت مسیح موعود

پس اس جگہ میں اکیلا رہ گیا جیسا کہ حسین کربلا میں | اور اس قوم میں ہم ایسے ہو گئے جیسا کہ مردہ دفن کیا جاتا ہے
اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا | میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا
اور تو مجھے گالی دیتا ہے اور میں نہیں جانتا کہ کیوں مجھے گالی دیتا ہے | کیا امام حسین کے سبب سے تجھے رنج پہنچا پس تو برافروختہ ہوا۔
کیا تو اس کو تمام دنیا سے زیادہ پرہیزگار سمجھتا ہے۔ | اور یہ تو بتلاؤ کہ اس نے تمہیں دینی فائدہ کیا پہنچایا سوالوں کے لئے
تم نے حسین کو تمام انبیاء سے افضل ٹھہرا دیا۔ | اور سچائی کی حدوں سے آگے گذر گئے۔
گویا لوگوں میں وہی ایک آدمی تھا۔ | اور اس کو خدا نے پاک کیا اور غیر ناپاک ہیں۔
کیا حسین تمام نبیوں سے بڑھ کر تھا۔ | کیا وہی نبیوں کا شفیع اور سب سے برگزیدہ تھا۔
اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ | کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔
مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کر لو۔ | اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔
اور اگر دشمن تلواروں اور نیزوں کے ساتھ میرے پاس آویں | پس بخدا میں بچایا جاؤں گا اور مجھے فتح ملے گی۔
اے حسین پرستی کی عبادت کرنے والے دوزخ کی آگ سے پرہیز کر | تجھے کیا ہو گیا کہ دوزخ کو اختیار کر کے تباہ ہو جاتا ہے۔
تم نے مشرکوں کی طرح حسین کی قبر کا اعتکاف کیا۔ | پس وہ تمہیں چھڑا نہ سکا اور نہ مدد کر سکا۔
خبردار ہو کہ تمہارے عاجز رہنے کیلئے کئی دن گذر گئے ہیں | خصوصاً وہ دن جبکہ ابوبکر اور عمر اور عثمان خلیفے ہو گئے اور حضرت علی ہو گئے
تب عجز اور ضعف اس شخص کا یعنی حسین کا ظاہر ہو گیا۔ | جبکہ تم کہتے ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی قیامت کو وہی شفاعت کریگا
تم گمان کرتے ہو کہ حسین تمام مخلوق کا سردار ہے۔ | اور ہر ایک نبی اسی کی شفاعت سے نجات پائیگا اور بخشا جائیگا۔
پس اگر یہ شرک دین میں جائز ہوتا۔ | تو تمام پیغمبر محض لغو طور پر مبعوث شمار کئے جاتے۔
اور بخدا اسے مجھ سے کچھ زیادت نہیں۔ | اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو
اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین | دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے
تم نے حسین کو تمام مخلوق سے بہتر سمجھ لیا ہے۔ | اور تمام ان لوگوں سے افضل سمجھا ہے جو خدا نے پیدا کئے۔
اور مصیبتوں اور دکھوں کے وقت تم اس کو یاد کرتے ہو | گویا حسین تمہارا رب ہے اے بدبخت جھوٹ بولنے والے
تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ | اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔
پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ | کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔
اور بخدا میرا قصیدہ میرے اس خدا کی طرف سے ہے۔ | پس ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں۔

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح جلد ۱۹ ص ۱۹۱ سے ۱۹۳ تک) سے چند اشعار

مسیح موعود نے کہا:
گو فرشتہ میری بات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہوا کہ اس کا علم ہر ایک قسم کے کذب اور ہزل اور غیر مہذب باتوں سے پاک اور منزہ ہو اور کاہدی اور میرا ایمان ہے...
وہ تو ہر فضول گوئی کو بولی سے بھی سکتے اور دنیا کی ساری کی فضول اور جھوٹ پر بیٹھے ہیں اگر جھوٹ بنیں تو پھر سو بار بنیں...
ان کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ جس طرف قافیہ ردیف ملتا نظر آیا اسی طرف جھک گیا اور جو مضمون دل کو بھایا وہی جھک مار دی کہ
براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۴۶۷، ۴۶۸ حاشیہ

☼ مسیح موعود نے کہا:
ہمارا حسین کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت ہے
ملفوظات جلد 8 ص 11

☼ مسیح موعود نے کہا: مولوی عبد اللطیف خان سنگسار کر کے مارے گئے ہیں اگر یہ افواہ صحیح ہے (ملفوظات جلد 6 ص 119)

۱۵ر جنوری ۱۸۹۸ء

یزیدیہ

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

اصل بات یہ ہے کہ سب سے زیادہ بدنام یزید ہے۔ اگر اُس کی شراکت سے امام حسینؓ کی شہادت ہوئی تو بُرا کیا۔ لیکن آج کل کے شیعہ مل کر بھی وہ دینی کام نہیں کرسکتے۔ جو اُس نے کیا۔

(ملفوظات جلد ۱ ص 153)



پورا ملک آپ کا تابع اور پیرو

خوشخبری ؟!!!

مسیح موعود نے ایک خط کا ذکر فرمایا وہ یہ ہے

اس رسالہ کے لکھنے کے وقت ملک مصر سے یعنی مقام سکندریہ سے کل ۲۲ر جنوری ۱۹۰۷ء کو ایک خط بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا۔ لکھنے والا ایک معزز بزرگ اور شہر کا ہے یعنی سکندریہ کا جن کا نام احمد زہری ہے۔ وہ خط محفوظ ہے جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں آپ کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اس ملک میں آپ کے تابع ہو کر آپ کی پیروی کرنے والے اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ جیسے بیابان کی ریت اور کنکر ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی ایسا باقی نہیں جو آپ کا پیرو نہیں ہوگا۔

(قادیان کے آریہ اور ہم جلد 20 صفحہ 422، ۲۰ فروری 1907ء)



پیلاطوس کی تنبیہ

ڈاکٹر پادری ہنری مارٹن کلارک کا حضرت مسیح موعود کے خلاف دائر مقدمہ کا فیصلہ

غلام احمد کو بذریعہ تحریری نوٹس کے جسکو انہوں نے خود پڑھ لیا اور اُس پر دستخط کر دیئے ہیں باضابطہ طور سے متنبہ کرتے ہیں کہ اُن مطبوعہ دستاویزات سے جو شہادت میں پیش ہوئی ہیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس نے اشتعال اور غصہ دلانیوالے رسالے شائع کئے ہیں جن سے اُن لوگوں کی ایذا متصور ہے جنکے مذہبی خیالات اُسکے مذہبی خیالات سے مختلف ہیں۔

جو اثر کہ اُسکی باتوں سے اُسکے بے علم مُریدوں پر ہوگا اسکی ذمہ داری اُنہی پر ہوگی اور ہم انہیں متنبہ کرتے ہیں کہ جبتک وہ زیادہ ترمیانہ روی کو اختیار نہ کرینگے وہ قانون کے رُو سے بچ نہیں سکتے۔ بلکہ اُسکی زد کے اندر آجاتے ہیں۔ دستخط ایم ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور ۲۳ر اگست ۱۸۹۷ء

(کتاب البریہ۔ ر خ جلد 13 ص 301، 302)



٭ (کشتی نوح ص 57، ر خ جلد 19 ص 55)

(مسیح موعود) کی تمام کتابیں لغو اور بے سود اور باطل ہیں۔ اور اس کی تمام باتیں ناراستی سے بھری ہوئی ہیں (سرسید احمد خان)

(تریاق القلوب صفحہ 319 رخ جلد 15 صفحہ 467)

سر سید احمد خان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

انکے وقت میں خدا نے یہ آسمانی سلسلہ پیدا کیا۔ مگر انھوں نے اپنی دُنیوی عزت کی وجہ سے اس سلسلہ کو ایک ذرہ عظمت کی نظر سے نہیں دیکھا۔ بلکہ اپنے ایک خط میں کسی اپنے دوست آشنا کو لکھا کہ یہ شخص جو ایسا دعویٰ کرتا ہے۔ بالکل ہیچ ہے اور اسکی تمام کتابیں لغو اور بے سود اور باطل ہیں۔ اور اس کی تمام باتیں ناراستی سے بھری ہوئی ہیں۔

(تریاق القلوب صفحہ 319 رخ جلد 15 صفحہ 467)

ٹھگ جو سادھو کہلاتے ہیں مجھے قرار دیا

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اکثر انکا شیوہ تھا۔ جب میں ایکدفعہ علیگڈھ میں گیا۔ تو مجھ سے بھی اسی رعونت کی وجہ سے جس کا تحکم پودہ انکے دل میں مستحکم ہو چکا تھا ہنسی ٹھٹھا کیا۔ اور یہ کہا کہ آؤ۔ میں مُرید بنتا ہوں اور آپ مُرشد بنیں اور حیدر آباد میں چلیں اور کچھ جھُوٹی کرامات دکھائیں اور میں تعریف کرتا پھروں گا۔ تب ریاست اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ایک لاکھ روپیہ دے دیگی۔ اس میں دو حصے میرے اور ایک حصہ آپ کا ہو ا۔" گویا اس تقریر میں وہ ٹھگ جو سادھو کہلاتے ہیں مجھے قرار دیا۔ ایسا ہی اور کئی باتیں تھیں جن کا اب اُنکی وفات کے بعد لکھنا بے فائدہ ہے۔

(تریاق القلوب صفحہ 319 رخ جلد 15 صفحہ 417)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

... سر سید احمد خان بالقابہ کیسا بہادر اور زیرک اور ان کاموں میں فراست دیکھنے والا آدمی تھا انہوں نے آخری وقت میں بھی اس کتاب کا ردّ لکھنا بہت ضروری سمجھا اور میموریل بھیجنے کی طرف ہرگز التفات نہ کیا۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو آج وہ میری رائے کی ایسی ہی تائید کرتے جیسا کہ انہوں نے سلطان روم کے بارے میں صرف میری ہی رائے کی تائید کی تھی اور مخالفانہ رائوں کو بہت ناپسند اور قابل اعتراض قرار دیا تھا۔ اب ہم اس بزرگ پولیٹیکل مصالح شناس کو کہاں سے پیدا کریں تا وہ بھی ہم سے ملکر اس انجمن کی شتاب کاری پر رو ویں۔ سچ ہے "قدر مرداں بعد از مُردن" (البلاغ رخ جلد 13 صفحہ 425)



مرتد

مسیلمہ مرتد ہو کر مدعی نبوۃ بنا

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 406)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

☆ ہماری جماعت جواب ایک لاکھ تک پہنچی ہے۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 396)

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار
(درثمین صفحہ 126)

☆ مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمی ہو گئے۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 277)

عیسیٰ بن مریم

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔
(ازالہ اوہام رخ جلد 3 صفحہ 192)

مریم ہونے کی صفت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا ☆

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

دو برس تک صفت مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے تو مریم کی طرح عیسیٰ کی رُوح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔
(کشتی نوح صفحہ 52 رخ جلد 19 صفحہ 50)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

بعض کاملین اس طرح پر دوبارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ ان کی روحانیت کسی اور پر تجلی کرتی ہے اور اس وجہ سے وہ دوسرا شخص گویا پہلا شخص ہی ہو جاتا ہے ہندوؤں میں ایسا ہی اصول ہے۔
(براہین احمدیہ حصہ پنجم رخ جلد 21 صفحہ 291)

☆ (کشتی نوح صفحہ 52 رخ جلد 19 صفحہ 49)

دائم المرض مسیح

انبیاء خبیث امراض سے محفوظ رکھے جاتے ہیں

(الحکم جلد ۵ نمبر ۶ صفحہ ۶-۷ مورخہ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۰۱ء) ✲

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

مَیں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور ہمیشہ سردرد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی اور دوسری بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سَو سَو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 390)

✲ ✲

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

میرے لاحق حال دو بیماریاں ہیں۔ ایک بیماری دورانِ سر ہے جس کی شدت کی وجہ سے بعض وقت میں زمین پر گر جاتا ہوں اور دل کا دوران خون کم ہو جاتا ہے اور ہولناک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دوسری بیماری کثرت پیشاب کی مرض ہے جس کو ذیابیطس بھی کہتے ہیں۔ اور معمولی طور پر مجھ کو ہر روز پیشاب بکثرت آتا ہے اور بعض اوقات قریب سَو دفعہ کے دن رات میں آتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ (حصہ پنجم) ر خ جلد 21 ص 373)

✲ ✲

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

عصر کے بعد مجھے چکر آتا ہے۔ (ملفوظات جلد 7 ص 353)

میرے دائیں بازو کی ہڈی بچپن سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ (ملفوظات جلد 8 ص 210)

حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود نے فرمایا

مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ اور بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شُکّر ہے۔ کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔ (نسیم دعوت۔ ر خ جلد 19 ص 434، 435)

✲ ✲

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مُبتلا رہتا ہوں زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی جاتی ہے اور دورانِ سر کا دَورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ (ملفوظات جلد 2 ص 376)

✲ ✲ ✲

✲ (ملفوظات جلد 2 ص 139)

دجال مدینہ اور مکہ

گورو باوا نانک صاحب اور مکہ معظمہ کا حج

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

باوا نانک صاحب نہ صرف عام مسلمانوں کی طرح مسلمان تھے بلکہ اُن کو اسلام کے اُن اولیاء اور بزرگوں میں سے شمار کرنا چاہیئے جو اس ملک میں گذر چکے ہیں۔ انہوں نے تکالیف سفر اٹھا کر پیادہ پا مکہ معظمہ کا حج بھی کیا اور مدینہ منورہ میں پہنچکر روضۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کی۔ (چشمہ معرفت۔ رخ جلد 23 ص354، ص355)

○○

دوم ایسے نہیں ہیں کہ کوئی موت ہمیں حج کی راہ سے ہٹا دے اور اگر ہم خدا کی راہ میں ہم مجروح ہو جائیں یا ذبح کئے جائیں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم جلد 21 ص124)

ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ

مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے ؟!!

(حج ادا کرنے کے واسطے صرف ایک شرط)

حضرت نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا تمام مسلمان علماء اوّل ایک اقرار نامہ لکھ دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 9 ص374)

○○

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

مسلم کی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکیگا۔

(ازالہ اوہام (حصہ اوّل) رخ جلد 3 ص211)

خدا تعالٰے نے قرآن کریم میں کہا:

اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جنھیں ہم ضرور دنیا کا عارضی سامان عطا کریں گے مگر پھر ان پر ہماری طرف سے دردناک عذاب آئے گا۔ ہود : 48



تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آپکڑے گی خواہ تم مضبوط قلعوں میں (ہی کیوں نہ) ہو ﴿۷۸﴾ النسآء ۴

طاعون اور بھونچال

میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے بچاؤں گا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے نہیں مرے گا۔

میری اس پیشگوئی کے منکر دیں

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

... کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنے والی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ لوگوں کو دیوانہ کی طرح کر دے گی معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی۔ مگر خدا مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں بچاؤں گا۔ گویا اس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بچایا جائے گا (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 512)

مسیح موعود نے کہا: "اگر احمدی طاعون سے مر جائے تو شہید کہلائے گا" ملفوظات جلد 9 صفحہ 8

قادیان کے گاؤں سے بعض آدمیوں کے طاعون میں مبتلا ہونے اور بعض کے مرنے کا ذکر ہوا۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا:

خدا جانے ہمارے باہر آجانے میں کیا کیا حکمتیں ہیں اگر قادیان میں سو آدمی روز طاعون سے مرنے لگتا تب بھی ہم نے قادیان سے نہیں نکلنا تھا مگر اس میں خدا تعالیٰ کی کوئی حکمت معلوم ہوتی ہے کہ ایسی نئی بات پیدا ہو گئی یعنی سخت زلزلہ کے سبب سہ منزلہ مکانات کے گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس واسطے بموجب پابندی شریعت اپنے آپ کو خطرناک جگہ سے محفوظ کرنے کے واسطے ہم باہر آ گئے اور زلزلہ کی کیفیت ایسی ہے کہ اب تک محسوس ہوتا ہے خدا تعالیٰ نے دل میں پختہ طور سے یہی بات ڈال دی کہ اب باہر جانا چاہیئے۔ طاعون کے لحاظ سے باہر آنا تو گناہ تھا مگر زلزلہ کے سبب خدا تعالیٰ نے یہ بات دل میں ڈال دی اور اس سے ہم کو بہت فائدہ اور آرام ہوا۔ کیونکہ باغ میں عمدہ ہوا اور خوشبودار پھولوں کے سبب مضامین کے لکھنے اور فکر اور تدابیر کے واسطے عمدہ موقعہ ملتا ہے اور صحت میں بہت ترقی محسوس ہوتی ہے اور درختوں کی چھاؤں کے نیچے دعا کے واسطے عمدہ خلوت گاہ مل جاتی ہے جس کے سبب ہم باغ کے مکان میں آ گئے۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 335 تا 344) 7 اپریل 1905ء

مسیح موعود نے کہا: "میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھا لے" ملفوظات جلد 9 صفحہ 353

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

میں نے خدا سے چاہا کہ طاعون آوے۔ ... اسی طرح اس زمانہ میں جبکہ بمبئی میں بھی طاعون کا نام و نشان نہ تھا طاعون کے آنے کیلئے دعا کی گئی اور وہ دعا منظور ہو گئی۔ (نزول المسیح صفحہ 157 رخ جلد 18 صفحہ 533)

مسیح موعود نے فرمایا: "اور جس محلہ میں طاعون ہو اس محلہ سے نکل جاؤ اور کسی کھلے میدان میں جا کر ڈیرہ لگاؤ۔ اس بات کا خوف نہ کرو کہ ایسا کرنے سے لوگ تمہیں بزدل کہیں جو پہلے تمہیں کب اچھا کہتے ہیں" ملفوظات جلد 9 صفحہ 252

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

قرآن میں بھی یہی لکھا ہے کہ وہ لوگ خود عذاب طلب کرتے تھے۔ کمبخت یہ نہیں کہتے کہ دعا کرو کہ ہمیں ہدایت ہو جائے طاعون ہی مانگتے ہیں۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 242)

حضرت مسیح موعود پھر فرماتے ہیں: خدا نے فرمایا

میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہے بچا لوں گا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے نہیں مریگا

(حقیقۃ الوحی۔ ر خ جلد 22 ص 97)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا

ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔

(ملفوظات جلد 7 ص 371)

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

اور جس آنے والے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا، ان سے پہلے میں آپ ڈرا۔ اور اب تک قریباً ایک ماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں۔ میں واپس قادیان میں نہیں گیا۔ کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنے والا ہے۔ میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جس کی مقدرت ہو ایسے ضرور کیا ہے کہ کچھ مدت خیموں میں باہر جنگل میں رہے اور جو لوگ بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا اس بلا سے ہمیں بچا دے۔ پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ کون گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں مع اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک و صاف ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 540 مورخہ مئی 1905ء)

مسیح موعود نے لکھا:— خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تیرے شہر کے تمام لوگوں کو طاعون اور زلزلے کے صدمہ سے بچاؤں گا

(حقیقۃ الوحی جلد 22 ص 588)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کرے گا وہ بچایا جائے گا۔ پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 540 مورخہ مئی 1905ء)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا

ہمیں زلزلے کے متعلق پورا اطمینان ہے۔

. . . ہمارے اشتہارات کے شائع ہونے کے بعد الہام ہوا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کا ارادہ قطعی ثابت ہوتا ہے۔ ہم نے جو کچھ اخراجات ہزاروں تک خیمے وغیرہ منگوا کر کئے ہیں۔ وہ دھوکے کی بنا پر نہیں کئے۔ ہمیں خدا کی باتوں پر ایمان ہے۔ تاریخ کا مقرر نہ ہونا یا وقت کی کمی پیشگوئی کے ظاہر ہونے کی وقعت میں کچھ کمی نہیں ڈال سکتے۔

(ملفوظات جلد 7 ص 373)

(بدر جلد 1 نمبر 10 صفحہ 2 مورخہ 25 مئی 1905ء)

قادیانی ہمیشہ کی طرح اس زلزلہ کی پیشگوئی میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا!

اس جگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی جب اس طرح تکذیب کی جاتی ہے تو پھر یہ پیشگوئیاں کسی کے واسطے تشویش کا موجب نہیں ہیں۔ اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں بلکہ اس پر ٹھٹھہ اڑاتے ہیں چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اس جگہ بطور نمونہ کے نقل کرکے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

اور وہ عبارت یہ ہے

میں آج ۲ مئی ۱۹۰۶ء کو اس امر کا بڑے زور اور دعویٰ سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ خوفناک اور نتیجہ ہونے والوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۵ - ۸ - ۲۱ اور ۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء کے اشتہاروں اور اخباروں میں جو لکھا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آنے گا جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔ گو بشن قادیانی زلزلہ کے آنے کی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتا۔ مگر اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ زلزلہ ضرور آئے گا۔ اس لئے میں ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیوں کو جو قادیانی کی طرف لفاظیوں اور اخباری رنگ آمیزیوں سے خوفناک ہو رہے ہیں بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئے گا! نہیں آئے گا!! اور نہیں آئے گا!!! اور آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں۔ مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الٰہی اور کشف کے ذریعہ سے دی گئی ہے جو انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی۔ میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں اور اس نور الٰہی سے جو مجھے بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے مستفیض ہوکر اور اس کے اعلان کی اجازت پاکر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کی طرح اس زلزلہ کی پیشگوئی میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا۔ اور خداوند تعالیٰ حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھ کر اس نارسیدہ آفت سے بچائے گا اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا۔

ملا محمد بخش حنفی سیکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 542، 543)

مسیح موعود نے فرمایا: لاہور میں ایک شخص ملا محمد بخش بھی الہام کا مدعی ہے اور اپنے الہامات شائع کرتا ہے کوئی اس کی مخالفت میں اشتہار نہیں دیتا نہ دوست رشتہ دار جاتا ہے نہ دکھ دیا جاتا ہے یہ کہ وہ مجرم ہے!! ملفوظات جلد 9 صفحہ 54

* * *

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

ہمیں جب زلزلہ کے متعلق الہام ہوا تب ہم خیموں میں گئے۔ اور اب جب اس کی تاخیر کی خبر دی گئی تو ہم واپس اپنے مکانوں میں آ گئے ہیں۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 490)

مسیح موعود نے فرمایا: تو اب تک اسی رشتے سے کہ میرے نبی کی پیشگوئی منبر پر بھی نہیں ہو سکتی خدا اس سے تمام کی کھڑا ہو جاتا ہے اور دنیا تباہ ہو جاتی ہے
سراج منیر صفحہ 23
روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 25

پنجاب کے ایک مذہبی لیڈر جن کو دعویٰ ہے کہ ان کو طاعون نہیں ہو سکتا ۱۹۰۸ء میں طاعون سے انتقال کریں گے

سچائی ظاہر ہو گئی

پیشگوئی متعلقہ طاعون بابت سال ۱۹۰۷ء و ۱۹۰۸ء

۱۹ر ستمبر ۱۹۰۷ء (بوقت ظہر)

پیسہ اخبار مورخہ ۱۸ر ستمبر ۱۹۰۷ء میں شائع شدہ دہلی کے ایک شخص نور احمد نامی کا مندرجہ ذیل مراسلہ حضرت اقدس کی خدمت میں پڑھ کر سنایا گیا:-

جناب مولوی میر کرامت علی خاں صاحب نے اب کہ طاعون کے متعلق جو پیشگوئی کی گئی ہے برائے اندراج پیسہ اخبار ارسال خدمت ہے۔

پیشگوئی متعلقہ طاعون بابت سال ۱۹۰۷ء و ۱۹۰۸ء۔ پنجاب میں اب کے طاعون کا پہلے سال جیسا زور نہیں ہوگا البتہ ممالک مغربی و شمالی میں بہت زور ہوگا۔ دلّی میں بھی گذشتہ سال سے زیادہ ہوگا۔ پنجاب کے ایک بہت بڑے مذہبی لیڈر جن کو دعویٰ ہے کہ ان کو طاعون نہیں ہو سکتا طاعون سے انتقال کریں گے۔

(نیاز مند نور احمد خریدار روزانہ پیسہ اخبار معرفت ایجنٹ دہلی)

(ملفوظات جلد ۹ ص 394، 395)

الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۴ صفحہ ۱ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء

٭ ٭

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

یہ ایک پیشگوئی ہے جو اس اخبار میں درج ہے۔ اب خود بخود سچائی ظاہر ہو جاوے گی۔

(ملفوظات جلد ۹ ص 396)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

طاعون تو ابھی سر پر ہے۔ یہ کوئی صحیح فیصلہ تو نہیں کہ اب طاعون دور ہو گئی ہے۔ یاد رکھو کہ مفتری کو خدا تعالیٰ بے سزا کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہمارے ساتھ وعدہ ہے کہ

"اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ"

اگر یہ افترا ہے تو دکھاؤ کہ ان گیارہ برسوں میں کتنے ہلاک ہوئے؟

(ملفوظات جلد ۹ ص 400)

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۵ صفحہ ۲-۳ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء)

٭ ٭

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود وفات پا گئے

(ملفوظات جلد 10 ص 457) ✿ ✿ ✿

مسیح موعود نے فرمایا: خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس کی عبارت یہ ہے۔ یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلا طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کر لیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ (دافع البلاء ص 9، رخ جلد 18 ص 225)

طاعون کے بارے میں فرمایا: "اس سال طاعون بہت کم ہے یہ کوئی زلزلہ کا مقام نہیں۔" (ملفوظات جلد 10 ص 187، درس 1908ء بمقام لاہور، وفات سے 24 دن پہلے)

مسیح موعود کو بھی پانچ بیماریاں ... سے (آخری عمر) ... میں 9 سال کی عمر میں ... 16 ستمبر 1957ء کو فوت ہوا (ماہنامہ مصباح ص 25، اپریل 2001ء)

استادوں کے استاد

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

مہدی کے مفہوم میں یہ معنے ماخوذ ہیں کہ وہ کسی انسان کا علم دین میں شاگرد یا مرید نہ ہو

(اربعین جلد 17 صفحہ 360 حاشیہ)

●●●

میرزا غلام احمد مسیح موعود کے اساتذہ

مسیح موعود فرماتے ہیں: کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔
ایام الصلح صفحہ 168 جلد 14

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا:

... بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم

اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالےٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے۔ وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو اُن سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالےٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔

(کتاب البریہ صفحہ 161، 162، 163 روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179، 180، 181 حاشیہ)

اگر حضرت امام ابو حنیفہ رح کے مذہب پر ہی عمل کرنا ہے تو پھر مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے براہ راست کیا لیا ہے
بے ہی ؟؟؟ ✲

میرا مذہب تو یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے۔ پھر احادیث صحیحہ جن کی سُنت تائید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونو میں نہ ملے تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالےٰ کی مرضی یہی ہے۔

(ملفوظات، جلد 9 صفحہ 170)

(البدر جلد ۲ نمبر ۶ صفحہ ۴ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء)

✲ تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 569

فقہ حنفی پر عمل کریں

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سُنّت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اُس پر وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اُسکو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سُنّت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کرلیں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صـ 7، رخ جلد 19 صـ 212)



سوچو اور سمجھو کہ جس شخص کے ذمہ اسلام کے ۷۲ فرقوں کی نزاعوں کا فیصلہ کرنا ہے

کیا وہ محض مقلد کے طور پر دنیا میں آسکتا ہے ؟!!! (تحفہ گولڑویہ صـ 71، رخ جلد 17 صـ 152)



حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

ہمارے اُستاد ایک شیعہ تھے گُل علی شاہ اُن کا نام تھا۔ کبھی نماز نہ پڑھا کرتے تھے۔ مُنہ تک نہ دھوتے تھے۔

(ملفوظات جلد 2 صـ 401)

انجیل میں لکھا ہے:
شاگرد اپنے استاد سے بڑا نہیں ہوتا
شاگرد کیلئے یہ کافی ہے کہ اپنے استاد کی مانند ہو
متی 10: 24-25



شیخ محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ ابتدائی عمر میں میرا ہم مکتب رہا ہے۔

(تریاق القلوب صـ 155، رخ جلد 15 صـ 283)



حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود نے فرمایا

پادری فنڈر نے کتابیں شائع کیں ابھی میں طالب علم ہی تھا۔ تو ۱۸۵۹ء تا ۱۸۶۰ء کا ذکر ہے کہ مولوی گُل علی شاہ صاحب کے پاس جو ہمارے والد صاحب نے خاص ہمارے لئے اُستاد رکھے ہوئے تھے۔ پڑھا کرتا تھا اور اس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی تو اس کی میزان الحق دیکھنے میں آئی۔ ایک ہندو نے جو میرا ہم مکتب تھا۔ اس کی فارسی کو دیکھ کر اُس کی بڑی تعریف کی۔

(ملفوظات جلد 2 صـ 376)

مسیح موعود نے لکھا:
اس اقتر نے 1864ء و 1865ء عیسوی میں یعنی اس زمانہ کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا۔
براہین احمدیہ جلد 1 صـ 274



مومن لعان نہیں ہوتا اور اس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہتے ہیں

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۲۱۵)

لعنتوں کے تیر !!!

حضرت مرزا مرزا صاحب نے تحریر فرمایا

اور جاننا چاہیئے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہر وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کریگا یا تو بعد اسکے دروغگوئی اور افترا سے باز آجائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا مگر وہ شخص کہ جس نے ہمارے رسالہ جیسا بالمقابل رسالہ نہ بنایا اور نہ توبہ اور تحقیق کے طریق کو چھوڑ دیا اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت

۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت ۱۱ لعنت ۱۲ لعنت

۱۳ لعنت ۱۴ لعنت ۱۵ لعنت ۱۶ لعنت ۱۷ لعنت ۱۸ لعنت

۱۹ لعنت ۲۰ لعنت ۲۱ لعنت ۲۲ لعنت ۲۳ لعنت ۲۴ لعنت

۲۵ لعنت ۲۶ لعنت ۲۷ لعنت ۲۸ لعنت ۲۹ لعنت ۳۰ لعنت ۳۱ لعنت

۳۲ لعنت ۳۳ لعنت ۳۴ لعنت ۳۵ لعنت ۳۶ لعنت ۳۷ لعنت ۳۸ لعنت

۳۹ لعنت ۴۰ لعنت ۴۱ لعنت ۴۲ لعنت ۴۳ لعنت ۴۴ لعنت ۴۵ لعنت

۴۶ لعنت ۴۷ لعنت ۴۸ لعنت ۴۹ لعنت ۵۰ لعنت ۵۱ لعنت ۵۲ لعنت

۵۳ لعنت ۵۴ لعنت ۵۵ لعنت ۵۶ لعنت ۵۷ لعنت ۵۸ لعنت ۵۹ لعنت

۶۰ لعنت ۶۱ لعنت ۶۲ لعنت ۶۳ لعنت ۶۴ لعنت ۶۵ لعنت ۶۶ لعنت

۶۷ لعنت ۶۸ لعنت ۶۹ لعنت ۷۰ لعنت ۷۱ لعنت ۷۲ لعنت ۷۳ لعنت

۷۴ لعنت ۷۵ لعنت ۷۶ لعنت ۷۷ لعنت ۷۸ لعنت ۷۹ لعنت ۸۰ لعنت

۸۱ لعنت ۸۲ لعنت ۸۳ لعنت ۸۴ لعنت ۸۵ لعنت ۸۶ لعنت ۸۷ لعنت

۸۸ لعنت ۸۹ لعنت ۹۰ لعنت ۹۱ لعنت ۹۲ لعنت ۹۳ لعنت ۹۴ لعنت

۹۵ لعنت ۹۶ لعنت ۹۷ لعنت ۹۸ لعنت ۹۹ لعنت ۱۰۰ لعنت ۱۰۱ لعنت

۱۰۲ لعنت ۱۰۳ لعنت ۱۰۴ لعنت ۱۰۵ لعنت ۱۰۶ لعنت ۱۰۷ لعنت ۱۰۸ لعنت

۱۰۹ لعنت ۱۱۰ لعنت ۱۱۱ لعنت ۱۱۲ لعنت ۱۱۳ لعنت ۱۱۴ لعنت ۱۱۵ لعنت

۱۱۶ لعنت ۱۱۷ لعنت ۱۱۸ لعنت ۱۱۹ لعنت ۱۲۰ لعنت ۱۲۱ لعنت ۱۲۲ لعنت

۱۲۳ لعنت ۱۲۴ لعنت ۱۲۵ لعنت ۱۲۶ لعنت ۱۲۷ لعنت ۱۲۸ لعنت ۱۲۹ لعنت

۱۳۰ لعنت ۱۳۱ لعنت ۱۳۲ لعنت ۱۳۳ لعنت ۱۳۴ لعنت ۱۳۵ لعنت ۱۳۶ لعنت

۱۳۷ لعنت ۱۳۸ لعنت ۱۳۹ لعنت ۱۴۰ لعنت ۱۴۱ لعنت ۱۴۲ لعنت ۱۴۳ لعنت

۱۴۴ لعنت ۱۴۵ لعنت ۱۴۶ لعنت ۱۴۷ لعنت ۱۴۸ لعنت ۱۴۹ لعنت ۱۵۰ لعنت

۱۵۱ لعنت ۱۵۲ لعنت ۱۵۳ لعنت ۱۵۴ لعنت ۱۵۵ لعنت ۱۵۶ لعنت ۱۵۷ لعنت

۱۵۸ لعنت ۱۵۹ لعنت ۱۶۰ لعنت ۱۶۱ لعنت ۱۶۲ لعنت ۱۶۳ لعنت ۱۶۴ لعنت

۱۶۵ لعنت ۱۶۶ لعنت ۱۶۷ لعنت ۱۶۸ لعنت ۱۶۹ لعنت ۱۷۰ لعنت ۱۷۱ لعنت

۱۷۲ لعنت ۱۷۳ لعنت ۱۷۴ لعنت ۱۷۵ لعنت ۱۷۶ لعنت ۱۷۷ لعنت ۱۷۸ لعنت

۱۷۹ لعنت ۱۸۰ لعنت ۱۸۱ لعنت ۱۸۲ لعنت ۱۸۳ لعنت ۱۸۴ لعنت ۱۸۵ لعنت

۱۸۶ لعنت ۱۸۷ لعنت ۱۸۸ لعنت ۱۸۹ لعنت ۱۹۰ لعنت ۱۹۱ لعنت ۱۹۲ لعنت

۱۹۳ لعنت ۱۹۴ لعنت ۱۹۵ لعنت ۱۹۶ لعنت ۱۹۷ لعنت ۱۹۸ لعنت ۱۹۹ لعنت

۲۰۰ لعنت ۲۰۱ لعنت ۲۰۲ لعنت ۲۰۳ لعنت ۲۰۴ لعنت ۲۰۵ لعنت ۲۰۶ لعنت

> مسیح موعود نے فرمایا:
> افسوس کہ شوخیاں اور بھی زیادہ ہوگئیں اور زبانیں اور بھی دراز ہوگئیں لعنت اور سب وشتم میں وہ ترقی کی کہ شیعہ مذہب کے لوگوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا کیونکہ شیعوں نے تو اپنے خیال میں لعنت بازی کے فن کو حرف الف سے شروع کر کے حرف یا تک پہنچا دیا تھا یعنی ابوبکر سے یزید تک۔"
> نزول المسیح جلد ۱۹ ص 379

> مسیح موعود نے لکھا:
> لوگوں کو الہام ہو رہے ہیں کہ فلاں مسلم کافر ہے اور فلاں مسلم جہنمی ہے اور درندگی سے جو خون کیے جاتے لعنتوں پر بڑا زور دیا جاتا ہے اور لعنت بازی کی رو سے باہم مسلمانوں کے مباہلے کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔"
> ازالہ اوہام جلد 3 ص 421

٢٠٧ لعنت ٢٠٨ لعنت ٢٠٩ لعنت ٢١٠ لعنت ٢١١ لعنت ٢١٢ لعنت ٢١٣ لعنت
٢١٤ لعنت ٢١٥ لعنت ٢١٦ لعنت ٢١٧ لعنت ٢١٨ لعنت ٢١٩ لعنت ٢٢٠ لعنت
٢٢١ لعنت ٢٢٢ لعنت ٢٢٣ لعنت ٢٢٤ لعنت ٢٢٥ لعنت ٢٢٦ لعنت ٢٢٧ لعنت
٢٢٨ لعنت ٢٢٩ لعنت ٢٣٠ لعنت ٢٣١ لعنت ٢٣٢ لعنت ٢٣٣ لعنت ٢٣٤ لعنت
٢٣٥ لعنت ٢٣٦ لعنت ٢٣٧ لعنت ٢٣٨ لعنت ٢٣٩ لعنت ٢٤٠ لعنت ٢٤١ لعنت
٢٤٢ لعنت ٢٤٣ لعنت ٢٤٤ لعنت ٢٤٥ لعنت ٢٤٦ لعنت ٢٤٧ لعنت ٢٤٨ لعنت
٢٤٩ لعنت ٢٥٠ لعنت ٢٥١ لعنت ٢٥٢ لعنت ٢٥٣ لعنت ٢٥٤ لعنت ٢٥٥ لعنت
٢٥٦ لعنت ٢٥٧ لعنت ٢٥٨ لعنت ٢٥٩ لعنت ٢٦٠ لعنت ٢٦١ لعنت ٢٦٢ لعنت
٢٦٣ لعنت ٢٦٤ لعنت ٢٦٥ لعنت ٢٦٦ لعنت ٢٦٧ لعنت ٢٦٨ لعنت ٢٦٩ لعنت
٢٧٠ لعنت ٢٧١ لعنت ٢٧٢ لعنت ٢٧٣ لعنت ٢٧٤ لعنت ٢٧٥ لعنت ٢٧٦ لعنت
٢٧٧ لعنت ٢٧٨ لعنت ٢٧٩ لعنت ٢٨٠ لعنت ٢٨١ لعنت ٢٨٢ لعنت ٢٨٣ لعنت
٢٨٤ لعنت ٢٨٥ لعنت ٢٨٦ لعنت ٢٨٧ لعنت ٢٨٨ لعنت ٢٨٩ لعنت ٢٩٠ لعنت
٢٩١ لعنت ٢٩٢ لعنت ٢٩٣ لعنت ٢٩٤ لعنت ٢٩٥ لعنت ٢٩٦ لعنت ٢٩٧ لعنت
٢٩٨ لعنت ٢٩٩ لعنت ٣٠٠ لعنت ٣٠١ لعنت ٣٠٢ لعنت ٣٠٣ لعنت ٣٠٤ لعنت
٢٠٥ اللعنة ٢٠٦ اللعنة ٢٠٧ اللعنة ٢٠٨ اللعنة ٢٠٩ اللعنة ٢١٠ اللعنة ٢١١ اللعنة
٢١٢ اللعنة ٢١٣ اللعنة ٢١٤ اللعنة ٢١٥ اللعنة ٢١٦ اللعنة ٢١٧ اللعنة ٢١٨ اللعنة
٢١٩ اللعنة ٢٢٠ اللعنة ٢٢١ اللعنة ٢٢٢ اللعنة ٢٢٣ اللعنة ٢٢٤ اللعنة ٢٢٥ اللعنة
٢٢٦ اللعنة ٢٢٧ اللعنة ٢٢٨ اللعنة ٢٢٩ اللعنة ٢٣٠ اللعنة ٢٣١ اللعنة ٢٣٢ اللعنة
٢٣٣ اللعنة ٢٣٤ اللعنة ٢٣٥ اللعنة ٢٣٦ اللعنة ٢٣٧ اللعنة ٢٣٨ اللعنة ٢٣٩ اللعنة
٢٤٠ اللعنة ٢٤١ اللعنة ٢٤٢ اللعنة ٢٤٣ اللعنة ٢٤٤ اللعنة ٢٤٥ اللعنة ٢٤٦ اللعنة
٢٤٧ اللعنة ٢٤٨ اللعنة ٢٤٩ اللعنة ٢٥٠ اللعنة ٢٥١ اللعنة ٢٥٢ اللعنة ٢٥٣ اللعنة
٢٥٤ اللعنة ٢٥٥ اللعنة ٢٥٦ اللعنة ٢٥٧ اللعنة ٢٥٨ اللعنة ٢٥٩ اللعنة ٢٦٠ اللعنة
٢٦١ اللعنة ٢٦٢ اللعنة ٢٦٣ اللعنة ٢٦٤ اللعنة ٢٦٥ اللعنة ٢٦٦ اللعنة ٢٦٧ اللعنة
٢٦٨ اللعنة ٢٦٩ اللعنة ٢٧٠ اللعنة ٢٧١ اللعنة ٢٧٢ اللعنة ٢٧٣ اللعنة ٢٧٤ اللعنة
٢٧٥ اللعنة ٢٧٦ اللعنة ٢٧٧ اللعنة ٢٧٨ اللعنة ٢٧٩ اللعنة ٢٨٠ اللعنة ٢٨١ اللعنة
[illegible]

[illegible]

(نورالحق - رخ جلد 8 ص 158 سے 162 تک)

اس کے علاوہ دیکھیں آئینہ کمالات اسلام جلد 5 ص 604، 295
مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 145
[illegible]
ملفوظات جلد 9 ص 81-83

ہنری مارٹن کلارک نے کہا: لعنت دینا یا چاہنا ہمارے خدا کی تعلیم نہیں۔ وہ اپنی کسی مخلوق سے عداوت نہیں رکھتا اور مینہ اور روشنی اپنے راستوں اور ناراستوں کو برابر بخشتا ہے جس مذہب میں لعنتیں جائز ہوں اُنکے پیروؤں کو اختیار ہے مانیں اور مانگیں۔ لیکن ہم شاہ سلامتی کے فرزند ہیں اور جیسا ہم اپنے لئے دعائے خیر اور رحمت اور بخشش کے طالب ہیں ویسا ہی بعوض لعنت کے ہم آپ صاحبوں کے لئے بھی خواہان برکت کے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنی بیحد رحمت سے صراط مستقیم آپ کو عطا کرے۔ اپنے امن اور ایمان میں لاوے۔ تاکہ جب اِس جہان فانی سے ملک جاودانی کو آپ گذر کریں تو عاقبت بخیر ہووے۔

(جنگ مقدس ص 108، رخ جلد 6 ص 190)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

یہ کلام جو میں سُناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے

(تحفۃ الندوہ ص 5، رخ جلد 19 ص 95)

ہم پر فرض ہوگیا کہ ہم اِس بات پر ایمان لاویں

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

یہ وُہی مُوسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہوگیا کہ ہم اِس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مُردوں میں سے نہیں۔

(نورالحق رخ جلد 8 ص 69)

قادیان کے آریہ اور ہم ٭

ہمارے نشانوں کے گواہ
لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

قادیان میں لالہ ملاوامل نے اشتہار میں میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص محض مکار فریبی ہے اور صرف دوکاندار ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم جلد 20 صفحہ 415)

———٭٭٭———

حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود نے فرمایا

شرمپت قسم کھا کر بتلا دے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک دفعہ اُسکو اور ملاوامل کو صبح کے وقت یہ الہام بتایا گیا تھا کہ آج ارباب سرور خان نام ایک شخص کا روپیہ آئے گا اور وہ ارباب محمد لشکر خان کا رشتہ دار ہوگا۔ تب ملاوامل وقت پر ڈاکخانہ میں گیا اور خبر لایا کہ سرور خان کا اسقدر روپیہ آیا۔ مگر ساتھ ہی یہ عذر کیا کہ کیونکر معلوم ہو کہ یہ فلاں شخص کا رشتہ دار ہے۔ تب اس کے تصفیہ کے لئے ان کے روبرو مردان میں بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ کی طرف خط لکھا گیا تھا جو ان دنوں میں میرے سخت مخالف ہیں۔ اُن کا جواب آیا کہ ارباب سرور خان ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے۔

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 23 رخ جلد 20 صفحہ 434)

٭٭٭

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

٭ عرصہ گذرتا ہے خدا نے مجھے یہ خبر دی کہ ہر ایک راہ سے مال آئیگا۔

٭ یعنی یہ کہ دشمن بہت زور لگائیں گے کہ تا یہ عروج اور یہ نشان اور یہ رجوع خلائق ظہور میں نہ آوے۔ اور لوگ مالی مدد نہ کریں۔ لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ اپنی پیشگوئی کو پوری کرے گا۔

٭ فتوحات مالی کا یہ حال ہے کہ اب تک کئی لاکھ روپیہ آچکا ہے۔

بائبل میں لکھا ہے: ڈاکوؤں کے ڈیرے سلامت رہتے ہیں اور جو خدا کو غصہ دلاتے ہیں وہ محفوظ رہتے ہیں اُن ہی کے ہاتھوں کو خدا خوب بھرتا ہے۔ (ایوب 12:6)

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 4، صفحہ 7، صفحہ 11 رخ جلد 20 صفحہ 422، صفحہ 423، صفحہ 427)

٭٭٭

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

اس نشان کے سب آریوں میں سے بڑھ کر گواہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان ہیں۔

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 7 رخ جلد 20 صفحہ 423)

٭٭٭

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں قادیان میں لالہ ملاوامل نے لالہ شرمپت کے مشورہ سے اشتہار دیا جس کو قریباً تین برس گذر گئے۔ اس اشتہار میں میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص محض مکار فریبی ہے اور صرف دوکاندار ہے لوگ اس کا دھوکا نہ کھاویں۔ مالی مدد نہ کریں۔ ورنہ اپنا روپیہ ضائع کریں گے۔

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 9 رخ جلد 20 صفحہ 425) ٭٭٭

٭ ۲۰ فروری ۱۹۰۶ء کو شائع ہوئی

حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود نے فرمایا

بھلا لالہ شرمپت قسم کھا کر کہے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب نواب محمد حیات خان سی۔ایس۔آئی معطل ہو گیا تھا اور کوئی برّیت کی اُمید نہیں تھی اور اُس نے مجھ سے دُعا کی درخواست کی تھی تو میرے پر خدا نے ظاہر کیا تھا کہ وہ بری کیا جائیگا۔ اور میں نے کشفی نظر سے اس کو عدالت کی کرسی پر بیٹھا دیکھا تھا اور یہ بات میں نے اُس کو بتا دی تھی اور نہ صرف اُسکو بلکہ بہتوں کو بتائی تھی۔ چنانچہ کشن سنگھ آریہ بھی اس کا گواہ ہے۔ اگر یہ سچ نہیں تو قسم کھائے۔

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 23 رخ جلد 20 صفحہ 439)

❀ ❀

آپ نے فرمایا کہ:

اور پھر لالہ شرمپت قسم کھا کر بتا دے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب پنڈت دیانند[1] نے پنجاب میں آکر بہت شور کیا اور خدا کے برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں تحقیر کی۔ اور خدا کے تمام مقدس نبیوں کو سونے کھوٹے کی طرح قرار دیا۔ تب میں نے شرمپت کو کہا کہ خدا نے میرے پر ظاہر کر دیا ہے کہ اب اس کی موت کا دن قریب ہے۔ وہ بہت جلد مرے گا کیونکہ اس کا دل مر گیا ہے۔ چنانچہ وہ اس پیشگوئی کے بعد صرف چند دنوں میں ہی اجمیر میں مر گیا اور اپنی حسرتیں اپنے ساتھ لے گیا۔

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 23 رخ جلد 20 صفحہ 439)

❀ ❀

آریہ سماج ؟!!

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: خدا نے ایک مدّت سے کئی بار مجھے خبر دے رکھی تھی کہ آریہ سماج کی عمر اَب خاتمہ پر ہے۔ چنانچہ مَیں نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۶۶ میں جو ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی تھی خدا تعالیٰ سے الہام پاکر پیشگوئی مندرجہ ذیل جو صفحہ ۶۶ کی سطر ۷، ۸ میں ہے شائع کی تھی اور وہ یہ ہے۔ وُہ مذہب (یعنی آریہ مذہب) مُردہ ہے اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہونگے کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لوگے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ رخ جلد 22 صفحہ 608)

مطبوعہ 1907ء

❀ ❀

[1] پنڈت دیانند جس کا عقیدہ بجائے بہت سے دیوی دیوتاؤں کے ایک خدا کی پرستش کرنا تھا 1875ء میں ایک خاص مسلک کی بنیاد ڈالی جسے آریہ سماج کہتے ہیں۔ آج اس مذہب کے ماننے والوں کی تعداد ستر لاکھ (7000000) ہے۔ (خدا اور تصور خدا صفحہ 137، 138 تحریر علامہ نیاز فتح پوری)

حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود نے فرمایا

یہ چند پیشگوئیاں بطور نمونہ میں اس وقت پیش کرتا ہوں - اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب بیان صحیح ہے اور کئی دفعہ لالہ شرمپت سن چکا ہے - اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندر اس کی سزا نازل کرے - آمین ولعنۃ اللہ علی الکاذبین -

(قادیان کے آریہ اور ہم ص26، رخ جلد 20 ص442
مطبوعہ 20 فروری 1907ء)

٭٭

حضرت مرزا کا الہام بیان فرمایا

یہ تو شرمپت کی نسبت لکھا گیا - اور ملاوا مل اس کا دوست بھی اس میں شریک ہے اس کو چاہیئے کہ اس بات کی قسم کھا دے کہ کیا میرے والد صاحب کی وفات کے بعد الہام اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا مہر پر کھدوانے کے لئے اس کو امرتسر میں نے نہیں بھیجا تھا ؟ اور کیا پانچ روپے اجرت دیکر وہ مہر نہیں لایا تھا اور کیا اس زمانہ میں اس عروج اور شان و شوکت اور رجوع خلائق کا نام و نشان تھا ؟ اور کیا یہ تمام پیشگوئیاں اس کو نہیں بتائی گئی تھیں ؟ جس کے لئے وہ بھیجا گیا تھا - یعنی اس کو یہ بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر ملی تھی کہ شنبہ کے روز آفتاب کے غروب کے بعد میرا والد فوت ہو جائے گا اور مجھے کچھ غم نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ میں تیرا متکفل ہونگا - اور تیری حاجات پوری کرنے کے لئے میں کافی ہونگا - اور یہ تخمیناً پینتیس یا چھتیس برس کا الہام ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں ایسا پوشیدہ تھا جیسا کہ ایک ٹکڑہ کسی جوہر کا سمندر کی تہ کے نیچے پوشیدہ ہو -

(قادیان کے آریہ اور ہم ص26، رخ جلد 20 ص442)

پھر فرمایا :

خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑے گا

ایسا ہی ملاوا مل کو چاہیئے کہ چند روزہ دنیا سے محبت نہ کرے اور اگر ان بیانات سے انکاری ہے تو میری طرح قسم کھا دے کہ یہ سب افتراء ہے اور اگر یہ باتیں سچ ہیں تو ایک سال کے اندر میرے پر اور میری تمام اولاد پر خدا کا عذاب نازل ہو - آمین - ولعنۃ اللہ علی الکاذبین -
اور یاد رہے کہ یہ لوگ اس طرح پر قسم نہ کھائیں گے بلکہ حق پوشی کا طریق اختیار کرینگے اور سچائی کا خون کرنا چاہیں گے - تب بھی میں امید رکھتا ہوں کہ حق پوشی کی حالت میں بھی خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑے گا - کیونکہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کی بے عزتی خدا کی بے عزتی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم ص27، رخ جلد 20 ص443)

٭٭

حضرت مسیح موعود نے آخر میں فرمایا

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں۔ اور اگر یہ جھوٹ ہیں تو خدا ایک سال کے اندر میرے پر اور میرے لڑکوں پر تباہی نازل کرے اور جھوٹ کی سزا دے۔ آمین۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

(مجموعہ اشتہارات ... ص 27، رخ جلد 22 ص 441 ... 1907ء)





۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء مبارک احمد کی وفات

حضرت مرزا صاحب نے تحریر فرمایا

میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہنچا تھا جب وہ فوت ہو گیا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 576)
(... جلد 9 ص 379)



یقیناً سمجھو کہ خدا کی حجت تم پر پوری ہو چکی۔ اب تم کسی طرف بھاگ نہیں سکتے۔ جو شخص خدا کے نشان کو بے عزتی سے دیکھتا ہے وہ اول درجہ کا خبیث فطرت اور ناپاک طبع ہوتا ہے۔

بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق مگر یہ یاد رکھ اک دن ندامت آنیوالی ہے

(حقیقۃ الوحی ۔ رخ جلد 22 ص 595)



حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا

میری کوئی پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کر دوں گا کہ میں کاذب ہوں

(اربعین نمبر 4 ص 119 ، رخ جلد 17 ص 461 حاشیہ)



لجنہ اماء اللہ کو نصیحت

حضرت مسیح موعود نے فرمایا

اگر مرد اپنی قوت مردمی میں پوری پوری تسلی کرنے پر قادر ہو تو عورت یہ عذر نہیں کر سکتی کہ دوسری بیوی کیوں کی ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 159)

* * *

بد ذات بیوی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

عورتوں میں یہ بھی ایک بدعادت ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور شور مچاتے ہیں اور اس بندہ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ایسے ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں۔ مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں۔ پھر جو شخص اللہ رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیوں بُرا کہا جائے۔ ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکموں کا مقابلہ کرتی ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان کی بہنیں اور بھائی ہیں کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بد ذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

(منقول از الحکم جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۶ کالم ۲)

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 69)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں۔ پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل صفحہ 75)



حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

خاوندوں کی حاجت براری کے بارے میں جو عورتوں کی فطرت میں ایک نقصان پایا جاتا ہے جیسے ایام حمل اور حیض نفاس میں یہ طریق بابرکت اُس نقصان کا تدارک تام کرتا ہے اور جس حق کا مطالبہ مرد اپنی فطرت کی رُو سے کر سکتا ہے وہ اُسے بخشتا ہے۔ ایسا ہی مرد اور کئی وجوہات اور موجبات سے ایک سے زیادہ بیوی کرنے کیلئے مجبور ہوتا ہے مثلاً اگر مرد کی ایک بیوی تغیر عمر یا کسی بیماری کی وجہ سے بدشکل ہو جائے تو مرد کی قوتِ فاعلی جس پر سارا مدار عورت کی کارروائی کا ہے بیکار اور معطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر مرد بدشکل ہو تو عورت کا کچھ بھی حرج نہیں کیونکہ کارروائی کی کل مرد کو دی گئی ہے اور عورت کی تسکین کرنا مرد کے ہاتھ میں ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام رخ جلد 5 ص 282)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

تحقیق کے رُو سے بعض اس قسم کی بھی عورتیں ہوتی ہیں کہ قوت رجولیت اور انثیت دونوں اُن میں جمع ہوتی ہیں اور کسی تحریک سے جب اُن کی منی جوش مارے تو حمل ہو سکتا ہے۔
(چشمہ معرفت رخ جلد 23 ص 226)

میری حالت مردمی کالعدم تھی

حضرت مسیح موعود نے فرمایا

دو مرضیں یعنے ذیابیطس اور دردِ سر دورانِ سر قدیم سے میرے شاملِ حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔ اِس لئے میری حالت مردمی کالعدم تھی۔ اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ اِس لئے میری اِس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا۔

ایک خط مولوی محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے ہمدردی کی راہ سے میرے پاس بھیجا کہ آپ نے شادی کی ہے اور مجھے حکیم محمد شریف کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اِس لائق نہ تھے۔ غرض اِس ابتلا کے وقت میں نے جناب الٰہی میں دُعا کی۔ اور مجھے اس نے رفع مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائیں بتلائیں۔ اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے مُنہ میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ وہ دوائیں نے طیار کی۔ اور اسمیں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے معلوم کر لیا کہ وہ پُر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دُنیا میں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی اور چار لڑکے مجھے عطا کئے گئے۔

میں اس زمانہ میں اپنی کمزوری کی وجہ سے ایک بچہ کی طرح تھا۔ اور پھر اپنے تئیں خداداد طاقت میں پچاس مرد کے قائم مقام دیکھا۔ اِسلئے میرا یقین ہے کہ ہمارا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ (ضمیمہ تریاق القلوب ص 75، 76 رخ جلد 15 ص 203، 204)

مسیح موعود نے کہا: میں نے ایک [illegible] دیکھا [illegible] ... اس [illegible] ... کا کشف ہو؟ ملفوظات جلد 9 ص 83

اجماع

اجماع کے متعلق حضرت مسیح موعود کی رائے

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

مسیح موعود فرماتے ہیں:

ہم گواہ ہیں کہ خدا نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ اب اُن کے زندہ کرنے میں دین کی ہلاکت ہے۔ اور اس خیال میں مگرنا خواہ مخواہ کی خاک بیزی ہے۔ اسلام میں پہلا اجماع یہی تھا کہ کوئی نبی گذشتہ نبیوں میں سے زندہ نہیں ہے۔ جیسا کہ آیت ما محمدٌ الا رسول قد خلت من قبله الرسل سے ثابت ہے۔ خدا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بہت بہت اجر دے جو اس اجماع کا موجب ہوئے۔ اور منبر پر چڑھ کر اس آیت کو پڑھ سنایا۔

([illegible])

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

جس اجماع میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل نہیں ہیں بلکہ اُسکے صریح مخالف ہیں وہ اجماع کیسا اور کیا حقیقت رکھتا ہے۔

([illegible])
([illegible])

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

اجماع کے بارے میں امام احمد رضی اللہ عنہ کا قول نہایت تحقیق اور انصاف پر مبنی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اجماع کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لئے سچی اور کامل دستاویز قرآن اور حدیث ہی ہے باقی ہیچ۔

([illegible])
([illegible])

علامہ شیخ محمد بن احمد سفارینی لکھتے ہیں

"وقد انعقد اجماع الامة على انه ينزل ويحكم بهذه الشريعة المحمدية وليس ينزل بشريعة مستقلة عند نزوله من السماء وان كانت النبوة قائمة به وهو متصف بها"

کہ اس امر پر امت کا اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلے دیں گے اور اپنے آسمان سے نزول کے وقت وہ کوئی مستقل شریعت نہیں لائیں گے اگرچہ ان کی نبوت قائم ہو گی اور وہ نبوت سے متصف ہی ہوں گے۔ (لوامع الانوار البهية جزء ۲ ص [illegible])

———⊛⊛⊛———

کیا نبی کا نام مرکب ہوتا ہے؟

جیسا کہ یہ نام مرکب ہیں

کریم بخش سلطان احمد عبدالوہاب عبدالقادر عبدالخالق کرم دین عبدالغیاث محمد شفیع عبدالمجید صدیق حسن اور غلام احمد

انبیاء کرام کے نام مرکب نہیں ہوتے

حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل حضرت موسیٰ حضرت ایوب حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ

پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے اپنی کتاب سیف چشتیائی میں مجھے چور کہا

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب نزول المسیح میں فرماتے ہیں

پیر صاحب فرماتے ہیں کہ اس کتاب اعجاز المسیح میں جو دو سو صفحہ کی کتاب ہے چند فقرے جو اکٹھا کرنے کی حالت میں بیس سطر سے زیادہ نہیں ہیں ان میں سے بعض مقامات حریری اور بعض قرآن شریف سے اور بعض کسی اور کتاب سے مسروقہ ہیں اور بعض کسی قدر تغییر تبدیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور بعض عرب کی مشہور مثالوں میں سے ہیں۔ (نزول المسیح صفحہ 66، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 444)

ڈاکٹر اقبال نے کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ علم الیقین عین الیقین حق الیقین جیسے مضامین مرزا کی کتابوں سے چرا لیے
تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 119

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

دس بارہ فقرے جن میں سے کوئی آیت قرآن شریف کی اور کوئی عرب کی مثال اور کوئی مقولہ ان کے حریری یا ہمدانی کے کسی فقرہ سے توارد تھا صرف چند فقرے پیش کر کے یہ کہنا کہ یہ مسروقہ ہیں یہ اس درجہ کی بے حیائی ہے جو بجز پیر مہر علی شاہ کے کون ایسا کمال دکھلا سکتا ہے۔ (نزول المسیح صفحہ 72، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 450)

پیر صاحب بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے لاہور میں پہنچ گئے تھے مگر مرزا بھاگ گیا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

اگر میرے خدا نے اس مباحثہ میں مجھے غالب کر دیا اور مہر علی شاہ صاحب کی زبان بند ہو گئی۔ نہ وہ فصیح عربی پر قادر ہو سکے اور نہ وہ حقایق و معارف سورہ قرآنی میں سے کچھ لکھ سکے یا یہ کہ اس مباحثہ سے انہوں نے انکار کر دیا تو ان تمام صورتوں میں ان پر واجب ہوگا کہ وہ توبہ کر کے مجھ سے بیعت کریں ... یاد رہے کہ مقام بحث بجز لاہور کے کہ جو مرکز پنجاب ہے اور کوئی نہ ہوگا۔ اور اگر میں حاضر نہ ہوا تو اس صورت میں بھی کاذب سمجھا جاؤں گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 330، 331)

مسیح موعود نے کہا: یہ الہام ابتلاء کے ایام میں پھر فرمایا: اس وقت جو ہونا چاہیے ہوتا ہے اور بیسیوں خطوط اطراف سے اس مضمون کے آتے تھے کہ مہر علی شاہ نے مرزا صاحب کی ساری شرطیں منظور کر لیں پھر وہ مقابلہ تفسیر کیوں نہ آئے
ملفوظات جلد 2 صفحہ 118

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میں بہر حال لاہور پہنچ جاتا۔ مگر میں نے سنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتھ ہیں۔ اور ایسا ہی لاہور کے اکثر سفلہ اور کمینہ طبع لوگ گلی کوچوں میں مستوں کی طرح گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور نیز مخالف مولوی بڑے جوشوں سے وعظ کر رہے ہیں کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔ تو اس صورت میں لاہور میں جانا بغیر کسی احسن انتظام کے کس طرح مناسب ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 350)

مسیح موعود نے کہا: براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے کہ قتل وغیرہ منصوبوں سے میں بچایا جاؤں گا
حقیقۃ الوحی جلد 22 صفحہ 234

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

مجھے معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے گلی کوچے میں پیر صاحب کے مرید اور ہم مشرب شہرت دے رہے ہیں کہ پیر صاحب تو بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے لاہور میں پہنچ گئے تھے مگر مرزا بھاگ گیا اور نہیں آیا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 350)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

میری نسبت کہتے ہیں کہ دیکھو اس شخص نے کس قدر ظلم کیا کہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ جیسے مقدس انسان بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے صعوبت سفر اٹھا کر لاہور میں پہنچے مگر یہ شخص اس بات پر اطلاع پا کر اپنے گھر کے کسی کوٹھے میں چھپ گیا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 349، 370)

حقیقۃ الوحی جلد 22 صفحہ 234

تبلیغ

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں

خدا میری نسبت اشارہ کرکے فرماتا ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا" پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے کہ کوئی شخص میری جماعت میں سے خدا کا کام اپنے گلے ڈال کر میرے مخالفوں پر ناجائز حملے شروع کرے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 546)

بائبل میں لکھا ہے

وہ ایک ہی دستر خوان پر بیٹھکر جھوٹ بولینگے

دانی ایل ۱۱-۲۷

****

جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت ۲۰۰۰ء

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۵واں جلسہ سالانہ ۲۸، ۲۹ اور ۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء

جلسہ کا ایک اہم پروگرام عالمی بیعت کا تھا۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھویں عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی جس میں صرف گزشتہ ایک سال میں ۱۷۷ ممالک کی ۳۳۸ قوموں کے ۴ کروڑ ۱۳ لاکھ ۸ ہزار ۳۷۶ افراد بیعت کرکے اسلام احمدیت میں شامل ہوئے۔ (الفضل انٹرنیشنل (۴) اگست ۲۰۰۰ء تا ۱۷ اگست ۲۰۰۰ء)

الفضل انٹرنیشنل (۴) ۱۹ مئی ۲۰۰۰ء تا ۲۵ مئی ۲۰۰۰ء

۱۹۹۳ء

یکم اگست ۱۹۹۳ء کو مذہبی دنیا کا ایک زبردست اور حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا جبکہ انگلستان میں دنیا بھر کی ۱۱۵ قوموں کے دو لاکھ چار ہزار تین سو آٹھ (۲۰۴،۳۰۸) افراد نے ڈش انٹینا کے ذریعے مواصلاتی سیاروں کے رابطے سے کلمہ طیبہ پڑھ کر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے دین حق اسلام احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔

۱۹۹۴ء

جبکہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۴ء کو ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ قوموں کے ۱۲۰ زبانیں بولنے والے چار لاکھ ۲۱ ہزار ۷۵۳ افراد نے انگلستان کے جلسہ کے تیسرے روز حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

باقی سالوں میں بیعت کنندگان کے اعداد و شمار

سال	تعداد بیعت کنندگان
۱۹۹۵ء	۸ لاکھ ۴۷ ہزار ۷۲۵
۱۹۹۶ء	۱۶ لاکھ ۲ ہزار ۷۲۱
۱۹۹۷ء	۳۰ لاکھ ۴ ہزار ۵۸۵
۱۹۹۸ء	۵۰ لاکھ ۴ ہزار ۵۹۱
۱۹۹۹ء	ایک کروڑ ۸ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۲۶

وہ لوگ جنہوں نے "آنے والے مرد آسمانی" کو قبول کیا ان کی تبلیغی مہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی برکات و ثمرات سے ہمکنار ہوتی چلی جا رہی ہے اور امام جماعت احمدیہ ہر سال کرہ ارض کے مختلف ملکوں کے لئے بیعت کا ایک ٹارگٹ مقرر کرتے ہیں۔

غرض مذکورہ اعداد و شمار اس امر کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ یہ الٰہی منصوبہ ہے۔ دیگر تحریکوں یا سر اقبال کے مجدد جمال الدین افغانی کے منصوبہ کی طرح کوئی کاغذی سکیم نہیں ہے اور غلبہ اسلام کا دعویٰ کوئی بڑ لانی یا افسانوی دعویٰ نہیں ہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد

دو کروڑ اور چار کروڑ کی باتیں

راولپنڈی کے ایک صاحب کے مفسدانہ خط پر مختصر تبصرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۸ ر ستمبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۸ ر تبوک ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

لیکن اس مضمون کو شروع کرنے سے پہلے میں ایک صاحب کے جو راولپنڈی سے تعلق رکھتے ہیں ایک بہت مفسدانہ خط کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں اور الفاظ میرے ہونگے لیکن وہ لکھتے ہیں کہ ایک زمانہ تھا کہ آپ زبانی خطبے دیا کرتے تھے اور بڑا جلال اور جمال پایا جاتا تھا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دماغ میں نقص پیدا ہو گیا ہے اس لئے آپ کو تحریر سے پڑھنا پڑتا ہے اور ہر دفعہ نظر تحریر پر ہی رہتی ہے، زبانی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پہلے جلال بھی ہوتا تھا اور جمال بھی اب نہ وہ جمال رہا نہ وہ جلال رہا۔ تو میں ان صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ کو جمال مطلوب ہے تو میری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جمال سے آپ کے سارے اندھیرے دور فرمادے اور دل کو روشن کر دے اور احمدیت کی صداقت پر کامل ایمان عطا فرمائے۔

اگر آپ جلال چاہتے ہیں تو میری دعا یہ ہے اور میری التجا آپ سے یہ ہے کہ آپ بھی مجھ پر لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کہیں، میں بھی آپ پر لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ پڑھتا ہوں۔ آپ کو خیال ہے کہ یہ دو کروڑ اور چار کروڑ کی باتیں محض جھوٹ اور مفسدہ ہے جو میں نے اپنے نفس سے بنائی ہیں اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ تمام تر باتیں سچی ہیں، ایک بھی ان میں جھوٹ نہیں ہے۔ پس اگر آپ کا یہی خیال ہے کہ آپ کو جلال چاہئے تو میں آپ کو لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کہنے کے لئے اپنی طرف بلاتا ہوں اور اس کے باوجود کہ میں جانتا ہوں کہ خدا کا غضب آپ پر نازل ہوا تو آپ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ مگر پھر بھی میری یہی دعا ہے کہ اللہ اپنے غضب سے پہلے آپ کو بچالے اور آپ کو اپنے دل کے مفسدوں اور وساوس سے نجات بخشے۔

ان کو یہ خیال نہیں آیا کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جو اتنی مجالس سوال و جواب کرتا ہوں میرے ہاتھ میں تو کوئی کاغذ نہیں ہوتا۔ کیا دیکھ کر پڑھ رہا ہوتا ہوں۔ اور کچھ نہیں تو جرمنی میں اس دفعہ کثرت سے مجالس سوال و جواب ہوئی ہیں کوئی کاغذ کا پرزہ میں نے ہاتھ میں نہیں پکڑا ہوتا تھا اور جب جلال کی باتیں ہوتی تھیں تو نعرہ ہائے تکبیر سے تمام مجمع گونج اٹھتا تھا۔ جب جمال کی باتیں ہوتی تھیں تو بے شمار درود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور آپ کے صحابہ پر لوگ پڑھتے تھے۔ تو کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ میں لوگوں کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مخاطب ہوتا تھا اور کبھی ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی کاغذ کا میرے ہاتھ میں نہیں ہوا۔ لیکن جس نے آنکھیں بند کر لی ہوں اس کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ بہر حال میں آپ کا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں وہی ہمارے درمیان بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

جو بیعتوں کا میں نے ذکر کیا تھا وہ لازماً ہوئی ہیں کوئی اس میں شک نہیں ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہونگی۔ اور اگر آپ کو یہ قبول نہیں ہے تو پھر میں یہی کہتا ہوں کہ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ اپنے غیظ سے تمہارے دل پھٹ جائیں۔ اس کے سوا میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں رہا۔ ابھی تو آگے بھی اگلا سال بھی اور بیعتوں کا آنے والا ہے اس لئے تیاری کر لیں۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس پڑھتا ہوں اور لازماً یہ اقتباس مجھے پڑھنے ہی پڑیں گے یہ سارے تو زبانی یاد ہو ہی نہیں سکتے۔

(الفضل انٹرنیشنل (۵) ۲۰ ر اکتوبر ۲۰۰۰ء تا ۲۶ ر اکتوبر ۲۰۰۰ء)

گویا خدا آسمان سے نازل ہوا

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا وہ اسیروں کو رستگاری بخشیگا اور اُن کو جو شبہات کے زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء

(ازالہ اوہام (حصہ اوّل) رخ جلد 3 صفحہ 180)

حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود نے فرمایا

اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائیگا جس میں میں رُوح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور مظہر الحق والعلاء ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 95، 96۔ رخ جلد 17 صفحہ 181، 182)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 30 جولائی 2000ء کو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا:۔

نشانات صداقت میں حضرت مسیح موعود نے ایک وعدہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک اور شخص کھڑا کیا جائے گا"۔(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۲،۱۸۱)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

میری عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ میرے لئے دعا کریں خدا مجھے ہی وہ مبارک وجود بنادے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے ہے اور فرمایا یہ وعدہ ہے کہ تیری نسل سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ اس دعا نے مجھے بہت دردناک کر دیا ہے اور میں اسی درد کے ساتھ آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے لئے دعائیں کریں۔ (الفضل انٹرنیشنل (۱۰)۶/اکتوبر ۲۰۰۰ء تا ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۰ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

جیسا کہ صوفیوں کے نزدیک مانا گیا ہے کہ مراتب وجود دوریہ ہیں۔ اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے اپنی خو اور طبیعت اور دلی مشابہت کے لحاظ سے قریباً اڑھائی ہزار برس اپنی وفات کے بعد پھر عبداللہ پسر عبدالمطلب کے گھر میں جنم لیا۔ اور محمد کے نام سے پکارا گیا صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور مراتب وجود کا دوریہ ہونا قدیم سے اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی سنت اللہ میں داخل ہے۔ نوع انسان میں خواہ نیک ہوں یا بد ہوں یہی عادت اللہ ہے کہ ان کا وجود خو اور طبیعت اور تشابہ قلوب کے لحاظ سے بار بار آتا ہے جیسا کہ آیت تشابہت قلوبہم[1] اس کی مصدق ہے اور تمام صوفیوں کا یہ خیال ہے کہ اگرچہ مراتب وجود دوری ہیں۔ مگر مہدی معہود بروزات کے لحاظ سے پھر دنیا میں نہیں آئیگا کیونکہ وہ خاتم الاولاد ہے اور اس کے خاتمہ کے بعد نسل انسانی کوئی کامل فرزند پیدا نہیں کریگی باستثناء اُن فرزندوں کے جو اس کی حیات میں ہوں کیونکہ بعد میں بہائم سیرت لوگوں کا غلبہ ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی محبت بالکل دلوں سے جاتی رہیگی اور نفس پرست اور شکم پرست بنجائیں گے۔

(تریاق القلوب ص 349، رخ جلد 15 ص 477 حاشیہ)



۲۰ گھنٹے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہو اسے نبی کہا جاتا ہے۔

یاد رکھو کہ سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گا۔ (ملفوظات جلد 10 ص 452، 26 مئی 1908ء بمقام لاہور)

(اس بیان کے ۲۰ گھنٹے کے بعد مسیح موعود وفات پاگئے)



محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں: جو شخص اپنے آپ کو لوگوں پر جھوٹ باندھنے کا عادی بنالے آہستہ آہستہ اس کی یہ عادت اسے خدا پر جھوٹ باندھنے پر بھی دلیر کر دیتی ہے کیونکہ طبیعت اسے دھوکا دیتی ہے۔

جو شخص جان بوجھ کر خدا پر افترا باندھے اور اس کی طرف وحی منسوب کرے جو اس نے اس شخص کو نہ کی ہو تو خدا تعالیٰ اسے جلد پکڑ لیتا ہے۔ (الفتوحات المکیہ جزء ۱ ص ۳۲۹ باب فی مباشرۃ الحائض) (خاتمیت / حدیث ۱۹)

[1] البقرۃ: ۱۱۹

علماء نے نبی اور رسول میں فرق کرتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے، مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا

رسول اور نبی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

الشیخ محمد بن احمد السفارینی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: "وَرُسُلُ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم کَمَا فِیْ صَحِیْحِ ابْنِ حِبَّانَ عَنْ عَدَدِ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا۔ اَلرُّسُلُ مِنْهُمْ ثَلٰثُمِائَةٍ وَثَلَاثَ عَشَرَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ۔"

"کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا جیسا کہ صحیح ابن حبان میں ہے کہ انبیاء کی تعداد کتنی ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ان میں سے تین سو تیرہ یا تین سو چودہ رسول ہیں۔"

(لوامع الانوار البھیة جزء ۲ ص ۲۶۵ الباب الخامس فی ذکر النبوۃ)

"حضرت موسیٰ کی والدہ سے بطور الہام خدا کا کلام کرنا۔ مریم سے بطور الہام خدا کا کلام کرنا۔ حواریوں سے بطور الہام خدا کا کلام کرنا خود قرآن شریف میں مندرج اور مرقوم ہے حالانکہ ان سب میں سے نہ کوئی نبی تھا اور نہ کوئی رسول تھا۔"

براہین احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۲ ۲۴۳ (حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

علامہ ابو الفضل شہاب الدین السید محمود الآلوسی البغدادی اپنی تفسیر زیر آیت وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی میں نبی اور رسول کے متعلق علماء کے ان اقوال کو تحریر فرماتے ہیں:

۱۔ کہ رسول اس مرد آزاد کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے نئی شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہو تاکہ وہ لوگوں کو اس کی پیروی کی دعوت دے اور نبی اسے بھی کہتے ہیں اور اس شخص کو بھی کہتے ہیں جسے کسی پہلی شریعت کی مضبوطی اور تائید کے لیے بھیجا گیا ہو۔

۲۔ رسول اُسے کہتے ہیں جو آزاد مرد ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے ایک قوم کی طرف ایسی شریعت کے ساتھ بھیجا ہو جو اس قوم کے لیے نئی ہو، خواہ وہ اپنی ذات میں نئی نہ ہو جیسے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا جرہم قبیلہ کی طرف تو وہ شریعت ابراہیم علیہ السلام ہی اُن کے پاس لائے جو گو نئی تو نہ تھی لیکن جرہم قبیلہ کے لیے نئی ہی تھی اور نبی اسے بھی کہتے ہیں اور اس شخص کو بھی جو ایسی نسبتاً نئی شریعت کے ساتھ بھی نہ بھیجا گیا ہو۔

۳۔ رسول وہ خدا تعالیٰ کا بندہ ہوتا ہے جسے معجزہ اور کتاب جو اس پر نازل ہو دونوں چیزیں دی گئی ہوں اور نبی (غیر رسول) وہ ہوتا ہے جس پر کوئی کتاب نازل نہ ہوئی ہو۔

۴۔ رسول وہ ہوتا ہے کہ جسے کوئی کتاب دی گئی ہو یا وہ پہلی شریعت کے بعض احکام کو منسوخ کرے اور نبی وہ ہوتا ہے جسے نہ کوئی کتاب دی گئی ہو اور نہ ہی وہ شریعت سابقہ کے احکام کو منسوخ کرے۔ (تفسیر روح المعانی)

(ذاتیات التحریر ص ۱۷)

ارشادات فرمودہ حضرت مسیح موعود

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

"یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ میں ہمیشہ اپنے سفر کے دنوں میں مسجدوں میں حاضر ہونے سے کراہت ہی کرتا ہوں۔"

(نجم الاسلام جلد ۲ صفحہ ۲۵)

روضۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کیلئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۵ رخ جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۵ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

گناہوں کا چھوڑنا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ ایک ذلیل کام ہے اگر کوئی کہے کہ میں چوری نہیں کرتا۔ زنا نہیں کرتا۔ خون نہیں کرتا۔ اور فسق و فجور نہیں کرتا تو کوئی خوبی کی بات نہیں اور نہ خدا پر یہ احسان ہے کیونکہ اگر وہ ان باتوں کا مرتکب نہیں ہوتا تو اُنکے بد نتائج سے بھی وہی بچا ہوا ہے۔ کسی کو اس سے کیا؟ اگر چوری کرتا گرفتار ہوتا سزا پاتا۔ اس قسم کی نیکی کو نیکی نہیں کہا کرتے۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۹۰)

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا: جس شخص نے مرزا صاحب کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہے۔ تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 349

صاحب الشریعت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف اُن نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب الشریعت کے ماسوا جس قدر مُلہم اور محدّث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بنجاتا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 200 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اُس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔"

(حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 صفحہ 167، 168)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا۔ جب تم کسی عالم کو دیکھو کہ وہ دین کے احکام میں سے زیادہ علاوہ شعر میں مشغول ہے تو جان لو کہ اس سے کچھ بھی نہ ہو سکے گا (کشف المحجوب ۱۴۶)

خاندان کی ترکیب

بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں

حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود نے فرمایا

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہ مادر حسینؓ کی اولاد میں سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار ہے جو اس مہدی سے ملکر مخالفانِ اسلام سے لڑائیاں کرے گا۔ مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں اور ایسے خیالات کے ماننے والے سخت غلطی پر ہیں۔ ایسے مہدی کا وجود ایک فرضی وجود ہے جو نادانی اور دھوکا سے مسلمانوں کے دلوں میں جما ہوا ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں۔ اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں جو غالباً عباسیوں کی سلطنت کے وقتوں میں بنائی گئی ہیں۔ (کشف الغطاء، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 193)

مسیح موعود نے لکھا: محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔" (ازالہ اوہام جلد 3 صفحہ 344)

میں کون ہوں؟

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

- میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہؓ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔ (تریاق القلوب رخ جلد 15 صفحہ 296، 297)

- ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فارس اور بنی فاطمہؓ سے ہے۔ کیونکہ اسی پر الہام الٰہی کے تواتر نے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔ (تریاق القلوب رخ جلد 15 صفحہ 297)

- بعض بزرگ دادیاں ہماری شریف سادات کی لڑکیاں تھیں چنانچہ خداتعالیٰ کے بعض الہامات میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس عاجز کے خون کی بنی فاطمہ کے خون سے آمیزش ہے۔ اور در حقیقت وہ کشف براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۳ کا جس میں لکھا ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرا سر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مادر مہربان کی طرح اپنی ران پر رکھا ہوا ہے۔ اس سے بھی یہ اشارہ نکلتا ہے۔ (تریاق القلوب رخ جلد 15 صفحہ 273 حاشیہ)

- بعض دادیاں ہماری شریف اور مشہور خاندان سادات سے ہیں لیکن مغل قوم کے ہونے کے بارے میں خداتعالیٰ کے الہام نے مخالفت کی ہے۔ (تریاق القلوب رخ جلد 15 صفحہ 273 حاشیہ)

- اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے نہ مغلیہ۔ نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہو گیا۔ (حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 صفحہ 81 حاشیہ)

- میں باپ کے لحاظ سے قوم کا مغل ہوں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم رخ جلد 21 صفحہ 243)

مسیح موعود نے لکھا: میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہامِ الٰہی کے اور کچھ ثبوت نہیں۔" (تحفہ گولڑویہ رخ جلد 17 صفحہ 116)

مسیح موعود نے کہا: میرے چچا زاد بھائی مرزا نظام الدین نے آپ کو قوم مغل برلاس منسوب کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 95)

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍۙ سورۃ القلم

زنیم کے معنے ہوتے ہیں کہ وہ شخص جو کسی قوم کا فرد تو نہیں مگر اپنے آپ کو اس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ (تفسیر صغیر 763 مرزا بشیر الدین محمود احمد)

پنڈت لیکھرام پشاوری

میرزا غلام احمد اور لیکھرام
کے مابین
وہ معاہدہ جو نشانوں کے دیکھنے کے لئے تحریر پایا تھا

* اگر کوئی پیشگوئی لیکھرام کو بتلائی جائے اور وہ سچی ہو تو وہ ہندو مذہب کی سچائی کی دلیل ہوگی اور فریق پیشگوئی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ آریہ مذہب کو اختیار کرے۔

* اور اگر پیشگوئی کرنیوالا سچا نکلے تو اسلام کی سچائی کی یہ دلیل ہوگی اور پنڈت لیکھرام پر واجب ہوگا کہ مذہب اسلام قبول کرے۔

(مجموعہ اشتہارات ... جلد 1 صفحہ 117)

6 مارچ 1897ء کو لیکھرام قتل ہوا

لیکھرام کے قتل کے بعد مسیح موعود فرماتے ہیں

مسیح موعود نے لکھا: "لیکھرام کے مارے جانے کی نہ میں نے خود پیشگوئی کی اور نہ میں نے اس کو مشتہر کیا۔" 126 مجموعہ اشتہارات جلد سوم

لیکھرام کے متعلق ایک پیشگوئی تھی کہ یقضیٰ امرہ فی ست یعنی چھ میں اس کا کام تمام کیا جائے گا۔ اب تک مجھے معلوم نہیں کہ یہ پیشگوئی ہمارے کسی اشتہار یا کتاب میں یا ہمارے کسی دوست کی تالیف میں چھپ گئی یا نہیں۔ لیکن ہماری جماعت میں اس کی عام شہرت ہے اور یقین ہے کہ دوسروں تک بھی یہ پیشگوئی پہنچی ہوگی . . . بٹالوی صاحب اگر اس زبانی روایت سے انکار کرتے ہیں تو حدیثوں کے قبول کرنے میں انہیں بڑی مشکل پڑیگی کیونکہ وہ نہ صرف روایتیں ہیں بلکہ کم سے کم سو ڈیڑھ سو برس بعد یہ لکھی گئیں۔ جو بات تازہ ہو اور جس کے دیکھنے سننے والے زندہ موجود ہیں اس سے انکار کرنا عقلمندوں کے نزدیک رسوا ہونا ہے۔ (روحانی خزائن ... حاشیہ ... 1900ء)

پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعود کی گفتگو کے بعد

وہ قریباً دو ماہ تک قادیان میں بھی میرے پاس رہا تھا اور پہلے اسکی ایسی طبیعت نہیں تھی۔ مگر شریر لوگوں نے اسکی طبیعت کو خراب کر دیا۔ اُس نے بڑی خواہش کے ساتھ یہ قبول کیا تھا کہ اگر مجھے معلوم ہوا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور امور غیبیہ کھلتے ہیں تو میں اسلام قبول کرلونگا۔ مگر قادیان کے بعض شریر الطبع لوگوں نے اُس کے دل کو خراب کر دیا اور میری نسبت بھی اُن نالائق ہندوؤں نے بہت کچھ جھوٹی باتیں اُس کو سنائیں تا وہ میری صحبت سے متنفر ہو جائے۔ پس ان بد صحبتوں کی وجہ سے روز بروز وہ ردّی حالت کی طرف گرتا گیا۔ مگر جہاں تک میرا خیال ہے ابتدا میں اس کی ایسی ردّی حالت نہ تھی صرف مذہبی جوش تھا جو ہر ایک اہل مذہب رکھتا ہے کہ اپنے مذہب کی پابندی میں بپابندی حق پرستی و انصاف بحث کرے۔ وہ ایک مرتبہ اپنے قتل کئے جانے سے ایک برس پہلے لاہور کے اسٹیشن پر ایک چھوٹی سی مسجد میں مجھے ملا۔ اور میں وضو کر رہا تھا اور وہ نمستے کر کے چند منٹ کھڑا رہا اور پھر چلا گیا۔ مجھے افسوس ہے کہ اُس وقت نماز کی وجہ سے میں اُس سے بات نہ کر سکا اور مجھے بڑا افسوس ہے کہ قادیان کے ہندوؤں نے اُس کو میری باتیں سننے کا موقع نہ دیا اور محض افتراء سے اُس کو جوش دلایا اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ خون اُن کی گردن پر ہے وہ باوجود اس قدر جوش کے اپنی طبیعت میں ایک سادگی بھی رکھتا تھا۔ کیونکہ شریر لوگوں کی باتوں سے بغیر تفتیش اور تفحص کے متاثر ہو جاتا تھا اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اُس کو ایک گوسالہ سے مشابہت دی۔ بہرحال ہم اُس کی ناگہانی موت سے بغیر افسوس کئے نہیں رہ سکتے۔

(حقیقۃ الوحی۔ ر.خ جلد 22 صفحہ 301، 302)

مرزا صاحب نے 22 مارچ 1897ء کو ایک جلی ضیاء الاسلام پریس قادیان شائع کیا جو اس امر پر زور دیتا ہے کہ ہم کو خبر تھی کہ لیکھرام کا 6 مارچ 97ء کو 6 بجے شام کو مارا جائے گا مگر واقعہ کے بعد یہ اعلان شائع کیا گیا تھا؟ 175 کتاب البریہ جلد 13

❁ ❁ ❁

ہماری معاش

خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں

حضرت مسیح موعود مسجد کے ایک حجرہ میں جو صرف ۶ x ۵ فٹ کے قریب لمبا اور چوڑا تھا رہتے تھے

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 35)

ہم خالی ہاتھ رہ گئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسعود نے فرمایا

جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو بموجب مقتضائے بشریت کے مجھے اس خبر کے سننے سے درد پہنچا۔ اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر وجوہ انہیں کی زندگی سے وابستہ تھے اور وہ سرکار انگریزی کی طرف سے پنشن پاتے تھے اور نیز ایک رقم کثیر انعام کی پاتے تھے۔ جو اُن کی حیات سے مشروط تھی۔ اس لئے یہ خیال گذرا کہ اُن کی وفات کے بعد کیا ہوگا۔ اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے۔

(حقیقۃ الوحی۔ رخ جلد 22 ص 219)

✿✿

مسیح موعود فرماتے ہیں

ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا۔

(حقیقۃ الوحی۔ رخ جلد 22 ص 220)

✿✿

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

مجھے یہ فکر پیدا ہوا کہ شادی کے اخراجات کو کیونکر میں انجام دونگا کہ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں اور نیز کیونکر میں ہمیشہ کیلئے اس بوجھ کا متحمل ہو سکونگا۔ تو میں نے جناب الہٰی میں دعا کی کہ ان اخراجات کی مجھ میں طاقت نہیں۔

شادی کے لئے جو کسی قدر مجھے روپیہ درکار تھا۔ اُن ضروری اخراجات کے لئے منشی عبدالحق اکونٹنٹ لاہور نے پانسو روپیہ مجھے قرضہ دیا اور ایک اور صاحب حکیم محمد شریف نام ساکن کلانور نے جو امرتسر میں طبابت کرتے تھے دو سو روپیہ یا تین سو روپیہ مجھے بطور قرض دیا۔

(حقیقۃ الوحی جلد 22 ص 247)

✿✿

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

ہمارے والد صاحب کی وجوہ معاش کچھ تو گورنمنٹ میں ضبط ہو گئے اور کچھ شرکا کو مل گئے اور ہم خالی ہاتھ رہ گئے۔

(حقیقۃ الوحی۔ رخ جلد 22 ص 264 حاشیہ)

مسیح موعود نے کہا: "حجرہ نشین (جو ہوں) کو نہ تو آسمانی متعلق نصیب میری جد اور نہ زمینی" ص 85 ملفوظات جلد 4

مسیح موعود نے لکھا: "میری عمر تقریباً چونتیس 34 یا پینتیس 35 برس کی ہوگی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا" ص 192 کتاب البریۃ جلد 13

مسیح موعود کے والد صاحب کی 1875ء میں موت واقع ہوئی" ص 585 نزول المسیح جلد 18



ملفوظات حضرت مسیح موعود

تعویذ

ایک شخص نے استفسار کیا کہ تعویذ کا بازو وغیرہ پر باندھنا اور دَم وغیرہ کرنا جائز ہے ؟

اس پر فرمایا:۔

اس میں کچھ بات ضرور ہے جو خالی از فائدہ نہیں۔ میرا الہام ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں میں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ آخر کچھ تو ہی تھی برکات ڈھونڈیں گے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 34، 37 مورخہ 2 جنوری 1902ء)

□□□

رُسومات

ایک شخص کا تحریری سوال پیش ہوا کہ محرم کے دنوں امامین کی رُوح کو ثواب دینے کیواسطے روٹیاں وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔

"عام طور پر یہ بات ہے کہ طعام کا ثواب میّت کو پہنچتا ہے لیکن اُس کے ساتھ شرک کی رُسومات نہیں چاہئیں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 293)

□□□

گذشتہ رُوحوں کو ثواب

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ اگر کوئی شخص حضرت سید عبدالقادرؒ کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر کھانا پکا کر کھلاوے تو کیا یہ جائز ہے ؟

حضرت نے فرمایا کہ

طعام کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے۔ گذشتہ بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی خاطر اگر طعام پکا کر کھلایا جائے تو یہ جائز ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 332 (6 اگست 1907ء)



پیروی کی برکت سے نبوت بخشی ؟ !!

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

جب میرا باپ وفات پاگیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام میرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے شامل حال ہوگئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہوگیا پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں انکے نقش قدم پر چلا اور انکی سیرتوں کی پیروی کی ۔ (نور الحق ۔ رخ جلد 8 صفحہ 39)

چاہیے تجھکو مٹانا قلب سے نقش دوئی سر جھکا بس مالک ارض و سما کے سامنے

در ثمین صفحہ 142

خود کاشتہ پودہ

(حضرت مسیح موعود کی برٹش گورنمنٹ سے التجا)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

یہ وہ درخواست ہے جس کا ترجمہ انگریزی بحضور نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر بالقابہ روانہ کیا گیا ہے ۔

..... التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گذار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھکر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبرو ریزی کے لئے دلیری نہ کرسکے ۔

مسیح موعود نے کہا:
مسیح وہی ہے جو قلم کے منہ سے نکلے
(اربعین جلد 17 صفحہ 371)

راقم خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

(کتاب البریہ ۔ رخ جلد 13 صفحہ 350)

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

در ثمین



مسیح موعود نے لکھا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیا ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی ۔ (حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 صفحہ 28 حاشیہ) ص 30

اے سانپ کے بچو تم بُرے ہو کر کیوں کر اچھی باتیں کہہ سکتے ہو؟ کیوں کہ جو دل میں بھرا ہے وہی منہ پر آتا ہے۔

متی ۱۲-۳۴

"سلطان القلم"

شیریں زبانی اور تقویٰ کا نمونہ

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زباں ہے　جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا وہی ہے

●●●

حضرت مرزا صاحب نے تحریر فرمایا

اے گمراہ عبدالجبار ۔ عبدالحق غزنوی ۔ شیخ نجفی شیعہ

- تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۱۹۶)
- مردود اور بدبخت اور بدبختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۰۰)
- تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا ہے تو ایک بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۰۲)
- تو بوڑھا ہو گیا اور پھٹا پرانا ہو گیا۔ پس قبل اسکے جو تجھ کو کیڑے کھا لیں اور موت آ جائے۔ پس خدا تجھے تباہ کرے۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۰۵)
- خدا نے تجھے ذلیل کیا اور خدا نے تیرا منہ کالا کیا اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ زخم کیا جائے گا۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۰۶)
- تو نے قصداً قلم میں بکواس کی۔ اے کلب العناد اے نادان۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۰۶)
- جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۰۷) ☆
- تجھ پر لعنت اے مسخ شدہ۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۰۷)
- اے غزنی کے بندر۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۱۰)
- تو کتوں کی طرح تھا۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۱۱)
- بک بک کرنیوالا کم معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۱۲)
- ان پر خدا کی لعنت ہے فرشتوں کی لعنت اور تمام نیک مردوں کی لعنت اور یہ لوگ آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہیں اگرچہ اپنے تئیں مولوی کر کے پکاریں۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۱۲)
- تو غرق کیا گیا اور جلایا گیا اے احمقوں کے فضلہ۔ (حجۃ اللہ جلد ۱۲ ص ۲۱۲)

(حجۃ اللہ ۔ ر خ جلد ۱۲ ص 196 سے 200 تک)

☆ بدزبانی کرنا اور اپنے مخالفانہ جوش کو انتہا تک پہنچانا کیا اس عادت کو خدا پسند کرتا ہے یا اس کو شیوہ تقویٰ ٹھہرا سکتے ہیں ہرگز

منظوم کلام حضرت مسیح موعود

اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے	پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہوا فریاد کرتا ہے
چپت تنبیہ کیلئے تجھے طمانچہ مارا اگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا	پس کاش ہمارے پاس مضبوط اونٹ کے چمڑے کا جوتا ہوتا
اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا	اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کرینگے
اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا	اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے
اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا	اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے
اے شیخ شقی سوچ	اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر
پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا	تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا

(حجۃ اللہ ۔ ر خ جلد ۱۲ ص 131، 235، 236)

مسیح موعود نے فرمایا: "جب دل بگڑ جاتا ہے تو زبان بھی ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے" آسمانی فیصلہ جلد ۴ ص ۳۱۹ ۳۴۷

❀❀❀

(۱) آسمانی فیصلہ ص ۹ ر خ جلد ۴ ص 319

ہندو کاتبِ وحی

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

میں نے ایک ہندو الہامی پیشگوئی کے لکھنے کے لئے بطور روزنامہ نویس نوکر رکھا ہوا تھا۔ اور بعض امور غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے اُسکے ہاتھ سے ناگری اور فارسی میں قبل از وقوع لکھائے جاتے تھے اور اُسپر اُسکے دستخط بھی کرائے جاتے تھے۔ (تریاق القلوب نمبر ۵ رخ جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۸)

نزول وحی کا طریق

علامہ ابن حجر ہیثمی سے جب یہ پوچھا گیا کہ کیا نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی یا نہیں، تو اس کا جواب انہوں نے نہایت واشگاف الفاظ میں یوں دیا اور جو جواب دیا اس کی بنیاد صحیح حدیث پر رکھی وہ فرماتے ہیں:

نَعَمْ یُوْحیٰ اِلَیْہِ وَحْیٌ حَقِیْقِیٌّ کَمَا فِیْ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ وَغَیْرِہٖ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ صَحِیْحَۃٍ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ اَوْحیٰ اِلَیْہِ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ لَاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ حَوِّلْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ وَذٰلِکَ الْوَحْیُ عَلٰی لِسَانِ جِبْرِیْلَ اِذْ ھُوَ السَّفِیْرُ بَیْنَ اللّٰہِ وَاَنْبِیَائِہٖ لَا یُعْرَفُ ذٰلِکَ لِغَیْرِہٖ (الفتاوی الحدیثیۃ صفحہ ۱۵۵) یعنی ہاں! آپ کو وحی حقیقی ہوگی جیسے کہ حدیث مسلم وغیرہ میں حضرت نواس بن سمعان سے روایت کیا گیا ہے اور صحیح روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کریگا کہ اے عیسیٰ! میں نے ایسے بندے کھڑے کئے ہیں جن کا جنگ میں کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا پس میرے ان (مومن) بندوں کو طور کی طرف موڑ لے جا؟

'اور یہ وحی یقیناً جبرئیل کے ذریعہ نازل ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے درمیان وہی سفیر ہے کوئی دوسرا فرشتہ نہیں!

(حقانیت احدیت صفحہ 344، 343)



حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

ممکن نہیں کہ دنیا میں ایک رسول اصلاح خلق اللہ کے لئے آوے اور اس کے ساتھ وحی الٰہی اور جبرئیل نہ ہو۔

(ازالہ اوہام (حصہ دوم) رخ جلد 3 صفحہ 412)



اور جن کو عذاب کا پیغام پہنچ چکا ہو اُن کی بارش بہت بُری ہوتی ہے۔ ﴿۵۸﴾ النمل

نشانوں کی بارش

"خدا نے میری سچائی کی گواہی کیلئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے"
(حقیقۃ الوحی۔ رخ جلد ۲۲ ص 68)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

۱۸۵۔ نشان۔ بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ اُن کے وقوع میں ایک منٹ کی تاخیر بھی نہیں ہوتی۔ کہ فی الفور واقع ہو جاتے ہیں اور ان میں گواہ کا پیدا ہونا کم میسّر آتا ہے اسی قسم کا یہ ایک نشان ہے کہ ایک دن بعد نماز صبح میرے پر کشفی حالت طاری ہوئی۔ اور مَیں نے اُس وقت اس کشفی حالت میں دیکھا کہ میرا لڑکا مبارک احمد باہر سے آیا ہے اور میرے قریب جو ایک چٹائی پڑی ہوئی تھی اُس کے ساتھ پَیر پھسل کر گر پڑا ہے اور اُس کو بہت چوٹ لگی ہے اور تمام کُرتہ خُون سے بھر گیا ہے۔ مَیں نے اُس وقت مبارک احمد کی والدہ کے پاس جو اُس وقت میرے پاس کھڑی تھیں یہ کشف بیان کیا۔ تو ابھی مَیں بیان ہی کر چکا تھا کہ مبارک احمد ایک طرف سے دوڑا آیا۔ جب چٹائی کے پاس پہنچا۔ تو چٹائی سے پَیر پھسل کر گر پڑا۔ اور سخت چوٹ آئی اور تمام کُرتہ خُون سے بھر گیا۔ اور ایک منٹ کے اندر ہی یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔

(حقیقۃ الوحی۔ رخ جلد ۲۲ ص 398)



۱۸۶۔ نشان۔ ایسا ہی عرصہ قریباً تین سال کا ہوا ہے کہ صبح کے وقت کشفی طور پر ۲۸۵
مجھے دکھایا گیا کہ مبارک احمد سخت مبہوت اور بدحواس ہو کر میرے پاس دوڑا آیا ہے اور نہایت بے قرار ہے اور حواس اُڑے ہوئے ہیں اور کہتا ہے کہ ابّا پانی یعنی مجھے پانی دو! یہ کشف مَیں نے نہ صرف گھر کے لوگوں کو بلکہ بہتوں کو سُنا دیا تھا۔ کیونکہ اسکے وقوع میں ابھی قریباً دو گھنٹے باقی تھے۔ اِس کے بعد اُسی وقت ہم باغ میں گئے اور قریباً ۸ بجے صبح کا وقت تھا اور مبارک احمد بھی ساتھ تھا اور مبارک احمد کئی دوسرے چھوٹے بچوں کے ساتھ باغ کے ایک گوشہ میں کھیلتا تھا اور عمر قریباً چار برس کی تھی اُسوقت مَیں ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا مَیں نے دیکھا کہ مبارک احمد زور سے میری طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور سخت بدحواس ہو رہا ہے میرے سامنے آکر اتنا اُسکے مُنہ سے نکلا کہ ابّا پانی۔

(حقیقۃ الوحی۔ رخ جلد ۲۲ ص 399)



۸۵۔نشان۔ ایک مرتبہ مَیں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہُوا اور سولہ[16] دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے

اور جب سولہ دن میری مرض پر گذر گئے تو آثار نومیدی کے ظاہر ہو گئے اور مَیں نے دیکھا کہ بعض عزیز میرے دیوار کے پیچھے روتے تھے اور مسنون طور پر تین مرتبہ سُورہ یٰسٓ سنائی گئی۔ جب میری مرض اس نوبت پر پہنچ گئی تو خدا تعالیٰ نے میرے دل پر القاء کیا کہ اَور علاج چھوڑ دو اور دریا کی ریت جس کے ساتھ پانی بھی ہو تسبیح اور درود کے ساتھ اپنے بدن پر ملو۔ تب بہت جلد دریا سے ایسی ریت منگوائی گئی اور مَیں نے اِس کلمہ کے ساتھ کہ سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم اور درود شریف کے ساتھ اُس ریت کو بدن پر ملنا شروع کیا۔ ہر ایک دفعہ جو جسم پر وُہ ریت پہنچتی تھی تو گویا میرا بدن آگ میں سے نجات پاتا تھا صبح تک وُہ تمام مرض دُور ہو گئی اور صبح کے وقت الہام ہُوا۔ وان کنتم فی ریب مما نزّلنا علٰی عبدنا فاتوا بشفاءٍ من مثلہٖ۔

(حقیقۃ الوحی جلد ۲۲ صفحہ 246)

❀ ❀

۱۸۰۔نشان۔ ایک دفعہ سنہ ۱۹۰۱ء میں مجھے الہام ہُوا یریدون ان یطفؤا نورک ویتخطفو عرضک وانّی معک ومع اھلک یعنی دشمن لوگ ارادہ کرینگے کہ تیری آبرو ریزی کریں اُنہی دِنوں میں مَیں نے دیکھا کہ میں ایک کوچہ میں ہوں جو آگے سے بند ہے اور بہت تنگ کوچہ ہے کہ بمشکل ایک آدمی اس میں سے گذر سکتا ہے۔ مَیں بند کوچے کے آخری حصہ میں جس کے آگے کوئی راہ نہ تھا۔ دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور جو واپس جانے کی طرف راہ تھی اُسکی طرف جب نظر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تین قوی ہیکل سنڈے وہاں کھڑے ہیں

اِس واقعہ کے دیکھنے کے ساتھ ہی مجھ کو تفہیم ہوئی کہ کوئی دشمن مقدمہ برپا کریگا اور اُسکے تین وکیل ہونگے

چنانچہ کرم دین نے جب گورداسپور میں میرے پر فوجداری مقدمہ کیا تو عدالت ماتحت یعنی آتما رام کے حکم سے پانسو[500] روپیہ جرمانہ میرے پر ہُوا۔

(حقیقۃ الوحی۔ ر خ جلد ۲۲ ص 344)

❀ ❀

لدھیانہ سے پٹیالہ

۹۵- پچانواں نشان۔ ایک دفعہ مجھے لدھیانہ سے پٹیالہ جانے کا اتفاق ہوا اور جس صبح ہم نے ریل پر سوار ہونا تھا مجھے الہام کے ذریعہ سے بتایا گیا تھا کہ اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ حرج بھی۔ جب ٹکٹ لینے کا وقت آیا تو میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا کہ تا ٹکٹ کیلئے روپیہ دوں تو معلوم ہوا کہ وہ رومال جس میں روپیہ تھا گم ہوگیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ اُتارنے کے وقت کہیں گر پڑا مگر مجھے بجائے غم کے خوشی ہوئی کہ ایک حصہ پیشگوئی کا پُورا ہوگیا۔ پھر ہم ٹکٹ کا انتظام کر کے ریل پر سوار ہوگئے۔ جب ہم دوراہہ کے اسٹیشن پر پہنچے تو شاید اُس وقت دس بجے رات کا وقت تھا اور وہاں صرف پانچ منٹ کیلئے ریل ٹھہرتی تھی۔ میرے ایک ہمراہی شیخ عبدالرحیم نے ایک انگریز سے پُوچھا کہ کیا لودھانہ آگیا؟ اُس نے شرارت سے یا کسی اپنی خودغرضی سے جواب دیا کہ ہاں آگیا۔ تب ہم مع اپنے تمام اسباب کے جلد جلد اُتر آئے۔ اتنے میں ریل روانہ ہوگئی۔ اُترنے کے ساتھ ہی ایک ویرانہ اسٹیشن دیکھ کر پتہ لگ گیا کہ ہمیں دھوکہ دیا گیا۔ وہ ایسا ویرانہ اسٹیشن تھا کہ بیٹھنے کے لئے چارپائی بھی نہیں ملتی تھی اور نہ روٹی کا سامان ہو سکتا تھا مگر اس امر کے خیال سے کہ اس حرج کے پیش آنے سے دُوسرا حصہ پیشگوئی کا بھی پُورا ہوگیا۔ اِس قدر مجھے خوشی ہوئی کہ گویا اِس مقام میں کسی نے ہمیں بھاری دعوت دی اور گویا ہر ایک قسم کا خوش مزہ کھانا ہمیں مل گیا۔

(حقیقۃ الوحی - ر خ جلد 22 ص 256)

❖ ❖

۵۳ ایک دفعہ موضع کنجراں ضلع گورداسپورہ میں مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ اور میرے ساتھ شیخ حامد علی تھا۔ جب صبح کو ہم نے جانے کا قصد کیا تو مجھے الہام ہوا کہ اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا۔ چنانچہ راہ میں شیخ حامد علی کی ایک نئی چادر گم ہوگئی اور میرا ایک رومال گم ہوگیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ اُس وقت حامد علی کے پاس وُہی ایک چادر تھی جس سے اُس کو بہت رنج پہنچا۔ اِس نشان کا گواہ شیخ حامد علی ہے جس کو شک ہو وُہ اُس سے حلفاً دریافت کرے۔ مگر حلف حسب نمونہ نمبر ۲ ہوگی۔ اور شیخ حامد علی موضع تھہ غلام نبی ضلع و تحصیل گورداسپورہ میں رہتا ہے۔

(نزول المسیح ص 166، ر خ جلد 15 ص 294)

❖ ❖

۱۴۷ نشان۔ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اُس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اُس کا نام پوچھا۔ اُس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اُس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ ٹیچی۔

(حقیقۃ الوحی، ر خ جلد 22 ص 345، 346)

میرزا محمود نے لکھا: تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہوئے جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔
(نزول المسیح ر خ جلد 18 ص 614)



۱۸۱۔ نشان۔ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ ایک لڑکی تمہارے گھر میں پیدا ہوگی اور مر جائیگی چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق لڑکی پیدا ہوئی اور پیشگوئی کے مطابق مر گئی۔ دیکھو اخبار الحکم نمبر ۴ جلد ۷۔

(حقیقۃ الوحی، ر خ جلد 22 ص 395)



۳۹۔ انتالیسواں نشان یہ ہے کہ مجھے وحی الٰہی سے بتلایا گیا کہ ایک اور لڑکی پیدا ہوگی۔ مگر وہ فوت ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ الہام قبل از وقت بہتوں کو بتلایا گیا بعد اسکے وہ لڑکی پیدا ہوئی اور چند ماہ بعد فوت ہوگئی۔

(حقیقۃ الوحی، ر خ جلد 22 ص 228)



۹۶۔ چھیانواں نشان۔ ایک دفعہ نواب علی محمد خان مرحوم رئیس لودھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہو گئے ہیں آپ دُعا کریں کہ تا وہ کھل جائیں۔ جب میں نے دُعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ کھل جائیں گے۔ میں نے بذریعہ خط انکو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش کھل گئے۔

(حقیقۃ الوحی جلد 22 ص 257)



۸۸۔ اٹھاسی واں نشان۔ جب دلیپ سنگھ کی نسبت اخبار دل میں بار بار بیان کیا گیا تھا کہ وہ پنجاب میں آئیگا۔ تب مجھے دکھایا گیا کہ وہ ہرگز نہیں آئے گا بلکہ روکا جائے گا۔ اور میں نے قریباً پانسو آدمیوں کو اس پیشگوئی سے مطلع کیا تھا۔ چنانچہ آخر کار ایسا ہی ظہور میں آیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ ر خ جلد 22 ص 248)



۱۷ منجملہ ان پیشگوئیوں کے جو پوری ہو چکی ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے میری سچائی پر ایک نشان تھے۔ یہ ہے کہ جب میری لڑکی مبارکہ پیٹ میں تھی۔ اور قریباً پچیس روز اس کی پیدائش میں باقی رہتے تھے تو اس لڑکی کی والدہ نہایت تکلیف میں مبتلا تھی۔ اور حساب کی غلطی سے یہ خیال بھی ان کو لاحق ہوا کہ شاید یہ حمل نہ ہو کوئی اور بیماری ہو۔ کیونکہ انھوں نے ٹھیک ٹھیک یاد نہ رہنے کی وجہ سے خیال کیا کہ یہ گیارھواں مہینہ جاتا ہے اور عام دستور کے لحاظ سے یہ مدت حمل کی نہیں ہو سکتی۔ اِس لئے دوہری تکلیف دامنگیر ہو گئی۔ اور جب ایسے ایسے خیالات سے اُن کا غم حد سے بڑھ گیا۔ تو مَیں نے اُن کے لئے دُعا کی۔ تب مجھے یہ الہام ہوا۔ آید آں روزے کہ مستخلص شود۔
یعنے وُہ دن چلا آتا ہے کہ چھٹکارا ہو جائیگا۔ اور اِس الہام کے معنوں کی مجھے یہ تفہیم ہُوئی۔ کہ لڑکی پیدا ہو گی اور اسی وجہ سے کوئی لفظ بشارت کا اِس الہام میں استعمال نہیں کیا گیا بلکہ چھٹکارا کا لفظ استعمال کیا گیا۔ چنانچہ مَیں نے اِس الہام سے اپنی جماعت میں سے بہتوں کو اطلاع دیدی۔ آخر ۲۷ رمضان ۱۳۱۴ھ کو لڑکی پیدا ہوگئی جس کا نام مبارکہ رکھا گیا۔

(تریاق القلوب صـ321 ر خ جلد 15 صـ451)

❀ ❀

۳۷۔ سینتیسواں نشان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حمل کے ایام میں ایک لڑکی کی بشارت دی اور اس کی نسبت فرمایا۔ تُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَة۔ یعنی زیور میں نشو و نما پائے گی۔ یعنی نہ خورد سالی میں فوت ہو گی اور نہ تنگی دیکھے گی۔ چنانچہ بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ بیگم رکھا گیا۔

(حقیقۃ الوحی ر خ جلد 22 صـ247)

❀ ❀

جھوٹ بولنا ایک شیطان اور لعنتی کا کام ہے[5]

حضرت مرزا محمود نے تحریر فرمایا:

ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی وفات سے ایک دن پہلے الہام ہوا "جنازہ" اور میں نے اس الہام کی بہت لوگوں کو خبر دیدی چنانچہ دوسرے روز بھائی صاحب فوت ہوئے۔ اس واقعہ کے بہت لوگ گواہ ہیں۔

(نزول المسیح صـ227 ر خ جلد 18 صـ603)

۱۸۷۔ نشان۔ میرے بڑے بھائی جن کا نام میرزا غلام قادر تھا کچھ مدت تک بیمار رہے جس بیماری سے آخر اُن کا انتقال ہوا جس دن اُن کی وفات مقدر تھی صبح مجھے الہام ہوا کہ جنازہ۔ اور اگرچہ کچھ آثار اُن کی وفات کے نہ تھے مگر مجھے سمجھایا گیا کہ آج وہ فوت ہو جائیں گے اور میں نے اپنے خاص ہم نشینوں کو اِس پیشگوئی کی خبر دے دی جو اَب تک زندہ ہیں۔ پھر شام کے قریب میرے بھائی کا انتقال ہو گیا۔

(حقیقۃ الوحی ر خ جلد 22 صـ400)

[5] حقیقۃ الوحی۔ ر خ جلد 22 صـ218

۸۶۔نشان

ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ مَیں زمین پر بیتابی کی حالت میں بیٹھا ہُوا تھا اور چارپائی پاس بھی تھی۔ مَیں نے بیتابی کی حالت میں اُس چارپائی کی پائنتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آگئی۔ جب مَیں بیدار ہُوا تو درد کا نام و نشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا۔

اذا مرضت فہو یشفی

(حقیقۃ الوحی جلد 22 ص 246)

❀ ❀

۴۱ ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ حیدرآباد سے نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ ہے۔ خواب بدستور لکھایا گیا اور مذکور الصدر آریوں کو اطلاع دی گئی۔ پھر تھوڑے دن بعد حیدرآباد سے خط آیا۔ اور سَو روپیہ نواب موصوف نے بھیجا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

(تریاق القلوب ص 132، رخ جلد 15 ص 260)

❀ ❀

۱۱۶۔ نشان۔ ایک دفعہ صبح کے وقت وحی الٰہی سے میری زبان پر جاری ہُوا۔ عبداللہ خان ڈیرہ اسمٰعیل خان اور تفہیم ہوئی کہ اس نام کا ایک شخص آج کچھ روپیہ بھیجے گا۔

(حقیقۃ الوحی جلد 22 ص 275)

❀ ❀

۵۵ نشان ایک دفعہ کشفی طور پر للعہ یا للعہ روپیہ مجھے دکھلائے گئے۔ پھر اُردو میں الہام ہُوا کہ ماجھے خان کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں۔ اور جب یہ الہام اور کشف ہُوا تو مَیں نے حامد علی اور ایک اور شخص کوڑا نام کو جو امرتسر کے علاقہ کا رہنے والا تھا۔ اطلاع دی اور چند اور آدمیوں کو بھی اس سے مطلع کیا جن کا اس وقت مجھے نام یاد نہیں رہا۔ تب جب ڈاک کا وقت ہُوا تو ایک کارڈ آیا جس میں یہ روپیہ لکھا ہُوا تھا اور یہ تفصیل درج تھی کہ للعہ روپے ماجھے خان کے بیٹے کی طرف سے ہیں اور باقی چار یا چھ روپے شمس الدین پٹواری کی طرف سے بطور امداد ہیں۔ اور ساتھ ہی اسکے روپیہ بھی آگیا۔ تب ان لوگوں کی نہایت قوّت ایمانی کا باعث ہُوا جنہوں نے اوّل یہ الہام سُنا تھا۔ اور پھر اُسی دن اور اُسی تعداد اور اُسی تشریح سے روپیہ آتا دیکھا۔ اور یہ تمام گواہ حلفاً بیان کرسکتے ہیں کہ یہ واقعہ بالکل سچ ہے۔

(تریاق القلوب ص 167، رخ جلد 15 ص 295)

❀ ❀

سنہ ۱۸۸۰ و ۸۲ء
پیشگوئی نمبر ۱۸

ایک دفعہ فجر کے وقت الہام ہوا کہ آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے چنانچہ مبلغ دس روپیہ ارباب سرور خاں نے بھیجے سرور خاں ارباب لشکر خاں کا بیٹا ہے۔ (نزول المسیح جلد 18 صہ 514)



۴۴ ایک دفعہ ایک شخص شیخ بہاء الدین نام مدار المہام ریاست جوناگڑھ نے پچاس منشی روپیہ میرے نام بھیجے۔ اور قبل اس کے کہ اُسکے روپیہ کی روانگی سے مجھے اطلاع ہو۔ خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے مجھے اطلاع دی کہ پچاس منشی روپیہ آنے والے ہیں۔ (تریاق القلوب جلد 15 صہ 255/127)

مفتری آخر تھک جاتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میرا ارادہ تھا کہ ان نشانوں کو تین سو تک اس کتاب میں لکھوں اور وہ تمام نشان جو میری کتاب نزول المسیح اور تریاق القلوب وغیرہ کتابوں میں لکھے گئے ہیں اور دوسرے نئے نشان اس قدر اسمیں لکھ دوں کہ تین سو کا عدد پورا ہو جائے مگر تین روز سے میں بیمار ہو گیا ہوں اور آج اُنتیس ۲۹ ستمبر ۱۹۰۶ء کو اس قدر غلبہ مرض اور ضعف اور نقاہت ہے کہ میں لکھنے سے مجبور ہو گیا ہوں اگر خدا نے چاہا تو حصّہ پنجم براہین احمدیہ میں یہ تین ۳۰۰ سو نشان یا زیادہ اس سے لکھے جاوینگے۔ (حقیقۃ الوحی جلد 22 صہ 400)

مسیح موعود نے کہا: جھوٹے اور فریبی اپنے جھوٹ میں تھک کر رہ جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد 4 صہ 354)



بائبل میں لکھا ہے

احمق بھی بہت سی باتیں بناتا ہے پر آدمی نہیں بتا سکتا ہے کہ کیا ہوگا اور جو کچھ اُسکے بعد ہوگا اُسے کون سمجھا سکتا ہے؟ ۱۵ احمق کی محنت اُسے تھکاتی ہے ۵

(واعظ 10 : 14-15)

ملفوظات جلد 4 صہ 354

قبولِ احمدیت

تُو کیسا مسیحا ہے کہ بیمار کرے ہے

بیعت میں داخل ہونے کے بعد

قاضی ضیاء الدین صاحب کا خط

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اور مَیں مناسب سمجھتا ہوں کہ اِس جگہ خود اُنکے خط کی عبارت نقل کر دوں جو اِس پیشگوئی کے بارے میں انھوں نے میری طرف بھیجا ہے اور وُہ یہ ہے:۔

۴۷۔ نشان۔ مارچ ۱۸۸۸ء جبکہ اِس عاجز نے آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی تو ایک لمبی دُعا کے بعد اُسی وقت آپ نے فرمایا تھا کہ قاضی صاحب آپ کو ایک سخت ابتلا پیش آنے والا ہے۔ چنانچہ مَیں حضرت اقدس سے روانہ ہو کر ابھی راستہ میں ہی تھا کہ مجھے خبر ملی کہ میری اہلیہ بعارضہ دردِ گُردہ و قولنج و قے مفرط سخت بیمار ہے۔ جب مَیں گھر پہنچا اور دیکھا تو واقع میں ایک نازک حالت طاری تھی۔ اور عجیب تر یہ کہ شروع بیماری وُہی رات تھی۔ جس کی شام کو حضور نے اِس ابتلاء سے اطلاع دی تھی۔ شدّتِ درد کا یہ حال تھا کہ جان ہر دم ڈوبتی جاتی تھی۔ اور بے تابی ایسی تھی کہ باوجود کثیر الحیاء ہونے کے مارے درد کے بے اختیار انکی چیخیں نکلتی تھیں اور گلی کوچے تک آواز پہنچتی تھی۔ اور ایسی نازک اور درد ناک حالت تھی کہ اجنبی لوگوں کو بھی وہ حالت دیکھ کر رحم آتا تھا۔ شدّتِ مرض تخمیناً تین ماہ تک رہی۔ اِس قدر مُدّت میں کھانے کا نام تک نہ تھا۔ صرف پانی پیتیں اور قے کر دیتیں۔ دن رات میں پچاس ساٹھ دفعہ متواتر قے ہوتی۔ پھر درد قدرے کم ہوا۔ مگر نادان طبیبوں کے بار بار فصد لینے سے ہزال مفرط کی مرض مستقل طور پر دامنگیر ہوگئی۔ ہر وقت جان بلب رہتیں۔ دس گیارہ دفعہ تو مرنے تک پہنچکر بچوں اور عزیز اقربا کو پُورے طور پر الوداعی غم و الم سے دلایا۔ غرض گیارہ مہینے تک طرح طرح کے دُکھوں کی تختۂ مشق رہ کر آخر کشادہ پیشانی بہوش تمام کلمہ شریف پڑھ کر ۲۸ برس کی عمر میں سفرِ جاودانی اختیار کیا۔ اِنّا لِلّٰہ و اِنّا اِلیہ راجعون۔ اور اِس حادثۂ جانکاہ کے درمیان ایک شیر خوار بچہ رحمت اللہ

نام بھی دُودھ نہ ملنے کے سبب بھوکا پیاسا راہی مُلکِ بقا ہوا۔ ابھی یہ زخم
تازہ ہی تھا کہ عاجز کے دو بڑے بیٹے عبد الرحیم و فیض رحیم تپ محرقہ سے
صاحبِ فراش ہوئے۔ فیض رحیم کو تو ابھی گیارہ دن پورے نہ ہونے پائے ص ۱۵۴
کہ اُس کا پیالہ عمر کا پُورا گیا۔ اور سات سالہ عمر میں داعی اجل کو لبیک کہکر
جلدی سے اپنی پیاری ماں کو جا ملا۔ اور عبد الرحیم تپ محرقہ اور سرسام سے
برابر دو ڈھائی مہینے بیہوش میّت کی طرح پڑا رہا۔ سب طبیب لا علاج
سمجھ چکے۔ کوئی نہ کہتا تھا کہ یہ بچیگا۔ لیکن چونکہ زندگی کے دن باقی تھے۔
بوڑھے باپ کی مضطربانہ دُعائیں خدا نے سُن لیں۔ اور محض اُسکے فضل سے
صحیح سلامت بچ نکلا۔ اگرچہ پٹھوں میں کمزوری اور زبان میں لُکنت ابھی باقی
ہے۔ یہ حوادثِ جانکاہ تو ایک طرف اُدھر مخالفوں نے اَور بھی شور مچا دیا
تھا۔ آبرو ریزی اور طرح طرح کے مالی نقصانوں کی کوششوں میں کوئی دقیقہ
اُٹھا نہ رکھا۔ غریب خانہ میں نقب زنی کا معاملہ بھی ہوا۔ ان تمام مصیبتوں
میں یکجائی طور پر غور کرنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ عاجز راقم کسقدر
بلیہ دل دوز سینہ سوز میں مبتلا رہا۔

راقم مسکین ضیاء الدین عفی عنہ قاضی کوٹی ضلع گوجرانوالہ

(تریاق القلوب نمبر ۳ ص ۱۹۲، ۱۹۵ رخ جلد ۱۵ ص 472، 473) ۸۸

خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

(۱) میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کرسکے۔

(۲) میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کرسکے۔

(۳) مَیں کثرتِ قبولیتِ دُعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کرسکے۔

(۴) مَیں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کرسکے۔

(ضرورۃ الامام رخ جلد ۱۳ ص 496، 497)

(پہلا نشان ص 95 دوسرا نشان ص 109 تیسرا نشان ص 46 چوتھا نشان ص 51 کتاب ھٰذا پر دیکھیں)



حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

"ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ معجزہ کے طور پر خدا تعالیٰ
کی تائید سے اس انشاء پردازی کی ہمیں طاقت ملی ہے
تا معارف حقائق قرآنی کو اس پیرایہ میں بھی دنیا پر ظاہر
کریں۔" (نزول المسیح صفحہ 59)

ماہنامہ مباہلہ جنوری 2000ء

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

❀❀❀

سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں

جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ یعنی وہ مومن مراد پا گئے جو اپنی نمازوں میں اور ہر ایک طور کی یادِ الٰہی میں فروتنی اور عجز و نیاز اختیار کرتے ہیں۔ اور رقت اور سوز و گداز اور قلق اور کرب اور دلی جوش سے اپنے رب کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ خشوع کی حالت جس کی تعریف کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے

وہ لوگ جو قرآن شریف میں غور کرتے ہیں سمجھ لیں کہ نماز میں خشوع کی حالت روحانی وجود کے لئے ایک نطفہ ہے اور نطفہ کی طرح روحانی طور پر انسان کامل کے تمام قویٰ اور صفات اور تمام نقش و نگار اس میں مخفی ہیں۔ اور جیسا کہ نطفہ اُس وقت تک معرض خطر میں ہے جب تک کہ رحم سے تعلق نہ پکڑے۔ ایسا ہی روحانی وجود کی یہ ابتدائی حالت یعنی خشوع کی حالت اُس وقت تک خطرہ سے خالی نہیں جب تک کہ رحیم خدا سے تعلق نہ پکڑے۔

یہی سنت اللہ بنی آدم کے لئے جاری ہے پس جبکہ انسان نماز اور یاد الٰہی میں خشوع کی حالت اختیار کرتا ہے تب اپنے تئیں رحیمیت کے فیضان کے لئے مستعد بناتا ہے۔ سو نطفہ میں اور روحانی وجود کے پہلے مرتبہ میں جو حالت خشوع ہے صرف فرق یہ ہے کہ نطفہ رحم کی کشش کا محتاج ہوتا ہے اور یہ رحیم کی کشش کی طرف احتیاج رکھتا ہے اور جیسا کہ نطفہ کے لئے ممکن ہے کہ وہ رحم کی کشش سے پہلے ہی ضائع ہو جائے ایسا ہی روحانی وجود کے پہلے مرتبہ کے لئے یعنی حالت خشوع کے لئے ممکن ہے کہ وہ رحیم کی کشش اور تعلق سے پہلے ہی برباد ہو جائے۔ جیسا کہ بہت سے لوگ ابتدائی حالت میں اپنی نمازوں میں روتے اور وجد کرتے اور نعرے مارتے اور خدا کی محبت میں طرح طرح کی دیوانگی ظاہر کرتے ہیں اور طرح طرح کی عاشقانہ حالت دکھلاتے ہیں اور چونکہ اس ذات ذوالفضل سے جس کا نام رحیم ہے کوئی تعلق پیدا نہیں ہوتا اور نہ اس کی خاص تجلی کے جذبہ سے اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں اس لئے ان کا وہ تمام سوز و گداز اور تمام وہ حالتِ خشوع بے بنیاد ہوتی ہے اور بسا اوقات ان کا قدم پھسل جاتا ہے یہاں تک کہ پہلی حالت سے بھی بدتر حالت میں جا پڑتے ہیں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم جلد 21 صفحہ 188، 189، 190)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

اور جیسا کہ نطفہ بعض اپنے ذاتی عوارض کی رُو سے اس لائق نہیں رہتا کہ رحم اس سے تعلق پکڑ سکے اور اس کو اپنی طرف کھینچ سکے ایسا ہی حالت خشوع جو نطفہ کے درجہ پر ہے بعض اپنے عوارض ذاتیہ کی وجہ سے جیسے تکبر اور عُجب اور ریا یا اور کسی قسم کی ضلالت کی وجہ سے یا شرک سے اس لائق نہیں رہتی کہ رحیم خدا اس سے تعلق پکڑ سکے پس نطفہ کی طرح تمام فضیلت روحانی وجود کے اوّل مرتبہ کی جو حالت خشوع ہے رحیم خدا کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا کرنے سے وابستہ ہے

اور یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز اور یاد الٰہی میں جو کبھی انسان کو حالت خشوع میسّر آتی ہے اور وجد اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے یا
۳۴ لذّت محسوس ہوتی ہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اُس انسان کو رحیم خدا سے حقیقی تعلق ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذّت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اُس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے بلکہ تعلق کے لئے علیحدہ آثار اور علامات ہیں۔ پس یاد الٰہی میں ذوق شوق جس کو دوسرے لفظوں میں حالت خشوع کہتے ہیں نطفہ کی اُس حالت سے مشابہ ہے جب وہ ایک صورت انزال پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ وہ جسمانی عالم میں ایک کمال لذّت کا وقت ہوتا ہے لیکن تاہم فقط اُس قطرہ منی کا اندر گرنا اس بات کو مستلزم نہیں کہ رحم سے اس نطفہ کا تعلق بھی ہو جائے اور وہ رحم کی طرف کھینچا جائے۔ پس ایسا ہی روحانی ذوق شوق اور حالت خشوع اس بات کو مستلزم نہیں کہ رحیم خدا سے ایسے شخص کا تعلق ہو جائے اور اس کی طرف کھینچا جائے بلکہ جیسا کہ نطفہ کبھی حرامکاری کے طور پر کسی رنڈی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس میں بھی وہی لذّت نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ۔ پس ایسا ہی بُت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا خشوع خضوع اور حالت ذوق و شوق رنڈی بازوں سے مشابہ ہے یعنی خشوع اور خضوع مشرکوں اور ان لوگوں کا جو محض اغراض دنیویہ کی بنا پر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اس نطفہ سے مشابہت رکھتا ہے جو حرامکار عورتوں کے اندام نہانی میں جا کر باعث لذّت ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ نطفہ میں تعلق پکڑنے کی استعداد ہے حالت خشوع میں بھی تعلق پکڑنے کی استعداد ہے مگر صرف حالت خشوع اور رقّت اور سوز اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ وہ تعلق ہو بھی گیا ہے جیسا کہ نطفہ کی صورت میں جو اس روحانی صورت کے مقابل پر ہے مشاہدہ ظاہر کر رہا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم جلد ۲۱ صفحہ 192، 193)

انسان کے افعال ہمیشہ اس کے خیالات کے طابع ہوتے ہیں۔
براہین احمدیہ جلد ۱ ص 393

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

... اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی عورت کے اندام نہانی میں داخل ہو جائے اور اس کو اس فعل سے کمال لذت حاصل ہو تو یہ لذت اس بات پر دلالت نہیں کریگی کہ حمل ضرور ہو گیا ہے۔ پس ایسا ہی خشوع اور سوز وگداز کی حالت گو وہ کیسی ہی لذت اور سرور کے ساتھ ہو خدا سے تعلق پکڑنے کیلئے کوئی لازمی علامت نہیں ہے یعنی کسی شخص میں نماز اور یاد الہٰی کی حالت میں خشوع اور سوز وگداز اور گریہ وزاری پیدا ہونا لازمی طور پر اس بات کو

۳۸ مستلزم نہیں کہ اس شخص کو خدا سے تعلق بھی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ سب حالات کسی شخص میں موجود ہوں مگر ابھی اس کو خدا تعالیٰ سے تعلق نہ ہو۔

مسیح موعود نے فرمایا: "پلید دل سے پلید باتیں نکلتی ہیں" تحفہ غزنویہ ص 11 رخ جلد 15 ص 541

۴۰ اور پھر ایک اور مشابہت خشوع اور نطفہ میں ہے اور وہ یہ کہ جب ایک شخص کا نطفہ اس کی بیوی یا کسی اور عورت کے اندر داخل ہوتا ہے تو اس نطفہ کا اندام نہانی کے اندر داخل ہونا اور انزال کی صورت پکڑ کر رواں ہو جانا بعینہٖ رونے کی صورت پر ہوتا ہے جیسا کہ خشوع کی حالت کا نتیجہ بھی رونا ہی ہوتا ہے۔ اور جیسے بے اختیار نطفہ اچھل کر صورت انزال اختیار کرتا ہے۔ یہی صورت کمال خشوع کے وقت رونے کی ہوتی ہے کہ رونا آنکھوں سے اچھلتا ہے اور جیسے انزال کی لذت کبھی حلال طور پر ہوتی ہے جبکہ اپنی بیوی سے انسان صحبت کرتا ہے اور کبھی حرام طور پر جبکہ انسان کسی حرام کار عورت سے صحبت کرتا ہے۔ یہی صورت خشوع اور سوز وگداز اور گریہ وزاری کی ہے یعنی کبھی خشوع اور سوز وگداز محض خدائے واحد لاشریک کے لئے ہوتا ہے جس کے ساتھ کسی بدعت اور شرک کا رنگ نہیں ہوتا۔ پس وہ لذت سوز وگداز کی ایک لذت حلال ہوتی ہے مگر کبھی خشوع اور سوز وگداز اور اس کی لذت بدعات کی آمیزش سے یا مخلوق کی پرستش اور بتوں اور دیویوں کی پوجا میں بھی حاصل ہوتی ہے مگر وہ لذت حرامکاری کے جماع سے مشابہ ہوتی ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم جلد 21 ص 193، ص 194، ص 196)

✿✿✿✿✿✿✿

خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں

آخر تحت اِذَا الْاَرْضُ اَلْقَتْ اَثْقَالَهَا کے نیچے جو یہ معنے بتائے گئے تھے کہ لوگ اپنے گندے خیالات بیان کرنے لگ جائیں گے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی خبر دی گئی ہے کہ لوگ اپنے گند کتابوں اور ڈائریوں میں شائع کریں گے اور خوش ہوں گے کہ انہوں نے بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہے گویا جن امور کو لوگ پہلے چھپایا کرتے تھے ان کو مزے لے لے کر بیان کریں گے اور شرم اور حیا کا مفہوم اس زمانہ میں بالکل بدل جائے گا۔ (تفسیر کبیر جلد 9 ص 417، ص 418)



شریر کی اقبالمندی گناہ کراتی ہے۔ (امثال ۱۰:۱۶)

انبیاء کرام گناہ کے مرتکب نہیں ہو سکتے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"میں نے بڑا گناہ کیا" (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۳۹)

صحیح بخاری میں ہے: حضرت عائشہ نے کہا کہ جو تجھ سے کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کسی حکم کو چھپا لیا تو جان لو کہ وہ جھوٹا ہے۔
تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ 787
(سورہ مائدہ 67:5)

* * * *

قرآن میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

انسانوں میں سے گنہگار اور ناشکر گزار کی اطاعت نہ کر۔
(سورۃ الدھر ۲۵:۱)

خدا انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۰ (سورۃ الانبیاء آیت ۲۶ تا ۲۸) کہ وہ (انبیاء) خدا تعالیٰ کے قابل عزت بندے ہیں، وہ قول میں خدا تعالیٰ (کے قول) سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہیں اور نہیں وہ شفاعت کرتے مگر اس شخص کے حق میں جس کے حق میں خدا پسند فرماتے اور وہ اس کے ڈر کی وجہ سے ہمیشہ لرزاں رہتے ہیں۔

اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام گناہ کے مرتکب نہیں ہو سکتے، کیونکہ گناہ یا تو قول کے ذریعہ ہوگا یا عمل کے ذریعہ ہوگا، فرمایا کہ ان کا قول خدا تعالیٰ کے قول کے خلاف نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کا عمل خدا کے حکم کے خلاف ہوتا ہے۔ یعنی خدا کا قول موجود ہو تو اس کے خلاف کوئی حکم نہیں دیتے اور خدا کا کوئی حکم موجود ہو تو ان کا عمل اس کے خلاف نہیں ہوتا۔
(عصمت الانبیاء صفحہ ۲۱)

حضرت امام رازی آیت حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"دَلَّتِ الْاٰيَةُ عَلٰى اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَعْصُوْمُوْنَ عَنِ الْخَطَاِ فِي الْفَتْوٰى وَفِي الْاَحْكَامِ" (التفسیر الکبیر جزء ۱۰ صفحہ ۱۶۳) کہ یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ انبیاء علیہم فتویٰ اور احکام الٰہی پہنچانے میں غلطی سے پاک ہوتے ہیں۔"
(عصمت الانبیاء صفحہ ۲۱)



مسیح موعود نے لکھا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی گمراہ نہیں ہوئے۔ آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 165

حقیقی بیعت

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ اگر آپ کو ہر طرح سے بزرگ مانا جائے اور آپ کے ساتھ صدق اور اخلاص ہو مگر آپ کی بیعت میں انسان شامل نہ ہووے تو اس میں کیا حرج ہے!

فرمایا۔ "بیعت کے معنے ہیں اپنے تئیں بیچ دینا۔ اور یہ ایک کیفیت ہے جس کو قلب محسوس کرتا ہے جبکہ انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے۔ اور جبتک یہ کیفیت پیدا نہ ہو جائے تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے۔" (ملفوظات جلد 2 صفحہ 293، 294)

نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے مسیح موعود کی بیعت نہیں کی ؟!!

عورتوں کی بیعت

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت صاحب گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کی اہلیہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ (بنت حضرت صوفی احمد جان صاحب) نے بیعت کی۔ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حرم حضرت مسیح موعودؑ ابتداء ہی سے آپ کے سب دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور شروع ہی سے آپ اپنے آپکو بیعت میں سمجھتی تھیں۔ اس لئے آپ نے الگ بیعت کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی"۔

(بحوالہ سیرت المہدی حصہ اول صفحہ نمبر ۱۸، ۱۹)

الفضل انٹرنیشنل (۷) ۲۳ مارچ ۲۰۰۱ء تا ۲۹ مارچ ۲۰۰۱ء (7)



آوازیں سُنے اور خوش ہو۔ کہ اچھا کر رہا ہے

نیوگ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

واضح ہو۔ کہ آریہ سماج کے اصولوں میں سے نہایت قبیح اور قابلِ شرم نیوگ کا مسئلہ ہے۔ جس کو پنڈت دیانند صاحب نے بڑی جُراُت کے ساتھ اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں درج کیا ہے۔ اور وید کی قابلِ فخر تعلیم اس کو ٹھہرایا ہے۔ اور اگر وُہ اس مسئلہ کو صرف بیوہ عورتوں تک محدود رکھتے۔ تب بھی ہمیں کچھ غرض نہیں تھی کہ ہم اس میں کلام کرتے۔ مگر انہوں نے تو اِس اصول، انسانی فطرت کے دشمن کو، انتہا تک پہنچا دیا۔ اور حیا اور شرم کے جامہ سے بالکل علیحدہ ہو کر یہ بھی لکھ دیا کہ ایک عورت جو خاوند زندہ رکھتی ہے۔ اور وہ کسی بدنی عارضہ کی وجہ سے اولادِ نرینہ پیدا نہیں کر سکتا۔ مثلاً لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ یا بباعث رقت منی کے اولاد ہی نہیں ہوتی۔ یا وہ شخص گو جماع پر قادر ہے۔ مگر بانجھ عورتوں کی طرح ہے۔ یا کسی اور سبب سے اولادِ نرینہ ہونے میں توقف ہوگئی ہے۔ تو ان تمام صورتوں میں اس کو چاہیئے۔ کہ اپنی عورت کو کسی دُوسرے سے ہم بستر کرا دے۔ اور اس طرح پر وُہ غیر کے نطفہ سے گیارہ بچے حاصل کر سکتا ہے گویا قریباً بیس برس تک اس کی عورت دُوسرے سے ہم بستر ہوتی رہیگی۔

اب ظاہر ہے کہ یہ اصُول انسانی پاکیزگی کی بیخکنی کرتا ہے اور اولاد پر ناجائز ولادت کا داغ لگاتا ہے۔ اور انسانی فطرت اس بیحیائی کو کسی طرح قبول نہیں کر سکتی۔ کہ ایک انسان کی ایک عورت منکوحہ ہو۔ جس کے بیاہنے کے لئے وہ گیا تھا۔ اور والدین نے صدہا یا ہزارہا روپیہ خرچ کر کے اس کی شادی کی تھی جو اُس کے ننگ و ناموس کی جگہ تھی۔ اور اس کی عزت و آبرو کا مدار تھا۔ وہ باوجودیکہ اس کی بیوی ہے۔ اور وُہ خود زندہ موجود ہے۔ اس کے سامنے رات کو دوسرے سے ہم بستر ہووے اور غیر انسان اس کے ہوتے ہوئے اسی کے مکان میں اُس کی بیوی سے مُنہ کالا کرے۔ اور وُہ آوازیں سُنے اور خوش ہو۔ کہ اچھا کر رہا ہے۔ اور یہ تمام ناجائز حرکات اس کی آنکھوں کے سامنے ہوں۔ اور اس کو کچھ بھی جوش نہ آوے۔ اب بتلاؤ کہ کیا ایسا شخص جس کی منکوحہ اور مہر والی کے ساتھ بیاہی ہوئی بیوی اسکی آنکھوں کے سامنے دوسرے کے ساتھ خراب ہو۔ کیا اسکی انسانی غیرت اِس بیحیائی کو قبول کریگی۔ ص ۴۲

(نسیم دعوت ر خ جلد 19 صفحہ 438، 439، 440)

(کہہ دو کہ تم اللہ اور اس رسول کی اطاعت کرو (پس) اگر وہ منہ پھیر لیں تو یاد رکھو کہ اللہ کافروں سے ہرگز محبت نہیں کرتا ③②) آل عمران

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

دنیا میں عیسائی مذہب جھوٹ بولنے میں اول درجہ پر ہے۔ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 115)

انگریزی سلطنت

———○○○———

> بادشاہ ہندوستان سو آخری مغل بادشاہ کی انگریزوں نے اس کے بارہ بیٹوں کے سر کاٹ کر اور خوان میں لگا کر اس کے روبرو بھیجا تھا کہ انگریز کا تحفہ ہے۔ تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 576

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

••• اس گورنمنٹ (انگریزی) کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے ان کی ظلِ حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا تاکہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچا دے۔ اور ترقی کرے۔ کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطانِ روم کی عملداری میں رہ کر یا مکہ اور مدینہ ہی میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے۔

> مرزا محمود نے کہا: جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات ہوئی تو چونکہ ان کے دورِ حکومت میں امن قائم ہوا تھا۔ اور وہ لوٹ مار کی جو پہلے پھیلی ہوئی تھی جاتی رہی تھی اس لیے سکھوں کے علاوہ جو ان کے ہم مذہب اور ہم قوم تھے ہندو اور مسلمان بھی تمام ملک میں سمجھتے تھے کہ اب ان کی وفات کے بعد پھر فتنے پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے اس لیے لوگوں میں آپ کی وفات پر کہرام مچا ہوا تھا اور ہر شخص کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 176

••• میں انصاف اور ایمان کی رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکرگزاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لئے نصیحت کرتا رہوں۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے۔

••• انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو اور تمہارے مخالف جو مسلمان ہیں ہزار درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 583، 584) 7 مئی 1902ء

اسلام کے دو حصے ہیں

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں

•• میرا مذہب جسکو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔ (شہادۃ القرآن صفحہ 84، رخ جلد 6 صفحہ 380)

> ☆ اور جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔ النساء: 69 (ترجمہ مرزا بشیر الدین محمود)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل نازل ہوتی ہے۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم) رخ جلد 3 صفحہ 411)



☆ مرزا محمود نے کہا اسی حدیث کی ترتیب بدل کر کہا ہے۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 116) گورنمنٹ کی اطاعت اور مذہب اسلام ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

لوگوں نے اس عاجز کو چور قرار دیا۔ مکار ٹھہرایا۔ مال مردم خور کر کے مشہور کیا۔ حرام خور کہہ کر نام لیا۔ دغاباز نام رکھا۔ اور اپنے پانچ یا دس روپیہ کے غم میں وہ سیاپا کیا کہ گویا تمام گھر ان کا لُوٹا گیا اور باقی کچھ نہ رہا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۴۰۵)

———●●●———

سیرت حضرت مسیح موعود سے

مقدمہ کرم دین (ازالہ حیثیت عرفی)

خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں

۱۹۰۲ء کے آخر میں حضرت مسیح موعود پر ایک شخص کرم دین نے ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ کیا اور جہلم کے مقام پر عدالت میں حاضر ہونے کے لئے آپ کے نام سمن جاری ہوا۔ چنانچہ آپ جنوری ۱۹۰۳ء میں وہاں تشریف لے گئے۔ .... مجسٹریٹ نے باوجود آپ کے سخت بیمار ہونے کے آپ کو کرسی نہ دی اور بعض دفعہ پیاس کی حالت میں پانی پینے تک کی اجازت نہ دی۔ آخر ایک لمبے مقدمہ کے بعد آپ پر دو سو روپے جرمانہ کیا۔ اس مقدمہ کا فیصلہ جنوری ۱۹۰۵ء میں ہوا۔

مجھے اور سیرت کی کتاب کو کسی پر کرسی نہیں ملی۔ عدالت کے دفتر میں ... کرسی ... کوئی ہدایت نہیں۔ کشتی نوح ۱۹۰۲ء ص 56

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 74 ، 75)

○○

یہ شخص مسلمان نہیں کیونکہ رمضان شریف میں روزہ نہیں رکھتا

پبلک لیکچر امرتسر

خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں

حضرت مسیح موعود لیکچر ہال میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ دروازہ پر مولوی بڑے بڑے جُبے پہنے ہوئے لمبے لمبے ہاتھ مار کر آپ کے خلاف واعظ کر رہے تھے اور بہت سے لوگوں نے اپنے دامنوں میں پتھر بھرے ہوئے تھے۔ آپ لیکچرگاہ میں اندر تشریف لے گئے اور لیکچر شروع کیا۔ لیکن مولوی صاحبان کو اعتراض کا کوئی موقعہ نہ ملا جس پر لوگوں کو بھڑکائیں پندرہ منٹ آپ کی تقریر ہو چکی تھی کہ ایک شخص نے آپ کے آگے چاء کی پیالی پیش کی کیونکہ آپ کے حلق میں تکلیف تھی اور ایسے وقت میں اگر تھوڑے تھوڑے وقفہ سے کوئی سیال چیز استعمال کی جائے تو آرام رہتا ہے۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ رہنے دو لیکن اس نے آپ کی تکلیف کے خیال سے پیش کر ہی دی۔ اس پر آپ نے بھی اس میں سے ایک گھونٹ پی لیا۔ لیکن وہ مہینہ روزوں کا تھا۔ مولویوں نے شور مچا دیا کہ یہ شخص مسلمان نہیں کیونکہ رمضان شریف میں روزہ نہیں رکھتا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 31 ، 32) تاریخ اشاعت ۱۹۹۵ء قادیان

تیرے ہی ہونٹ تیرے خلاف گواہی دیتے ہیں۔

(ایوب ۔ ۱۵ : ۶)

مباحثہ مابین ڈپٹی عبداللہ آتھم اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
اور
پیشگوئی متعلقہ آتھم

ڈپٹی عبداللہ آتھم وفات ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

مسٹر عبداللہ آتھم صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر امرتسر جو حضرات عیسائیوں میں سے شریف الاسلیم المزاج آدمی ہیں (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص 119 ستمبر 1886ء)

اسی طرح ایک اشتہار مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں فرماتے ہیں

آتھم میں شرم اور حیا تھی اور فطرتی طور پر اس کا دل سچائی کے خوف سے متاثر ہو جاتا تھا۔ اس میں ہرگز شوخی نہیں تھی بلکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے نیک طبع اور نرمی اور شرم اور حیا اور تہذیب اور راستی کا خوف جلد تر دل میں بٹھانے میں آتھم جیسا ایک بھی شخص عیسائیوں میں اب تک نہیں پایا۔
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 373 مارچ 1897ء)

مسیح موعود نے اپنے ایک اشتہار میں لکھا: میں نے سنا ہے کہ ڈاکٹر (مارٹن کلارک) صاحب نے میرے دوستوں کے روبرو یہ بھی فرمایا تھا کہ ہم بالفعل تو مرزا سے مکر مباحثہ فرقہ احمدیہ سے ہو گا نہ کہ مسلمانان جنڈیالہ سے
مجموعہ اشتہارات جلد اوّل 413

جنگ مقدس یعنی مباحثہ کے آخری دن حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا

"اور آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں۔ تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے۔ اس کی اس سے عزت ظاہر ہو گی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کیے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے۔ اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔"
(جنگ مقدس رخ جلد 6 ص 291، 292)

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص 433، 434)

ہاویہ میں گرایا جاوے گا (یعنی موت)

مسیح موعود اور مہدی معہود نے فرمایا

سو الحمد للہ والمنۃ کہ اگر یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا۔ اور جرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آ گیا۔ میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کیلئے تھا۔ میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ رُوسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسّہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ جلّشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

(جنگ مقدس رخ جلد 6 ص 293، 5 جون 1893ء)

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 435)

عبداللہ آتھم نے رسمی الزام کا سختی سے انکار کیا اور کہا کہ میں نے حضور آنحضرت ﷺ کو دجال نہیں کہا!!
نزول المسیح رخ جلد 18 ص 544

اس پیشگوئی کے اعلان پر یہ پندرہ دن کی جنگ مقدس ختم ہو گئی اور اس پیشگوئی کے نتیجہ کا لوگ انتظار کرنے لگے۔ جب پیشگوئی کی میعاد پندرہ ماہ (از ۵ جون ۱۸۹۳ء تا ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء) ختم ہو گئی اور عبداللہ آتھم جو اس جنگ مقدس میں مناظر تھا نہ مرا تو میعاد گزرتے ہی ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو عیسائیوں نے امرتسر میں ایک جلوس نکالا۔

(انجام آتھم رخ جلد 11 ص 4 دیباچہ)

جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اُسکی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔

(آئینہ کمالات اسلام رخ جلد 5 ص 322)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

ایک جھوٹا شخص جب کسی اپنی پیشگوئی میں دیکھتا ہے کہ میرا جھوٹ کھل جائے گا تو بے شک وہ ناجائز طریقوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور اُس کی خبیث ذات سے کچھ بعید نہیں ہوتا کہ ایسی ایسی ناپاک حرکات اس سے صادر ہوں۔

(کتاب البریہ رخ جلد 13 ص 38)

یہ اصل ہاویہ تھا

خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب آتھم والی پیشگوئی کی اور میعاد کے ختم ہونے کا دن آیا تو مجھے وہ نظارہ اب تک یاد ہے کہ آج کل جہاں حکیم مولوی قطب الدین صاحب کا مطب ہے وہاں لوگ جمع ہوئے اور چیخیں مار مار کر دعائیں کرنے لگے کہ الٰہی یہ پیشگوئی ضرور پوری ہو جائے۔ ایک پٹھان عبدالعزیز ہوا کرتا تھا وہ تو دیوار کے ساتھ بے تحاشا اپنا سر مارتا اور کہتا خدایا اب یہ سورج نہ ڈوبے جب تک آتھم نہ مر جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ چیخیں مار مار کر انہوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا ہے اگر جھوٹے ہوں گے تو ہم ہوں گے ان کو کس بات کا فکر ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 9 ص 432)

"جو امر کامل ثبوتوں سے اور کامل مشاہدتوں سے ثابت ہو چکا ہے وہ صرف مونہہ کی فضول اور بیہودہ باتوں سے ٹوٹ نہیں سکتا"
براہین احمدیہ رخ جلد 1 ص 287

حضرت مسیح موعود نے آتھم کو خط لکھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو یہ اطلاع دی کہ آپ نے میعاد پیشگوئی کے اندر دل ہی دل میں حق کی طرف رجوع کر لیا تھا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی رخ جلد 22 ص 568 انجام آتھم رخ جلد 11 ص 1 دیباچہ)

مسیح موعود نے آتھم صاحب سے جب قسم کا باصرار مطالبہ کیا گیا تو انہوں نے کہا۔

"ہمارے مذہب میں قسم کھانا ممنوع ہے۔

اگر مجھے قسم دینا ہے تو عدالت میں میری طلبی کرائیے۔ یعنی بغیر جبر عدالت میں قسم نہیں کھا سکتا۔

(انجام آتھم رخ جلد 11 ص 15 دیباچہ)
مطبوعہ 22 جنوری 1897ء

مسیح موعود نے کہا:
"قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہرگز قسم نہ کھاؤ"
کشتی نوح جلد 18 ص 29

جیسا کہ بائبل میں لکھا ہے

پھر تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ جھوٹی قسم نہ کھانا بلکہ اپنی قسمیں خداوند کے لئے پوری کرنا ۝ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ بالکل قسم نہ کھانا۔ نہ تو آسمان کی کیوں کہ وہ خدا کا تخت ہے ۝ نہ زمین کی کیوں کہ وہ اس کے پاؤں کی چوکی ہے۔ نہ یروشلیم کی کیوں کہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے ۝ نہ اپنے سر کی قسم کھانا کیوں کہ تو ایک بال کو بھی سفید یا کالا نہیں کر سکتا ۝ بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو کیوں کہ جو اس سے زیادہ ہے وہ بدی سے ہے ۝

متی ۵: ۳۳ - ۳۷

مگر اے میرے بھائیو! سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قسم نہ کھاؤ۔ نہ آسمان کی نہ زمین کی۔ نہ کسی اور چیز کی بلکہ ہاں کی جگہ ہاں کرو اور نہیں کی جگہ نہیں تاکہ سزا کے لائق نہ ٹھہرو ۝

یعقوب ۵ - ۱۲

مِنکُم

امتی ؟!!!

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 28 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 64 حاشیہ)

✱ وہ نکلے تو ہم ہی میں سے مگر ہم میں سے تھے نہیں۔ اس لئے کہ اگر ہم میں سے ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے لیکن نکل اس لئے گئے کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ سب ہم میں سے نہیں ہیں۔

—❀❀❀—

صرف پیر کو چندہ دے کر مُرید بن سکتے ہیں

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 324)

چندہ
ماہواری اور مرید

حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود نے فرمایا

.... ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیئے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو اور خواہ ایک دھیلہ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے، وہ منافق ہے۔ اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں رہ نہیں سکے گا۔ اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لئے قبول کرتا ہے۔ اور اگر تین ۳ ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اُس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور مشتہر کر دیا جائے گا۔ اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ کے بھیجنے سے لاپرواہی کی اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہے گا۔

اشتہار ۵ مارچ ۱۹۰۲ء (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 469)

—❀❀❀—

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

تم پر افسوس! کہ ایک مُرید کرنے کے لئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مُرید ہو چکتا ہے تو اُسے اپنے سے دُونا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔

متی ۲۳:۱۵

لیکن شیطان نے کہا، اللہ نے لعنت کی جسے کہا کہ میں تیرے بندوں سے حصہ مقررہ لونگا۔
سورۃ النساء: 117

✱ (یوحنا 2:19)

٭ اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

۱۵ مئی ۱۹۰۷ء سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک

10 اختیار موت کے رنگ میں ایک نشان

میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کر کے یہ خبر دیتا ہوں کہ جو بیمار میرے حصہ میں آویگا یا تو خدا اُسے بکلی صحت دیگا اور یا بہ نسبت دوسرے بیمار کے اُسکی عمر بڑھا دیگا اور یہی امر میری سچائی کا گواہ ہوگا۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر یہ سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے نہیں۔

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

10 آج ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو میرے دل میں ایک خیال آیا ہے کہ ایک اور طریق فیصلہ کا ہے شاید کوئی خدا ترس اس سے فائدہ اٹھاوے اور انکار کے خطرناک گرداب سے نکل آوے اور وہ طریق یہ ہے کہ میرے مخالف منکروں میں سے جو شخص اشد مخالف ہو اور مجھ کو کافر اور کذاب سمجھتا ہو وہ کم سے کم دس نامی مولوی صاحبوں یا دس نامی رئیسوں کی طرف سے منتخب ہو کر اس طور سے مجھ سے مقابلہ کرے جو دو سخت بیماروں پر ہم دونوں اپنے صدق و کذب کی آزمائش کریں یعنی اس طرح پر کہ دو خطرناک بیمار لیکر جو جُدا جُدا بیماری کی قسم میں مبتلا ہوں قرعہ اندازی کے ذریعہ سے دونوں بیماروں کو اپنی اپنی دُعا کیلئے تقسیم کر لیں۔ پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جاوے یا دوسرے بیمار کے مقابل پر اُسکی عمر زیادہ کی جاوے وہی فریق سچا سمجھا جاوے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کر کے یہ خبر دیتا ہوں کہ جو بیمار میرے حصہ میں آویگا یا تو خدا اُسے بکلی صحت دیگا اور یا بہ نسبت دوسرے بیمار کے اُسکی عمر بڑھا دیگا اور یہی امر میری سچائی کا گواہ ہوگا۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر یہ سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے نہیں۔ لیکن یہ شرط ہوگی کہ فریق مخالف جو میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ خود اور ایسا ہی دس مولوی یا دس رئیس ہم اسکے ہم عقیدہ ہوں یہ شائع کر دیں کہ در حالت میرے غلبہ کے وہ میرے پر ایمان لائینگے اور میری جماعت میں داخل ہونگے اور یہ اقرار تین نامی اخباروں میں شائع کرانا ہوگا۔ ایسا ہی میری طرف سے بھی یہی شرائط ہونگی۔ .... اس قسم کے مقابلہ سے فائدہ یہ ہوگا کہ کسی خطرناک بیمار کی جو اپنی زندگی سے نومید ہو چکا ہے خدا تعالیٰ جان بچائیگا اور احیاء موتیٰ کے رنگ میں ایک نشان ظاہر کریگا۔ اور دوسرے یہ کہ اس طور سے یہ جھگڑا بڑے آرام اور سہولت سے فیصلہ ہو جائیگا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ،

المشتہر میرزا غلام احمدؐ قادیانی مسیح موعودؑ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء

(چشمہ معرفت۔ رخ جلد 23 ص 4)

10 الہام ہوا: "دس دن کے بعد موج دکھاتا ہوں" (نزول المسیح ص 136 رخ جلد 18 ص 512)

گر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ لیں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دونگا

(اربعین نمبر 3 ص 62 رخ جلد 17 ص 449)

نتیجہ: بڑے آرام اور سہولت سے فیصلہ

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود وفات پا گئے



٭ (منقول از خاتمہ حقیقت الوحی صفحہ آخر طبع ۱۹۰۷ء)

گمّا

صلیب سے پیار



خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں

اگر حضرت مسیح کفارہ ہوئے ہیں تو اُن کا کفارہ ہونا اُسی صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے جب وہ خوشی اور انتہائی بشاشت کے ساتھ کفارہ ہوئے ہوں جس شخص کو جبراً صلیب پر لٹکا دیا جائے اُس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنی خوشی سے لوگوں کے لئے قربان ہؤا ہے۔ اگر حضرت مسیح واقعہ میں کفارہ ہونے کے لئے دنیا میں تشریف لائے تھے تو چاہئے تھا کہ وہ دوڑ کر صلیب پر چڑھتے اور خوش ہوتے کہ جس غرض کے لئے میں آیا تھا وہ آج پوری ہو رہی ہے۔ مگر بائبل میں لکھا ہے جب انہیں پتہ لگا کہ مسیح مجھے صلیب پر لٹکایا جانے والا ہے تو انہوں نے ساری رات دعائیں کرتے ہوئے گزار دی اور اپنے حواریوں سے بھی بار بار کہا کہ "جاگو اور دعا مانگو تا کہ امتحان میں نہ پڑو۔" (تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۱۹۴)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

حضرت مسیح علیہ السلام وُہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب پر چڑھے۔ انھوں نے سچائی کے لئے صلیب سے پیار کیا۔ اور اس طرح اُس پر چڑھ گئے جیسا کہ ایک بہادر سوار خوش عنان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ سو ایسا ہی مَیں بھی مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۸، ۴۹۹)

حضرت عیسٰی علیہ السلام مصلوب ہونے سے بچ گئے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

اور خدانخواستہ اگر واقعہ صلیب وقوع میں آ جاتا تو حضرت عیسٰی علیہ السلام پر یہ ایک ایسا داغ ہوتا کہ کسی طرح اُن کی نبوّت درست نہ ٹھیر سکتی۔ اور نہ وہ راستباز ٹھیر سکتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی حمایت نے وہ تمام اسباب جمع کر دیئے جن سے حضرت عیسٰی علیہ السلام مصلوب ہونے سے بچ گئے۔ (ایام الصلح صفحہ ۱۲۳، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۹)

حضرت عیسٰی کی روح

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسٰی کے فوت ہونے کے بعد اُن کی روح آسمان کی طرف اُٹھائی گئی۔

(ازالہ اوہام (حصہ اول) صفحہ ۱۳۳، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

رُوح بغیر جسم کے کچھ چیز نہیں۔ اگر رُوح بغیر جسم کے کچھ ہوتی تو خدا تعالیٰ کا یہ کام لغو ٹھیرتا کہ اس کو خواہ نخواہ جسم فانی سے پیوند دے رکھتا۔ رُوح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے لئے اسلامی اصول کے رُو سے جسم کی رفاقت رُوح کے ساتھ دائمی ہے

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۰، ۹۱، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۴، ۴۰۵)



مسیح موعود نے کہا: آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی جلد ۱۰ صفحہ 375)

عیسیٰ بن مریم اور امام مہدی

امام بخاری اور مسلم نے مہدی کا کوئی ذکر نہیں کیا اور امام مہدی کا نام تک نہیں دیا۔
(از الہ اوہام جلد 3 صفحہ 67 رخ جلد 3 صفحہ ...)

دونو مال تقسیم کرینگے (بخاری جزو ۲ صفحہ ۱۵۹، مسند احمد جزو ۲ صفحہ ۱۲۷)

دونو حاکم و عدل ہونگے اور عدل کو نافذ کریں گے۔ (مسلم جزو ۱ صفحہ ۷۲ و حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۲)

دونوں آخری زمانہ میں آئینگے۔

دونو بعثت کے بعد ۷ سال تک رہینگے (مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۱ و حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۹)

دونو صلیب کو توڑیں گے۔ (بخاری جزو ۲ صفحہ ۱۵۹ و لوائح الانوار البہیہ جزو ۲ صفحہ ۷۲)

(... صفحہ 215)

کسر صلیب ؟!!

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

پادری صاحبوں کا مذہب ایک شاہی مذہب ہے۔ لہذا ہمارے ادب کا یہ اقتضا ہونا چاہیئے کہ ہم اپنی مذہبی آزادی کو ایک طفیلی آزادی تصور کریں۔ اور اس طرح پر ایک حد تک پادری صاحبوں کے احسان کے بھی قائل رہیں۔ گورنمنٹ اگر انکو باز پرس کرے تو ہم کسقدر باز پرس کے لائق ٹھہرینگے۔ اگر سبز درخت کاٹے جائیں تو پھر خشک کی کیا بنیاد ہے۔ کیا ایسی صورت میں ہمارے ہاتھ میں قلم رہ سکے گی؟ سو ہوشیار ہو کر طفیلی آزادی کو غنیمت سمجھو۔

(ایام الصلح (اردو) صفحہ 24، رخ جلد 14 صفحہ 391)

❁❁❁

دجّال

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنی زبانوں کے جھوٹے بیانوں کے سبب سے یہ مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ (النحل: 117)

میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔

ہم کسی ایسے دجال کے قائل نہیں جو اپنا کفر بڑھانے کے لئے خونریزیاں کرے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 428، صفحہ 190)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

❁ بلاد شام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ اگر کہو کہ وہ قبر جعلی ہے تو اس جعل کا ثبوت دینا چاہیئے۔
(اتمام الحجۃ ... رخ جلد ... صفحہ 297)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

❁ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔ ("مسیح ہندوستان میں" رخ جلد 15 صفحہ 55)

اشتہار عام معترضین کی اطلاع کیلئے

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ موجودہ زمانہ میں جس قدر مختلف فرقے اور مختلف رائے کے آدمی اسلام پر یا تعلیم قرآنی پر یا ہمارے سید و مولیٰ جناب عالی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں یا جو کچھ ہمارے ذاتی امور کے متعلق نکتہ چینیاں کر رہے ہیں یا جو کچھ ہمارے الہامات اور ہماری الہامی دعاوی کی نسبت ان کے دلوں میں شبہات اور وساوس ہیں۔ ان سب اعتراضات کو ایک رسالہ کی صورت پر نمبروار مرتب کر کے چھاپ دیں اور پھر انہیں نمبروں کی ترتیب کے لحاظ سے ہر ایک اعتراض اور سوال کا جواب دینا شروع کریں۔ لہذا عام طور پر تمام عیسائیوں اور آریوں اور یہودیوں اور مجوسیوں اور دہریوں اور برہمیوں اور طبیعیوں اور فلسفیوں اور مخالف الرائے مسلمانوں وغیرہ کو مخاطب کر کے اشتہار دیا جاتا ہے کہ ہر ایک شخص جو اسلام کی نسبت یا قرآن شریف اور ہمارے سید و مقتدا خیر الرسل کی نسبت یا خود ہماری نسبت، ہمارے منصب خداداد کی نسبت، ہمارے الہامات کی نسبت کچھ اعتراضات رکھتا ہے تو اگر وہ طالب حق ہے تو اس پر لازم و واجب ہے کہ وہ اعتراضات خوشخط قلم سے تحریر کر کے ہمارے پاس بھیجدے تا وہ تمام اعتراضات ایک جگہ اکٹھے کر کے ایک رسالہ میں نمبروار ترتیب دے کر چھاپ دیئے جائیں اور پھر نمبروار ایک ایک کا مفصل جواب دیا جائے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔

المشتہر

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۔۔ ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۹۹)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

* خدا اُن دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پا کر پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔

(راز حقیقت جلد ۱۴ ص 165/13)

حضرت مسیح موعود کی کتب (روحانی خزائن) جن سے حوالجات اکٹھے کئے گئے

سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب
کتاب البریہ
ابلاغ یا فریاد درد
حمامۃ البشریٰ
نور الحق جلد اول
نور الحق جلد ثانی
نجم الہدیٰ
راز حقیقت
کشف الغطا
ایام الصلح
حقیقت الوحی
آئینہ کمالات اسلام
برکات الدعا
سراج منیر
حجۃ اللہ
تحفہ قیصریہ
لیکچر لدھیانہ
براہین احمدیہ جلد پنجم
سرمہ چشم آریہ
لیکچر سیالکوٹ
پرانی تحریریں
آسمانی فیصلہ
براہین احمدیہ جلد اول
نسیم دعوت
اتمام الحجہ
ست بچن
تریاق القلوب

قادیان کے آریہ اور ہم
حقیقت الوحی
چشمہ معرفت
پیغام صلح
فتح اسلام
توضیح مرام
ازالہ اوہام جلد اول و دوم
انجام آتھم
نزول مسیح
اعجاز احمدی
خطبہ الہامیہ
تحفہ گولڑویہ
اربعین
اعجاز مسیح
ایک غلطی کا ازالہ
دافع البلاء
جنگ مقدس
شہادۃ القرآن
ستارہ قیصرہ
تحفہ غزنویہ
الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ
استفتاء
تذکرۃ الشہادتین
کشتی نوح
کرامات الصادقین
لجۃ النور
انوار الاسلام

مسیح ہندوستان میں
تحفۃ الندوۃ
اسلامی اصول کی فلاسفی
ضرورت الامام

مجموعہ اشتہارات جلد اول۔ جلد دوم۔ جلد سوم

ملفوظات جلد 1 جلد 2 جلد 3 جلد 4 جلد 5
جلد 6 جلد 7 جلد 8 جلد 9 جلد 10

تفسیر کبیر (مرزا بشیر الدین محمود احمد) جلد 1 جلد 4 جلد 6 جلد 7 جلد 9

دوائیت احمدیت (از قلم محمد صادق سماٹری)

سیرت حضرت اماں جان
جو ۵ اپریل ۱۹۹۶ء قادیان

خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ کتاب ۱۹۱۴ء میں تصنیف فرمائی تھی

سیاق و سباق
اور حوالہ جات کی پڑتال کیلئے دیکھیں

1۔ روحانی خزائن
لندن ایڈیشن
تاریخ اشاعت ۲۵ نومبر 1984ء

2۔ روحانی خزائن
تفسیر کبیر ملفوظات و اشتہارات
تاریخ اشاعت اپریل 1984
لندن ایڈیشن

اور میں اس (خدمت کے سلسلہ) میں کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو رب العالمین (خدا) کے ذمہ ہے ﴿۱۰۹﴾ الشعرآء ۲۶

ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں
جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے
شیفتہ